شعاعِ نوا

مجموعۂ نعت

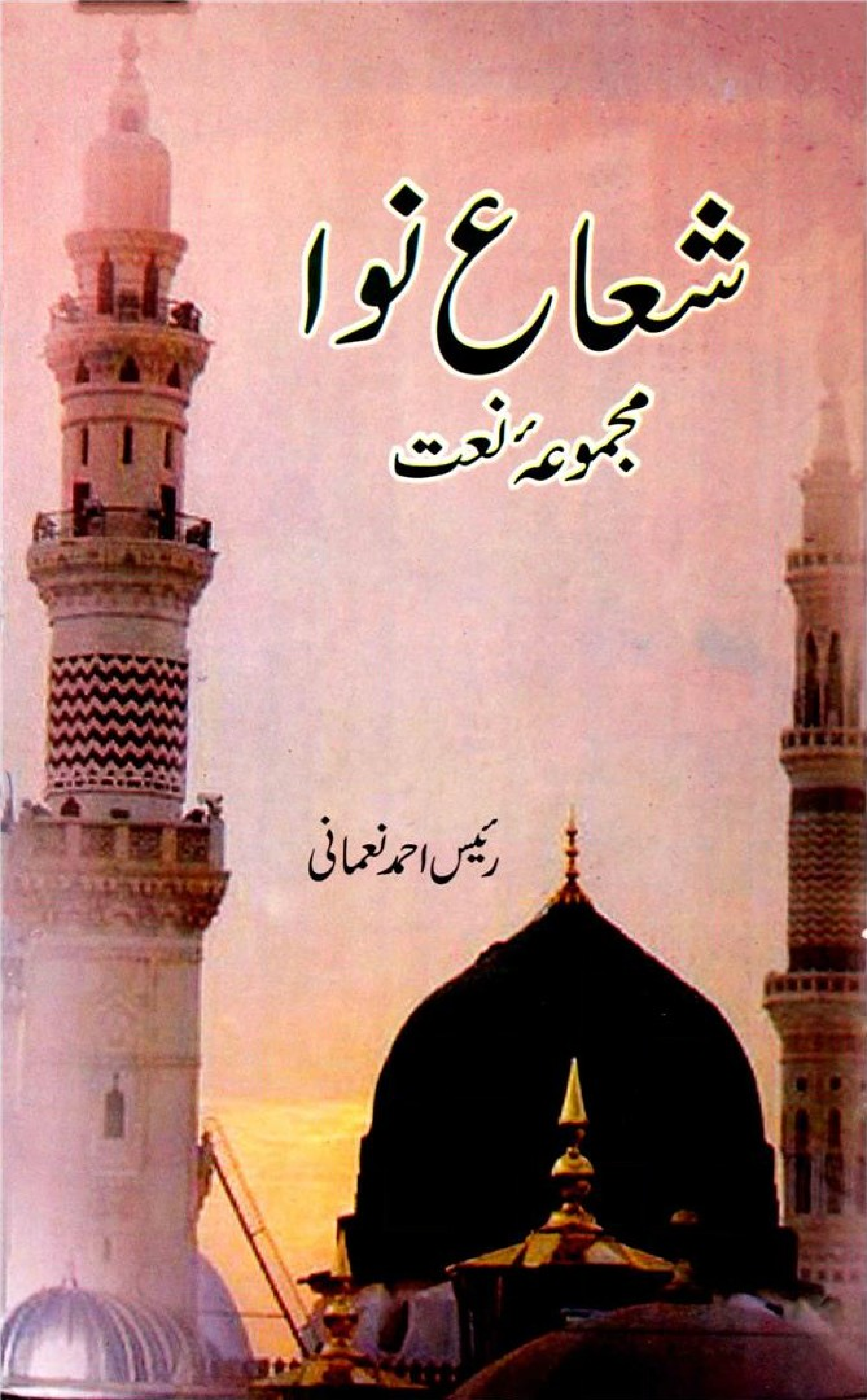

رئیس احمد نعمانی

شعاعِ نوا

مجموعۂ نعت

رئیس احمد نعمانی

گوشۂ مطالعات فارسی، علی گڑھ

نام کتاب : شعاعِ نوا (مجموعۂ نعت)

نعت گو : رئیس احمد نعمانی

ناشر : گوشۂ مطالعاتِ فارسی
پوسٹ بکس نمبر ۱۱۴، علی گڑھ۔۲۰۲۰۰۱ (ہند)

اشاعت اوّل: ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء

کمپوزنگ : محمد شاہد عالم۔موبائل:9897958115

مطبع :

ہدیہ : ایک سو پچاس روپے (Rs. 150/-)

Page 191

فروش گاہ:

* ایجوکیشنل بک ہاؤس،
مسلم یونیورسٹی مارکیٹ،
علی گڑھ۔۲۰۲۰۰۲

* مکتبہ جامعہ لمیٹڈ،
شمشاد مارکیٹ،
علی گڑھ۔۲۰۲۰۰۲

* یونیورسل بک ہاؤس، عبدالقادر مارکیٹ،
جیل روڈ، شمشاد مارکیٹ، علی گڑھ
202002 (U.P., India)

انتساب

قرآن پاک کی
ان آیات کے نام
جن میں
اللہ جل جلالہٗ کی
توحید کی تعلیم
دی گئی ہے اور
انبیاء علیہم السلام کی
عبدیت کا
بار بار
استحضار کرایا گیا ہے!

(ر۔ا۔ن)

اعلامیہ

اوائل شعر گوئی میں: کم سنی، کم علمی یا بعض نام ور سخن وروں کی ہم فکری و ہم پروازی کی کوشش میں، یقیناً میرے قلم سے بھی کئی بعید از احتیاط شعر حوالۂ قرطاس ہو گئے ہوں گے (کہ معصومیت صرف انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کی صفت ہے)۔

لیکن 'علامہ اقبال جیسے شعرا' کی فلسفیانہ سخن تراشی سے مجھے کوئی طبعی مناسبت نہیں ہے۔ اس لیے میں واضح الفاظ میں اعلان کرتا ہوں کہ:

اگر میری کسی بھی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ نعت یا غزل میں یا کسی بھی شعری یا نثری یادگار میں، کسی محقق کو، کہیں کوئی ایسا مضمون یا مفہوم دریافت ہو، جو کسی بھی حیثیت سے قرآن و حدیث سے متصادم نظر آتا ہو، تو اس کو قلم زد کر دیا جائے اور میرے نام سے منسوب کر کے کسی کتاب یا رسالے میں ہرگز دوبارہ شائع نہ کیا جائے!

میں ہر ایسے فکر و خیال سے توبہ کرتا ہوں اور خدا کی پناہ مانگتا ہوں، جو ذرّہ برابر بھی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مفاہیم و مرادات سے مباینت رکھتا ہو!

اللہ کی رحمت و مغفرت کا امیدوار
رئیس احمد نعمانی

مشتملات کتاب

○ انتساب ۳

○ اعلامیہ ۴

○ حضرت حسانؓ کا ایک شعر ۱۱

○ نظریہ، فن، تخییل ۱۲

○ آگاہی ۱۳

○ حرف ناگزیر (ج) ۱۵

لا الہ الا اللہ:

○ ضیائے لوحِ جبیں لا الہ الا اللہ ۲۸

○ علاج دردِ دروں لا الہ الا اللہ ۲۹

○ کلیدِ رازِ جہاں لا الہ الا اللہ ۳۰

ثنائے رسولؐ:

(الف) کتاب دہر کے اوراق پر کیا کیا نہیں دیکھا ۳۳

○ جہاں پیش نظر سرکارؐ کا اسوہ نہیں ہوتا ۳۴

○ زندگی کے لیے معیار ہے، اسوہ ان کا ۳۵

○ جھکا وٗ سر نہ کہیں بھی درِ خدا کے سوا ۳۶
○ کیا کیف، کیا جمالِ دل آرا فضا میں تھا ۳۸
○ جہاں میں رہنے کا جب لائحہ خدا سے ملا ۳۹
○ کیا غرض غیروں سے اس کو جو ہے شیدا آپ ﷺ کا ۴۱
○ شان ونشانِ عظمت انسان ہو گیا ۴۲
○ بات اللہ کے محبوب کی جو مان گیا ۴۳
○ شہ انبیاء کا دل سے تو اگر غلام ہوتا ۴۴
○ ہوا کرتی ہے ان کا نام لے کر گفتگو کیا کیا ۴۵
○ جو ان ﷺ کا ہو گیا اس کو کوئی بہکا نہیں سکتا ۴۶
○ رو بہ روان ﷺ کے بیاں حالِ تمنا ہوتا ۴۷
○ یونہی کب تک دل مضطر کی امیدوں کا خون ہو گا ۴۸
○ ہر ایک نظم وغزل، قصیدہٗ کلام بے اعتبار ہو گا ۴۹
○ کوئی بھی اپنا راستا رکھنا ۵۰
○ درِ حبیب ﷺ کا طیبہ نگر کا کیا کہنا ۵۱
○ ہو تم کو مبارک ہم نفسو کعبے کا، مدینے کا جانا ۵۳
(ب) مرتکز ان ﷺ پہ کیوں نہ ہو میری نگاہ انتخاب ۵۵
(ت) لکھی جو کلکِ محبت نے کائنات کی بات ۵۷
○ ذکر خدا کا لب پر ہو اور رسولِ انام کی بات ۵۹
(ح) نہ اہلِ فن نہ کسی صاحبِ ہنر کی طرح ۶۰
(ر) میں ہوں ان ﷺ کا وصف نگار ۶۲
○ آئے ملک کو رشک ہمارے شعار پر ۶۴
(غ) ہیں ان ﷺ کے نام سے روشن عقیدتوں کے چراغ ۶۶

(ل) تذکرۂ کمال ہو یا ہو تصورِ جمال	۶۸
○ نہ کس لیے ہوں مرے جان و دل فدائے رسولؐ	۶۹
○ خدا کی بخشی ہوئی تھیں سبھی صفاتِ رسولؐ	۷۱
○ سمائے لفظوں میں کیا مدحتِ جمالِ رسولؐ	۷۳
○ پڑھے درود، لکھے جس جگہ بھی نامِ رسولؐ	۷۵
(م) سارے جہاں کے سرور و آقا صلی اللہ علیہ وسلم	۷۶
(ن) مرے حرف و صورت کی آبرو ہے انھیںؐ کے وصفِ جمال میں	۷۸
○ ہیں عجیب جلوہ طرازیاں مرے ذہن منظرہ ساز میں	۷۹
○ جنھیں انؐ کے رُخ سے مثال دوں کہیں ایسے شمس و قمر نہیں	۸۰
○ سننے کو تو سنی ہیں ہم نے بھی سب کی باتیں	۸۱
○ نہ مرنے کی باتیں، نہ جینے کی باتیں	۸۳
○ فرش سے لے کے ہے تا بامِ ثریا روشن	۸۴
○ بلند تر ہے زمانے سے ان کی بات میاں	۸۵
○ نہ انؐ سے اپنی نسبت پر ہمیں ہم ناز کرتے ہیں	۸۶
(و) اک نئی روشنی ملی آپؐ سے شش جہات کو	۸۷
○ حاصل کوئی خوشی نہ ہو یا کوئی غم نہ ہو	۸۸
○ جس دل میں احترامِ خدا و نبیؐ نہ ہو	۸۹
○ پہلے حمد اللہ کی، پھر لب پہ ان کا نام ہو	۹۰
○ مدینے کا سفر ہو اور لبوں پر نعتِ سرورؐ ہو	۹۱
○ روا نہیں کہ جہاں باں، جہاں پناہ کہو	۹۲
○ نہ تخت و تاج کی خواہش نہ دولت پر نظر رکھو	۹۳
(ہ) جہاں کے فلسفے پادر ہوا، لرزندہ لرزندہ	۹۴

(ھ) مال و دولت، نہ کوئی ملک و حکومت سب کچھ	۹۶
(ی) اہلِ حق منزلوں پر پہنچ بھی گئے آپؐ کے نقشِ پا دیکھتے دیکھتے	۹۷
○ سر پہ تاج شفاعت رکھے حشر میں جب بھی وہ فخرِ کونین مل جائیں گے	۹۸
○ جب ان کا ہو تذکرہ کہیں پر، جب ان کا ہونٹوں پہ نام آئے	۹۹
○ جہاں میں تیئس برس مسلسل جنھیں خدا کے پیام پہنچے	۱۰۰
○ نہ وہ صف، وصفِ حبیبؐ ہے، نہ وہ نعت، نعتِ رسولؐ ہے	۱۰۱
○ دو جہان میں یہی بے گماں فقط اعتبار کی بات ہے	۱۰۲
○ نہ کسی حکیم کا مشورہ، نہ کسی طبیب کی بات ہے	۱۰۳
○ ایک نمونہ آپ کی سیرت کل بھی تھی اور آج بھی ہے	۱۰۴
○ نظر اہلِ جہاں کی بس زمیں سے آسماں تک ہے	۱۰۵
○ یہ ان کا روئے انور، وہ فلک پر ماہِ تاباں ہے	۱۰۶
○ کیا مہر کی پرتو افشانی، کیا تابش و اختر کی	۱۰۷
○ کیوں مری نظر میں افزوں نہ ہو قدرِ زندگی	۱۰۸
○ جو چاہے دو جہاں میں اس کا بیڑا پار ہو جائے	۱۰۹
○ شگفتہ کاش مرے دل کی بھی کلی ہو جائے	۱۱۰
○ لازم ہے بڑھے عقل نہ آداب کی حد سے	۱۱۱
○ مجالِ نطق ہے جب تک مری زباں کے لیے	۱۱۲
○ جنھیں نسبت ہے انؐ کے آستاں سے	۱۱۳
○ تطہیرِ دل آرایشِ جاں کرتے رہیں گے	۱۱۴
○ کانٹے ملیں جو شہرِ نبیؐ کے ببول کے	۱۱۵
○ نبیؐ کے ذکر سے رفعت مرے بیان میں ہے	۱۱۶
○ نہ خرد کی جاں پناہی نہ جنوں کی کج کلاہی	۱۱۷

○ دے کے دنیا کو وہ کردار، وہ قرآن کے ۱۱۹
○ بجا ہے اپنے مقدر پہ گر دہ ناز کرے ۱۲۰
○ زیرِ علم جو سرورِ عالمؐ کے آ گئے ۱۲۱
○ بے شک خدا نے اس کو رتبہ بڑا دیا ہے ۱۲۲
○ ہر پیکر الفاظ و صفات اپنی جگہ ہے ۱۲۳
○ یہ دنیا، اس کا کیا ہے؟ ہے، نہیں ہے! ۱۲۴
○ کاش دل کی یہ دعا بابِ اثر تک پہنچے ۱۲۶
○ وہ نہیں ہیں آج، لیکن ان کی سیرت دیکھیے ۱۲۷
○ ان کا جمال دیدۂ بینا کی روشنی ۱۲۹
○ کیا یادِ نبیؐ سے ہم، دل شاد نہیں کرتے ۱۳۰
○ جس نے اطاعت کی سرور کی ۱۳۲
○ حق ساگر میں جب بھی اٹکی ۱۳۴
○ مالک الملک نے دیا ہے کسے ۱۳۵
○ خدا کی ذات واحد کا دیا ہم کو پتا تم نے ۱۳۶
○ دریا دریا، خشکی خشکی ۱۳۷
○ جب بھی مدینہ یاد آ جائے ۱۳۹
○ مدحِ شہ بطحا کو جو حمد بنائیں گے ۱۴۰
○ مرادِ ہر دو جہاں کا حصول ہو جائے ۱۴۱
قصیدہ: کیجیے کیا شرحِ جذبات ۱۴۳

سلام:
○ السلام اے سبز گنبد کے مکیںؐ ۱۴۷
○ اے مدینے کے شہریار سلام ۱۵۵

○ حواشی:	....	۱۵۷
○ مراجع:	....	۱۸۴
○ زندگی نامۂ مصنف	....	۱۸۵
○ مطبوعاتِ نعمانی:	....	۱۸۷
○ قطعۂ تاریخ	....	۱۹۱

●●●

شاعرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک شعر

(صحیح متن اور درست ترجمہ)

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک وصاف پیدا کیا گیا، گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پیدا کیا گیا، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان تھا)

OOO

نظریہ، فن، تخییل

ہر زبان اور ہر انداز کی شاعری میں علی الترتیب یہ تین عناصر ہوتے ہیں: تخییل، نظریہ، فن۔ مگر نعتیہ شاعری میں یہ ترتیب اس طرح قائم رکھنا واجب ہے:

۱۔ نظریہ ۲۔ فن ۳۔ تخییل

یعنی تمام اصنافِ سخن میں جو چیز آخری درجے پر ہوتی ہے، نعتیہ شاعری میں اوّلین اہمیت اسی کو حاصل ہے۔

عقائد و نظریات کی ذراسی بھی نادرستی، آداب میں ادنیٰ سی بھی کوتاہی نعت گو کے ''نغمۂ انبساط'' کو ''نالۂ حسرت'' میں تبدیل کرسکتی ہے۔

عقیدہ و خیال کی درستی کے بعد، فن (زبان و بیان کے اصول و قواعد اور محاسن کلام) کی شرط پائے جانے کے بعد ہی، شاعرانہ تخییل اور نکتہ پردازی سے فائدہ اُٹھا کر نعتیہ شاعری کا حق ادا کیا جاسکتا ہے۔

نظریہ، فن اور تخییل کی اس ترتیب کو ختم کردینے یا بدل دینے سے ہی شعرا حضرات ''فِی کُلِّ وَادٍ یَّھِیمُوْنَ'' کی کیفیت مذمومہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

(چراغِ نوا۔ ص:۷)

○○○

آگاہی

ہم کو، آپ کو، اور تمام جن وانس کو اللہ تعالی نے قرآن اور حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا مکلّف قرار دیا ہے۔ کسی شاعر یا مولوی، کسی پیر یا جوگی، کسی گیانی یا فلسفی، کسی جیلانی یا نجفی، کسی لکھنوی یا تھانوی، کسی دہلوی یا بریلوی وغیرہ وغیرہ پر یا ان کے کلام و اقوال پر ایمان لانے اور ان کی اطاعت کا ہرگز ہرگز مکلّف نہیں بنایا ہے!

(فروغ نوا۔ص:۲۱)

قرآن و حدیث سے ثابت شدہ صحیح ...... اسلامی عقیدے کے مطابق: انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کے سوا، کوئی بھی (عالم، جاہل، پیر، مرید، ولی، امام، غازی، شہید وغیرہ) معصوم نہیں ہوسکتا۔

(فروغ نوا۔ص:۲۲)

ООО

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ
وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ

(سورۃ نساء۔آیت:۱۱۶)

(بے شک اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشتا کہ اس کے
ساتھ شرک کیا جائے ،اور اس کے سوا جس کو
چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔)

ooo

حرفِ ناگزیر (ج)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین

اشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لا شریک لہٗ

و اشھد ان محمدا عبدہ و رسو لہٗ

راقم الحروف کے اب تک چھوٹے بڑے کئی نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں:

۱۔ چراغ نوا ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

۲۔ گلہائے نعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء،

طبع ثانی ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء

۳۔ السلام اے سبز گنبد کے مکیں ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

۴۔ فروغ نوا ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء

۵۔ گل بند نعت ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء.

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مدحت ناموں کو اللہ تعالیٰ نے علمی وادبی دنیا میں محض اپنے فضل وکرم سے جو پذیرائی نصیب فرمائی اس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

سابقہ مجموعوں میں قائم کردہ روایت کے مطابق، اس تازہ ترین مجموعے (شعاعِ نوا) کے آغاز میں بھی چند باتیں قارئین محترم اور فدایانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی جا رہی ہیں:

جولائی ۲۰۱۱ء میں ایک مجموعۂ نعت (نوائے فروزاں) کے تعارف کے ضمن میں اس کم ترین امتیانِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سطور ذیل بھی سپردِ قلم وقرطاس کی تھیں:

نعتیہ شاعری کے میدان میں اکثر بڑے بڑے شعرا بھی، شعوری یا غیر شعوری طور پر، فکری کج روی اور غیر محتاط تخیلات کی بازی گری کی ستم ظریفی کے معمول بنے ہوئے ہیں۔ کسی فقید العقل موزوں طبع شخص نے خدا جانے کس عالم میں یہ مصرع کہہ دیا تھا:

''با خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار''

بس پھر کیا تھا! یار لوگ لے اڑے اور ہمارے شاعروں نے اس مجذوبانہ قول کو۔ نعوذ باللہ! وحیِ آسمانی کا درجہ دے دیا۔ کسی نے مخلوق کا مرتبہ خالق کے برابر کر دیا:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
اور محبوب و محبّ میں نہیں میرا، تیرا

یا

محبوب و محبّ کی ملک ہے ایک
کونین ہیں ،مالِ مصطفائی

کسی من چلے نے مزید ترقی کی اور مخلوق کو خالق سے بھی برتر درجے پر فائز کر دیا:

اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے
جو کچھ ہمیں لینا ہے، لے لیں گے محمدؐ سے

یہ تین شعر نمونے کے طور پر ''نقلِ کفر، کفر نباشد'' کے مصداق یہاں نقل کر دیے گئے ہیں۔ ورنہ بے شمار شاعر ہیں جن کے بے شمار اشعار میں یہ امتیاز کرنا سخت

دشوار ہے کہ یہ حمد ہے یا مناجات؟ یا نعت ہے یا منقبت؟ اس قبیل کے شاعروں نے ایک بڑا ستم یہ ڈھایا کہ نعت اور غزل کے لفظی و معنوی امتیازات کو کاملاً نظر انداز کر کے ''نعت'' میں بھی انھیں لفظیات و تعبیرات سے کام لیا جو ''غزل'' کے ساتھ خاص مناسبت رکھتی ہیں اور وہی انداز بیان بھی اپنایا جو کوئی سطحی ذوق کا آدمی کسی اپنے ہی جیسے محبوب کے لیے اختیار کرتا ہے۔ ان شاعروں کی نعتوں کو پڑھتے وقت ایک صحیح العقیدہ اور سلیم العقل قاری حیرت میں پڑ جاتا ہے کہ یہ آقاے دو جہاں سرورِ انس و جاں (بعد از خدا بزرگ ترین ہستی) صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف ہے، یا کسی عام آدمی کے واقعات محبت کی معاملہ بندی اور اس کے سطحی جذبات کی ترجمانی کی جا رہی ہے؟

موضوع کسی اُمتی کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق خاطر سے مربوط ہو یا خداے ذوالجلال کے دربار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام سے نسبت رکھتا ہو، ہمارے شاعروں نے بے شمار موقعوں پر حدِ ادب اور فرق مراتب کے ادراک و امتیاز سے اپنے زبان و قلم کو بے نیاز رکھا ہے۔ ایک صاحب جو دیو بند سے نسبت رکھتے تھے اور ''علامہ'' ان کے نام کا جز ولاینفک بن گیا تھا۔ موصوف کا ایک بہت چلتا ہوا نعتیہ شعر ہے:

''یہ بارگہ ناز رسول عربیؐ ہے
پلکوں کا جھپکنا بھی یہاں بے ادبی ہے''

کیا رسول خدا سرورِ انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ مقدس کو ''بارگہ ناز'' بتانا کوئی مہذب اور ادب آمیز تعبیر ہے؟

کوئی صاحب یوں موتی برسا گئے ہیں:

''دل از عشق محمدؐ ریش دارم
رقابت باخداے خویش دارم''

تو دوسرے صاحب نے یوں گل افشانی فرمائی ہے:

''عشقِ محمدی میں خدا کا رقیب ہوں''

''عشق'' خالص عربی زبان کا لفظ ہے، لیکن یہ ایسا بے ہودہ اور غیر شریفانہ لفظ ہے کہ قرآن پاک کے پورے تیس پاروں، ایک سو چودہ سورتوں اور چھے ہزار سے زیادہ آیتوں میں کہیں بھی اس مادے سے مشتق کوئی لفظ نظر نہیں آتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مطہر کو اللہ تعالیٰ نے پوری زندگی عشق، عاشق، معشوق وغیرہ جیسے نامعقول الفاظ سے پاک رکھا۔ مگر ہمارے شاعروں (اور صوفیوں) نے اس عشق کے گورکھ دھندے میں پھنس کر افسانہ تراشی کی آخری حدوں کو بھی بہت پیچھے چھوڑ دیا، جس کا سب سے بدتر نتیجہ یہ ہے کہ عقیدت کے خود ساختہ خاکے میں رنگ بھرنے کے لیے ایک عام انسان اور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرق کو بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ اسی طرح نبیؐ اور خدا کے مابین عبد و معبود اور خالق و مخلوق کے امتیاز کو بھی ذہنوں سے کھرچ کر پھینک دینے میں ذرہ بھر دریغ نہیں کیا گیا۔ جب کہ قرآن پاک میں اکثر انبیاء علیہم السلام کے ذکر میں ان کی عبدیت کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور خود سید الانبیاء مکین گنبد خضرا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر تو قرآن مجید میں جگہ جگہ صرف لفظ ''عبد'' سے ہی آیا ہے جس سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ''عبدیت'' ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے اہم اور اعظم صفت ہے۔ مثلاً:

''و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة من مثله'' (بقرہ:۲۳)

''و اعلموا انما غنمتم من شیی.... وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان...'' (انفال:۴۱)

''سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ...'' (اِسرا:۱)

"الحمدللہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب و لم یجعل لہٗ عوجاً..." (کہف:۱)

"تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا" (فرقان:۱)

"الیس اللہ بکاف عبدہ..." (زمر:۳۶)

"فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ" (نجم:۱۰)

"ھو الذی ینزل علی عبدہ آیات بینات..." (حدید:۹)

"و انہ لما قام عبداللہ یدعوہ کا دو ایکونون علیہ لبدا" (جن:۱۹)

ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے افضل الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں آپؐ کے نام کی جگہ لفظ "عبد" کا استعمال کیا ہے تا کہ یہ حقیقت غبار آلود نہ ہونے پائے کہ افضل کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت بھی خداوند قدوس کے ایک عبد (بندے) کی ہے۔ برابری یا عاشقی و معشوقی والا کوئی معاملہ نہیں ہے، جیسا کہ صوفیوں یا تصوف کے فریب خوردہ شاعروں نے سمجھ رکھا ہے۔

آیات قرآنیہ کے علاوہ، پانچوں وقت کی ہر نماز کے قعدے میں تشہد کے اندر "اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ" کا سبق روزانہ بار بار یاد کرایا جاتا ہے تا کہ عبد و معبود اور خالق و مخلوق کا فرق و امتیاز اُمتیوں کے ذہنوں سے نکلنے نہ پائے اور عشق کا خناس دماغوں میں راہ نہ بنائے۔ کیوں کہ عشق "پاگل پن" کا دوسرا نام ہے اور خدا اور رسولؐ کے نزدیک پاگلوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور اللہ و رسولؐ یا کسی بھی انسان کے اللہ و رسولؐ سے تعلق کے سلسلے میں کسی پاگل پن کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر اتفاقاً کوئی مسلمان پاگل ہو جائے تو شریعت اسلامی اس کو اپنے مامورات کی بجا آوری سے معذور قرار دے

دیتی ہے۔اس سے اس کا کوئی مرتبہ نہیں بڑھ جاتا ہے! ہاں ''محبت'' کا لفظ قرآن وحدیث میں موجود ہے اوراس کا استعمال سب کے لیے درست ہے لیکن کوئی بتائے کہ اس کی کیا دلیل ہے کہ نبیؐ کی محبت میں دل کی مجروحیت اور خدا سے رقابت کا دعویٰ، گستاخی اور بے ادبی کے دائرے سے باہر ہے؟ یہ اسی عشق ورقابت کی شعبدہ گری ہے جس نے نعتیہ شاعری میں شرک کے، داخلے کے لیے کوئی خفیہ دریچہ نہیں بلکہ فیل خانے کے جیسا پھاٹک فٹ کر رکھا ہے۔جس کی سیر ''چراغِ نوا'' کے حرفِ ناگزیر میں کرائی جاچکی ہے۔ یہاں ایک مزید نکتے کی نشان دہی ضروری معلوم ہوتی ہے۔

خالق و مالک کائنات نے تمام انبیاً اور خود ہمارے خاص رہنما آرام فرمائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی توحیدو رسالت کی تعلیم اوراپنے پسندیدہ دین کی تبلیغ واشاعت کی ذمہ داریاں تفویض فرمائی تھیں۔اپنے اقتدار واختیارات میں کسی کو بھی شریک نہیں فرمایا، کسی کو بھی کوئی اختیار نہیں دیا۔آقائے مدنی فداہ امی وابی کی دلی خواہش تھی کہ ابوطالب کو ایمان نصیب ہوجائے، مگر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیت ''انک لاتھدی من اجبت'' نازل فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ فرمادیا کہ ایسا نہیں ہوگا اور یہ آپؐ کے اختیار میں نہیں ہے۔اسی طرح کچھ منافقوں کے حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کی دعا فرمائی تو فرمانِ الٰہی نازل ہوا کہ **ان تسغفرلھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم** (اگر آپؐ ان کے لیے ستر بار بھی طلب مغفرت کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا)۔مگر ہمارے شاعروں نے ہی نہیں، بلکہ اچھے خاصے عالموں نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرضی اختیارات کا دائرہ کہاں تک وسیع کردیا ہے اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیے:

میرے سامنے اس وقت دیوانِ حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہٗ (مترجم) تحقیق وترجمہ مولانا محمد اویس سرور دامت برکاتہم، شائع کردہ تاج کمپنی،

نیا محل، دہلی رکھا ہوا ہے۔ مترجم و محقق کے نام کے ساتھ "دامت برکاتہم" کا اضافہ یہ اشارہ کر رہا ہے کہ موصوف کوئی بزرگ عالم دین ہوں گے۔ اس دیوان کے صفحہ ۲۵ پر حضرت حسانؓ کا ایک شعر یوں چھپا ہے:

خُلقتَ مُبرّاً مِنْ کُلِّ عیبٍ
کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَما تشاءُ

اس شعر کا ترجمہ مترجم محقق نے یوں تحریر فرمایا ہے:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے بری پیدا کیا گیا، گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق آپ کی مرضی اور چاہت کے مطابق کی گئی ہے۔"

پھر صفحہ ۵۶ پر بھی اس شعر کو دوبارہ اسی طرح غلط چھاپا گیا ہے اور ترجمہ بھی لفظ بہ لفظ وہی درج فرمایا گیا ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۵۸ پر تین مختلف شاعروں کے کیے ہوئے اس شعر کے تین غلط منظوم ترجمے بھی زیب قرطاس کیے گئے ہیں جو اس طرح ہیں:

(۱) "خدا نے کر دیا انمول آقا تیری خلقت کو
کہ جلوہ دیکھ کر حوریں حسن کو بھول جائیں گی"

(۲) "ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا
تو چاہتا تھا جس طرح ویسا ہی تو بنا"

(۳) "نہیں رکھی ہے قدرت نے مرے آقا کمی تجھ میں
جو چاہا آپؐ نے مولا وہ رکھا ہے سبھی تجھ میں"

پہلے شعر کا موزوں کرنے والا خدا جانے کون یتیم العقل شاعر تھا (یا ہے) جو اصل اور ترجمے میں ذرا سا بھی ربط پیدا نہ کر سکا۔ پورا ترجمہ اصل سے الگ ہے۔ اصل شعر میں حوروں کا یا حسن و جمال کا کوئی ذکر نہیں ہے، پھر "خلقت کا انمول کرنا" کیسے

کہتے ہیں، یہ شاعر کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا۔ دوسرا مصرع بحر سے بھی خارج ہے۔ خدا جانے کس بے ہوشی کے عالم میں یہ شعر نظم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور کس بے خودی کی حالت میں حضرت شارح دامت برکاتھم نے اس کو اپنی شرح میں شامل کرنا ضروری سمجھا ہے۔ دوسرے اور تیسرے شعر کا مضمون تقریباً وہی ہے جو خود مترجم صاحب (جن کے نام کے ساتھ محقق کی صفت بھی چسپاں کی گئی ہے) نے نثر میں لکھا ہے۔ البتہ تیسرے شعر میں ''آپ'' اور ''تجھ'' کے ایک ساتھ استعمال سے شعر میں ایک فنی عیب بھی پیدا ہو گیا ہے۔ دوسرے شعر کے شاعر نے ایک مزید ظلم یہ کیا ہے کہ ''خُلِقْتَ'' کا ترجمہ ''تو بنا'' کیا ہے، یعنی اس گم گشتۂ وادی خیال نے۔ نعوذ باللہ۔ خود حضورؐ کو ہی حضورؐ کا خالق بھی بنا دیا ہے۔ خدا اس کو توبہ کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)!

دار العلوم آگرہ کے ماہانہ دینی، علمی و ادبی ترجمان ''اذان بلال'' کے اگست ۲۰۱۲ء کے شمارے کے صفحہ ۵۸ پر بھی یہی شعر بالکل اسی طرح چھپا ہے اور ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

> ''اللہ رب العزت نے آپ کو تمام عیوب و نقایص سے بالکل پاک وصاف پیدا فرمایا، گویا کہ بالتحقیق آپ کو ایسا پیدا فرمایا جیسا کہ آپؐ چاہتے تھے۔''

جس کسی کو بھی اللہ تعالیٰ نے سلیم الحواس اور صحیح الادراک ہونے کی نعمت سے نوازا ہے، وہ بہ آسانی اس کو سمجھ سکتا ہے کہ یہ ''قرآن'' اور ''عقل'' دونوں کی قید سے آزاد طبیعت اور عقیدت کا کرشمہ ہے جس نے حضرت حسانؓ کے اس پاکیزہ شعر کی غلط قرأت پر آمادہ کیا اور جب شعر کے اعراب ہی غلط پڑھے، پڑھائے اور پڑھوائے گئے تو ترجمہ کیسے درست ہو سکتا تھا۔ اس شعر کے دوسرے مصرع کا آخری لفظ ''تُشَاءُ'' (بضم التا) ہے۔ جس کو لوگ غلط طور پر ''تَشَاءُ'' (بفتح التا) پڑھتے اور لکھتے ہیں اور پھر اس کا غلط ہی

ترجمہ بھی کرتے ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے یقیناً ''تُشَاءُ'' (بضم التا) ہی کہا ہوگا، کیوں کہ وہ یقیناً جانتے ہوں گے کہ پیدا ہونے سے پہلے کوئی انسان اس پر قدرت نہیں رکھتا کہ وہ یہ خواہش کر سکے کہ اس کو کیسا اور کیسے پیدا کیا جائے۔ اس وقت تو اس میں نہ حس ہوتی ہے نہ ہوش وادراک اور وہ یا تو باپ کی صلب میں پانی کی ایک بوند کی طرح ہوتا ہے یا پھر بطن مادر میں جا کر نطفے سے علقہ وغیرہ بنتا ہے... اور پھر پیدا ہونے کے بعد بھی برسوں میں جا کر اس کو یہ شعور حاصل ہوتا ہے کہ اس کے لیے کیا مناسب ہے اور کیا نہیں؟... اور قرآن عظیم سے یہ ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی سب کے سب انسان ہی تھے اور دوسرے انسانوں ہی کی طرح وہ بھی پیدا ہوتے، پلتے، بڑھتے اور ان کے ہوش وحواس ترقی کرتے تھے اور پھر ایک خاص عمر میں ان کو بارگاہِ رب العزت سے نبوت کا اعزاز عطا ہوتا تھا۔[۲]

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے زیر بحث شعر کا صحیح ترجمہ یہ ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک صاف پیدا کیا گیا۔
گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پیدا کیا گیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان تھا۔''

جیسا کہ میں اپنے دوسرے نعتیہ مجموعے ''فروغ نوا'' کے 'حرف ناگزیر' میں توضیح کر چکا ہوں۔ نعت گو شاعروں کے راہ سے بے راہ ہونے کے بنیادی اسباب اس طرح قرار دیے جائیں گے:

(۱) مسلمانوں کی اکثریت کی طرح (جو بالعموم علم سے اور بالخصوص علم دین سے بے بہرہ ہیں)، ہمارے سخن ورانِ نعت سرا کے ذہنوں میں بھی ''توحید'' اور ''شرک'' کا وہ حقیقی نظریہ واضح نہیں ہے جو ہوش وحواس کی درستی کے عالم میں قرآن پاک کے ایماندارانہ مطالعے سے متعین ہوتا ہے۔

(۲) وہ ''عبد و معبود'' اور ''خالق و مخلوق'' کے درمیان اس امتیاز کی صلاحیت سے محروم ہیں جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور مخصوصاً سیدنا و حبیبنا آرام فرمائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے سفر حیات میں قدم قدم پر نمایاں ہے۔

(۳) ۹۹ فی صد نعت نگاروں نے عقل کو بالائے طاق رکھ کر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دو عام انسانوں کی محبت پر قیاس کر لیا ہے۔

(۴) قرآن پاک میں بیان شدہ حقائق کی جگہ عجمی صوفیوں کے واہی تخیلات ان کے دماغوں میں تہ نشین ہو گئے ہیں اور انھوں نے صوفیوں کے اس فلسفیانہ تصورِ عشق کو اپنے شعور پر مسلط کر لیا ہے جو یہودیت، مجوسیت، نصرانیت، بدھ مت اور ویدک دھرم کے فلسفوں کے ساتھ جوہری مشارکت رکھتا ہے۔

میری جویائے حق نگاہیں کم و بیش چالیس برس سے نعتیہ شاعری کے مجموعوں کی سیر کر رہی ہیں، مگر افسوس کہ آج تک کوئی ایسا مجموعہ دیدہ نواز نہیں ہوا جس میں کلیۃً مذکورہ عیوب سے اجتناب برتا گیا ہو اور یہ حال صرف کم عمر اور کم خواندہ شاعروں کا ہی نہیں ہے، بلکہ بڑے بڑے معمر علما، بلکہ مجددِ عصر اور شاعرِ اسلام کہلائے جانے والوں تک کا کلام بھی اس فہرست سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اسی صورت حال کو تغیر پذیر و تحول آشنا کرنے کے لیے، یہ خاکسار گذشتہ کئی سال سے کوشش کر رہا ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت کے اظہار کے ساتھ ساتھ نعتیہ شاعری کے کچھ ایسے نمونے بھی دنیا کی علمی و ادبی میراث میں اضافہ کر جائے جن کو پڑھ کر موجودہ اور آئندہ تمام نعت گو شعرا کو یہ معلوم ہو جائے کہ بے لگام تخیلات اور محظوراتِ شرعیہ سے مجتنب رہ کر بھی نعت کہی جا سکتی ہے جس کو پڑھ کر یا سن کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک سے ذہنی وابستگی مستحکم تر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان پختہ تر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ قوی تر ہو جائے جو ایک مسلمان کی سب سے نمایاں پہچان اور اس کے عقیدے کی جان ہے۔ چنانچہ آئندہ اوراق میں جو نعتیں قارئین کے مطالعے سے گزریں گی، ان میں:

(۱) عشق، عاشق، معشوق جیسے معیوب و مردود الفاظ کو قطعاً استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

(۲) سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں دوسرے نعت گو شعرا کی طرح ''تو'' اور ''تیرا'' قسم کے الفاظ کسی شعر میں نہیں لائے گئے ہیں۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی بھی احتراماً عبارت میں نہیں لایا گیا ہے، بلکہ ضمائر وصفات کے ذریعے بات کہی گئی ہے۔

(۴) عبد و معبود اور خالق و مخلوق کے فرق کو بالالتزام ہر جگہ ملحوظ رکھا گیا ہے اور عام نعت نگاروں کی طرح خدا اور رسولؐ کے امتیاز کو نظر انداز کر کے زبانِ قلم کو جاہلانہ اظہارِ عقیدت اور ہندوانہ بھجن خوانی سے آلودہ نہیں ہونے دیا گیا ہے۔

بایں ہمہ اگر کتاب حاضر (شعاعِ نوا) کے بھی کسی صفحے پر آپ کی وسعت علم اور قوت ادراک کی حد تک، کوئی شعر یا کوئی مصرع، شریعت کی حدود سے کترا کر نکلتا ہوا نظر آجائے تو فوراً تحریری طور پر آگاہ کرنے کی زحمت فرمائی جائے تاکہ بعد کی اشاعت میں اس کی تصحیح یا اس کے صحیح مفہوم کی توضیح و ترسیل عمل میں آسکے۔

جویائے خیر

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی

۱۱ر محرم ۱۴۳۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ
مَاسَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیِّکَ سَیِّدُنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ
مِنْہُ نَبِیِّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمُ

(اے اللہ میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تیرے نبیؐ نے تجھ سے مانگی اور اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبیؐ نے تجھ سے پناہ مانگی۔)

○○○

لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ

ضیائے لوحِ جبیں لا الہ الا اللہ
نشاطِ قلبِ حزیں لا الہ الا اللہ
اسی کے دم سے قیام و نظامِ عالم ہے
مدارِ چرخ و زمیں لا الہ الا اللہ
سوائے ایک خدا کے، ہمارا کوئی آلہ؟
نہیں ہے، کوئی نہیں! لا الہ الا اللہ
نہیں ہے شائبۂ شرک بھی خدا کو پسند
بنائے دینِ متیں لا الہ الا اللہ
ہر ایک شے میں نشانی ہے اس کی قدرت کی
قبیح ہو کہ حسیں، لا الہ الا اللہ
قدم قدم پہ ہے انساں کو گمرہی کا خطر
نہ ہو جو شمعِ یقیں لا الہ الا اللہ
تمام مغفرتوں، رحمتوں کی دستاویز
کلیدِ خلدِ بریں لا الہ الا اللہ
دعا ہے رب سے کہ جنت میں جائے پڑھتے ہوئے
رئیسِ خاک نشیں، لا الہ الا اللہ

علاجِ دردِ دروں لا الٰہ الا اللہ
متاعِ صبر و سکوں لا الٰہ الا اللہ
ضیا فروزِ حقائق، دلیلِ ہوش و خرد
شکستِ سحر و فسوں لا الٰہ الا اللہ
ثبوتِ ذوقِ وجود و شعورِ شوقِ نمود
مدارِ گردشِ خوں لا الٰہ الا اللہ
اسی کے فیض سے قائم ہے انصرامِ حواس
نہ ہوش ہے نہ جنوں، لا الٰہ الا اللہ
چراغِ دانش و بینش، فروغِ فکر و نظر
جوابِ ہر چہ و چوں لا الٰہ الا اللہ
یقیں نہ ہو تو سب اسبابِ زیست لا حاصل
جہاں ہے زار و زبوں، لا الٰہ الا اللہ
فریب دے نہیں سکتا اسے کوئی طاغوت
ہے جس کا راہ نموں لا الٰہ الا اللہ
ہوا ہے اور نہ ہوگا، خدا کے در کے سوا
سرِ رئیس نگوں، لا الٰہ الا اللہ

●

کلیدِ رازِ جہاں لا الہ الا اللہ
متاعِ دیدہ وراں لا الہ الا اللہ

دلیلِ علم و یقیں، اعتبارِ فکر و نظر
شکستِ وہم و گماں لا الہ الا اللہ

ثباتِ شوق، نشاطِ شعور، نورِ خیال
چراغِ منزلِ جاں لا الہ الا اللہ

وقارِ حرف و حکایت، جمالِ صوت و صدا
عیارِ لفظ و بیاں لا الہ الا اللہ

دلِ رئیس حریمِ تجلیاتِ جمال
جمالِ بزمِ جہاں لا الہ الا اللہ

●

ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مری زباں پہ چمن کھل رہے ہیں مدحت کے
چنیں گے اہلِ عقیدت، گلِ ثنائے رسولؐ

ردیف (الف)

کتابِ دہر کے اوراق پر کیا کیا نہیں دیکھا
کوئی بھی نقشِ ہستی ایسا تابندہ نہیں دیکھا

نہیں دیکھی کہیں آنکھوں نے اتنی دلربا سیرت
نہیں دیکھا سراپا، ایسا پاکیزہ، نہیں دیکھا

شبِ اسرا، نبیؐ نے جیسے دیکھا اپنی آنکھوں سے
کسی نے آج تک یوں عالمِ بالا نہیں دیکھا

عزیزوں سے تو اپنے سب کو ہی ہوتی ہے ہمدردی
کوئی اس طرح دشمن کو دعا دیتا نہیں دیکھا

ابوجہل و ابوطالبؓ بھی شاید کلمہ پڑھ لیتے
مگر دل کی نظر سے آپؐ کا چہرہ نہیں دیکھا

نہ دیکھا زندگی میں کعبہ اور سرکارؐ کا روضہ
تو، تونے کچھ بھی پھر اے دیدۂ بینا نہیں دیکھا

رئیس افسوس اس انساں نما حیوان پر جس نے
ابھی تک آزما کر آپؐ کا اسوہ نہیں دیکھا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں پیشِ نظر سرکارؐ کا اسوہ نہیں ہوتا
مزاجوں میں شعورِ بندگی پیدا نہیں ہوتا
محبت ہوتی ہے اللہ کو انؐ کے غلاموں سے
خدا کا بھی نہیں ہوتا ہے، جو انؐ کا نہیں ہوتا
جو انؐ کی دید کی جویا نہ ہو وہ آنکھ ہی کیا ہے
وہ دل ہی کیا جو انؐ کا چاہنے والا نہیں ہوتا
خدا کی اور رسولِ پاکؐ کی کرتے ہیں جو طاعت
انھیں خطروں میں گھر کر بھی کوئی خطرہ نہیں ہوتا
صحابہ سرورِ دیںؐ کی نبوّت کے دلائل ہیں
نہ مانے جو انھیںؓ سرکارؐ کا شیدا نہیں ہوتا
اطاعت کرتے آقاؐ کی، صحابہؓ کی طرح ہم بھی
تو ایسا بدنما، اس عہد کا نقشہ نہیں ہوتا
رئیس ایمان رکھ طیبہ کے عزّ و شان پر، لیکن
ہے کعبہ ایک، کعبے کا کوئی کعبہ نہیں ہوتا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی کے لیے معیار ہے اسوہ انؐ کا
حشر کے دن بھی کھرا نکلے گا سکّہ انؐ کا

جنّ و انسان ہی کیا، خالقِ بحر و بر نے
سنگ ریزوں سے پڑھوایا تھا کلمہ انؐ کا

عرشِ باری سے تقابل تو ہے اک شرک، مگر
رتبہ رکھتا ہے بڑا، خلد سے، روضہ انؐ کا

اپنے دشمن کو دعاؤں سے نوازا جس نے
ایسا دنیا میں ہے کس شخص کا شیوہ؟ انؐ کا!

کیسا بد بخت تھا، ہم عصر بھی، ہم شہر بھی تھا
جس نے دیکھا نہ کھلی آنکھ سے جلوہ انؐ کا

مرتبے ان کی غلامی سے ہوئے جن کے فزوں
کیوں نہ ہو قابلِ صد رشک، سلیقہ انؓ کا

بندگی حق ہے اسی کا جو ہے سب کا خالق
بے خرد ہے جو کہے اپنے کو بندہ انؐ کا

رکھنا یارب! مری آنکھوں کی بصارت قائم
جب تلک دیکھ نہ لوں آنکھوں سے روضہ انؐ کا

اگر اعمال ہوں سنّت کے مطابق تو رئیس
مغفرت کے لیے کافی ہے حوالہ انؐ کا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جھکاؤ سر نہ کہیں بھی درِ خدا کے سوا
نظر نہ ٹھہرے کہیں، روے مصطفیٰ کے سوا
فریب سب، یہ چراغ و نشان راہوں کے
رسولِ پاکؐ کے تابندہ نقشِ پا کے سوا
وہی ہے حق، جو نبیؐ نے بتایا، اس سے الگ
کسی کے پاس نہیں کچھ بھی اِدّعا کے سوا
وہ کیا ہے جس سے دل و جاں مہکنے لگتے ہیں
دیارِ سرورِ کونینؐ کی ہوا کے سوا
جس آئینے میں دو عالم کا عکس آئے نظر
ہے کس کے پاس؟ مرے آئنہ نماؐ کے سوا
کمالِ اسوۂ محبوبِؐ رب کا عکسِ جمیل
کہاں ہے سیرتِ اصحابؓ بے ریا کے سوا
جو غارِ ثور میں بھی ہم نفس ہو آقاؐ کا
بتاؤ، کون ہے؟ صدیقِؓ باصفا کے سوا
عمرؓ، حبیبِؐ خدا کے حبیب تھے، اس کا
کرے گا کوئی نہ انکار، اشقیا کے سوا

دو بنتِ پاکِ نبیؐ جس کی زوجیت میں رہیں
یہ رتبہ کس کا ہے؟ عثمانِؓ باحیا کے سوا

خدا کے ایک ولی تھے علیؓ بھی، سچ ہے، مگر
نہیں ہے کوئی بھی مشکل کشا، خدا کے سوا

جوان حق کی راہ میں کام آئے، بس وہ زندہ ہے
وگرنہ، دنیا کا انجام کیا، فنا کے سوا

مورّخوں نے نمایاں نہیں کیا، جن کو
بہت سے حادثے گزرے ہیں کربلا کے سوا

بہ حکمِ شرع کہا جا سکے جسے معصوم
نہیں ہے کوئی، ملائک اور انبیاؑ، کے سوا

خدا ہی مجھ کو دکھائے گا کعبہ و طیبہ
کہ میرے بس میں تو کچھ بھی نہیں دعا کے سوا

جو طیبہ جاتے ہیں لے کر، مرا سلام رئیس
پیامبر ہیں کئی اور بھی، صبا کے سوا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا کیف، کیا جمالِ دل آرا، فضا میں تھا
جنت کا در کھلا ہوا، غارِ حرا میں تھا
بد بخت تھے، جو سن کے اسے ترش رو ہوئے
''سچ'' حرف حرف، خطبہؑ کوہِ صفا میں تھا
چلنے میں انؐ کے نقشِ قدم پر نجات ہے
آقاؐ کا جو قدم تھا وہ راہِ ہدیٰ میں تھا
رشکِ مہ و ستارہ و خورشید ہوگیا
ہر ذرّہ جو بھی خاکِ رہِ مصطفیٰؐ میں تھا
دربار تھا انھیں کا، جہاں میں فقط، جہاں
کچھ فرق و امتیاز نہ شاہ و گدا میں تھا
دیکھے کوئی تصوّرِ طیبہ کی دل کشی
میں ہند میں بھی بارگہِ مصطفیٰؐ میں تھا
تاثیر تھی کلامِ الٰہی کی بس، رئیس
ہرگز نہ شعر و سحر نبیؐ کی صدا میں تھا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں میں رہنے کا جب لائحہ خدا سے ملا
عمل کا آئینہ کردارِ انبیاؑ سے ملا

حرا کی راہ سے آئے تھے لے کے جو جبریل
وہی پیامِ وفا منبرِ صفا سے ملا

ذلیل و خوار ہوئے بت، نبی کی بعثت سے
بشر کا سلسلۂ بندگی، خدا سے ملا

گیا ہے کون بہ نفسِ نفیس انؐ کے سوا
جہاں مقام تھا اک، عرشِ کبریا سے ملا

نہ خانقاہ و کنیسہ میں تھا، نہ مندر میں
سلیقہ زیست کا جو بزمِ مصطفیٰؐ سے ملا

بلا دلیل کے مانو، نبیؐ کی باتوں کو
یہ درس دہر کو صدیقؓ باصفا سے ملا

عمرؓ کے رتبے کا اندازہ کر سکے گا وہی
ضمیرِ پاک جسے ذر گہِ خدا سے ملا

دو نور، خانۂ عثمانؓ کو کر گئے روشن
نسب تھا جن کا شہ دینؐ کی ضیا سے ملا

پھر ان کے بعد فضیلت ملی علیؑ کو جنھیں
ابو تراب لقب، سرورِ ہدیٰؐ سے ملا

عجیب لوگ ہیں، جن کو سوائے بدبختی
سبق نہ کوئی بھی، رودادِ کربلا سے ملا

کسی ولی میں، نبی میں نہیں کوئی قدرت
جو کچھ، جسے ملا، اللہ کی عطا سے ملا

یقیں ہے حشر میں کام آئے گا رئیس مرے
جو حصہ دل کو مرے، آپؐ کی وِلا سے ملا

•

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا غرض اوروں سے اس کو، جو ہے شیدا آپؐ کا
حشر تک، تقلید کو کافی ہے اسوہ آپؐ کا
کیوں نہ دنیا کی زباں پر ہو قصیدہ آپؐ کا
ہے خدا کے بعد رتبہ سب سے اعلیٰ آپؐ کا
آپ کی باتوں پہ کیوں ظاہر پرستوں کو ہے شک
عالمِ معنی تھا سارا دیکھا بھالا آپؐ کا
لا اِلٰہ کے کیا تقاضے ہیں، سمجھتے تھے اسے
ورنہ پڑھ لیتے سبھی کفار کلمہ آپؐ کا
پا نہیں سکتا قیامت تک کبھی راہِ نجات
جو چلے گا چھوڑ کر دنیا میں رستا آپؐ کا
اپنے اپنے وقت پر سب رہ نما آئے، گئے
اب قیامت تک رہے گا بس زمانہ آپؐ کا
ہے سوائے اس کے ہر اک اِدّعا باطل رئیس
آخری سچ ہے، فقط قول و قرینہ آپؐ کا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

شان و نشانِ عظمتِ انسان ہوگیا
آقائے دو جہاںؐ پہ جو قربان ہوگیا

دل سے جوانؐ کا تابعِ فرمان ہوگیا
اس کی تو بس نجات کا سامان ہوگیا

بد بخت تھے، جنھوں نے نہ مانی نبی کی بات
ہر خوش نصیب، صاحبِ ایمان ہوگیا

بوجہل و بولہب کی طرح ہوگا اس کا حشر
جوانؐ سے جان بوجھ کے انجان ہوگیا

معیار ہے اسی کا عمل، زیست کے لیے
سر تا بہ پا جو عاملِ قرآن ہوگیا

ہر لمحہ، جو بھی گزرا ہے حمد و صلوٰۃ میں
وہ باعثِ نشاطِ دل و جان ہوگیا

حمدِ خدا کے بعد ہے لب پر مرے درود
مرنا رئیس اب مجھے آسان ہوگیا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

بات اللہ کے محبوبؐ کی جو مان گیا
مقصدِ زیست سمجھ لو، کہ وہ پہچان گیا
ان کی طاعت میں ہے مضمر، غمِ ہستی کا علاج
زہر ہے زہر، اگر اور طرف دھیان گیا
زندگی اس کی ہے، دراصل وہی زندہ ہے
کرکے قربان جو آقاؐ پہ، دل و جان گیا
روز افزوں ہے مرے شاہؐ کے روضے کی بہار
قصرِ قیصر نہ رہا، کسریٰ کا ایوان گیا
اب فقط آپؐ کے فرمان رہیں گے روشن
جو بھی دنیا میں تھا، نورِ ہمہ ادیان، گیا
رشک آیا ہے فرشتوں کو بھی سن سن کے اسے
جب کوئی خلد میں، پڑھتا ہوا قرآن گیا
اِنَّ الِانسَانَ لَفِیْ خُسْر ۹ پہ کر غور رئیس
وہی ۱۰ فائز ہے جو دنیا سے مسلمان گیا

•

صلی اللہ علیہ وسلم

شہِ انبیاؐ کا دل سے تو اگر غلام ہوتا
تو جہاں کے ساکنوں کا تو ہی پھر امام ہوتا

یہ فرنگ کیا، کہ دنیا ترے زیرِ گام ہوتی
رہِ حق پہ تو جو مسلم نہ یوں سست گام ہوتا

اگر آج بھی یہ دنیا، رہِ مصطفیؐ پہ چلتی
نہ بدی رواج پاتی، نہ فسادِ عام ہوتا

وہی رحمتیں برستیں، وہی نعمتیں برستیں
اگر آج بھی جہاں میں انھیں کا نظام ہوتا

درِ حق سے اب بھی ملتیں وہی عظمتیں بشر کو
جو صحابہؓ نے کیا، گر وہی اب بھی کام ہوتا

کبھی سوئے کعبہ جاتا، کبھی جانب مدینہ
یونہی کاش زندگی کا مری انصرام ہوتا

درِ پاک پر گزرتے شب و روز کاش میرے
وہیں میری صبح ہوتی، وہیں وقتِ شام ہوتا

مری سانس چلتے چلتے درِ مصطفیؐ پہ رکتی
میں رئیس کاش اک دن یونہی شادکام ہوتا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا کرتی ہے انؐ کا نام لے کر گفتگو کیا کیا
میں حیراں ہوں، کہوں گا آخرانؐ کے روبہ رو کیا کیا

مزاجِ نسلِ انساں ایک کلمے نے بدل ڈالا
مٹایا اک نظر نے، امتیازِ ما و تو کیا کیا

زمانے کو دیا درس، احترامِ آدمیت کا
وگرنہ دہر میں ارزاں تھا انساں کا لہو کیا کیا

دل و جاں کو شعورِ معنوی کی روشنی بخشی
فریبِ ہوش و دانش تھی، فضائے رنگ و بو کیا کیا

کسی سے بھی نہ پائی ایسی رونق بزمِ ہستی نے
ہوئے ہیں یوں تو ہونے کو جہاں میں ماہرو کیا کیا

نسیمِ خلد شاید گلشنِ طیبہ سے آتی ہے
فضا میں نکہتیں ہی نکہتیں ہیں چار سو کیا کیا

رئیس انؐ کی غلامی مایۂ صد فخر ہے مجھ کو
مجھے کیا، کررہے ہیں اہلِ دنیا جستجو کیا کیا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جو ان ؐ کا ہوگیا اس کو، کوئی بہکا نہیں سکتا
یہ ایسا سچ ہے جس کو، کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا
خدا پر جس کا ایماں ہے، نبی ؐ سے جس کو الفت ہے
زمانے کے کسی طوفاں سے وہ گھبرا نہیں سکتا
نہ ہو قرآن پر جب تک عمل، باطل ہے ہر دعویٰ
خدا کا جو نہیں، وہ آپ ؐ کا کہلا نہیں سکتا
دلیل ان ؐ کی محبت کی، فقط ان کی اطاعت ہے
محبت کیا ہے، لفظوں میں بتایا جا نہیں سکتا
ذراسی ڈبیا[1] جب دنیا کے ہر گوشے میں بجتی ہے
نزولِ وحی کو کیا اب بھی سمجھا جا نہیں سکتا
خداوندا، مدینے مجھ کو پہنچادے، سوا، اس کے
کہیں بھی یہ دلِ بیتاب تسکین پا نہیں سکتا
رئیس ان ؐ کی اطاعت ہی چراغِ راہِ ایماں ہے
بغیر اس کے کوئی انساں ہدایت پا نہیں سکتا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

رو بہ رو انؐ کے بیاں حالِ تمنا ہوتا
کاش! چودہ سو برس پہلے میں پیدا ہوتا

کاش! اس طرح سے ہوتا سفرِ زیست تمام
شام کعبے میں، مدینے میں سویرا ہوتا

خوش نصیبی کہ ملی انؐ کی نبوت کی ضیا
ورنہ دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا

آپؐ آتے نہ اگر رحمتِ عالم بن کر
کون کہہ سکتا ہے احوالِ جہاں کیا ہوتا

کیوں اسی ذکر پہ تاریخ کے لب سل جاتے
دونوں عالم میں اگر کوئی بھی انؐ سا ہوتا

کاش یوں عمر گزرتی مری طیبہ میں رئیس
روز و شب پیشِ نظر روضۂ آقاؐ ہوتا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

یونہی کب تک دلِ مضطر کی امیدوں کا خوں ہوگا
کسی دن تو مداوائے الم ہائے دروں ہوگا

پڑھوں گا نعت جا کر روبروئے روضۂ سرور
دلِ شوریدہ کو حاصل اسی در پر سکوں ہوگا

فضا میں زیر و بم پیدا کرے گا غمزدہ لہجہ
نہ کوئی بانسری ہوگی، نہ کوئی ارغنوں ہوگا

لبوں پر نعت، اشک آنکھوں میں، دل سرشارِ کیفیت
بہت ہی دور مجھ سے اس جہاں کا ہر فسوں ہوگا

سناؤں گا حدیثِ غم انھیں اوّل سے آخر تک
بلا سے چشمِ گریاں سے رواں سیلابِ خوں ہوگا

گزرتی ہے جہاں میں جو بھی کچھ ایمان والوں پر
بیاں کرتے ہوئے اس کو تکلف مجھ کو کیوں ہوگا

مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ انؐ کا ماننے والا
ہٹے گا جو بھی انؐ کی راہ سے خوار و زبوں ہوگا

ہے فرمانِ الٰہی 'انتم الاعلمون'[13] قرآں میں
بھلا مومن بھی دنیا میں کبھی یوں سرنگوں ہوگا

رئیس انؐ کی اطاعت ہی مدارِ کامیابی ہے
وگرنہ حرفِ بے معنی ہے، یوں ہوگا تو یوں ہوگا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر ایک نظم و غزل، قصیدہ، کلام بے اعتبار ہوگا
کہا ہے جو حمد و نعت میں بس اسی کو حاصل وقار ہوگا
کرے گا آقاؐ کی جو اطاعت، وہ پائے گا دو جہاں میں عزت
ہٹے گا جو انؐ کے نقشِ پا سے، وہ دونوں عالم میں خوار ہوگا
زمانے بھر میں بھٹکنے والو! دیارِ طیبہ تو جا کے دیکھو
دماغ کو روشنی ملے گی، دلوں کو حاصل قرار ہوگا
ابھی سے ہے ذہن میں وہ منظر، جب ان کو دیکھوں گا روزِ محشر
نظر، نظر تک بہار ہوگی، نفس نفس مشک بار ہوگا
عمرؓ، ابوبکرؓ اور عثمانؓ، علیؓ بھی تھے نائب پیمبرؐ
وہی ہے سچا نبیؐ کا پیرو، جو پیروِ چار یارؓ ہوگا
غلامِ آقاؐ کی بات سن لو، منافقو! اس کو یاد رکھو
جسے چھپائے ہو دل میں، وہ راز بھی آشکار ہوگا
رئیسؔ میں کیا، مرا عمل کیا! بس اس بھروسے پہ مطمئن ہوں
نبیؐ سے کرتے ہیں جو محبت، مرا بھی ان میں شمار ہوگا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی بھی اپنا راستا رکھنا
سامنے انؐ کا نقشِ پا رکھنا
زیست کے ہر سفر میں پیشِ نظر
انؐ کی سیرت کا آئینہ رکھنا
پھر بتانا، کہاں ہے انؐ کی مثال؟
چشمِ ادراک اپنی وا رکھنا
اہلِ باطل سے کوئی خوف و ہراس
نہ کسی حال میں ذرا رکھنا
ہاں! رسولِ خدا کی سنت پر
جان دینے کا حوصلہ رکھنا
جو نہ ہو انؐ کے نام سے منسوب
ربط اس زندگی سے کیا رکھنا!
جانتے تھے فقط انھیںؐ کے غلام
تاجِ کسریٰ کو زیرِ پا رکھنا
نہ ہو ذکرِ جہاں سے آلودہ
نہ زباں کو غزل سرا رکھنا
بعدِ حمدِ خدا لبوں پہ رئیس
بس درودوں کا سلسلہ رکھنا

●

صلی اللہ علیہ وسلم

درِ حبیبؐ کا، طیبہ نگر کا کیا کہنا
وہاں کی شام، وہاں کی سحر کا کیا کہنا

وہ موجِ نور کا روضے کی جالیوں سے طلوع
نشاطِ دیدۂ اہلِ نظر کا کیا کہنا

ایک ایک گوشے پہ قربان چشمِ نظّارہ
نبیؐ کے روضے کے دیوار و در کا کیا کہنا

مشامِ جاں ہے معطر شمیمِ جنت سے
ہوائے طیبہ کے کیف و اثر کا کیا کہنا

قدم قدم پہ بہاروں کے قافلے ہیں رواں
دیارِ دوستؐ تری رہ گزر کا کیا کہنا

وہ سبزہ زار، وہ صحرائے جاں فزائے حجاز
گلوں کا، کانٹوں کا، شاخ و شجر کا کیا کہنا

وہ کاظمہ کی فضائیں، وہ دلربا موسم
وہ نکہتوں کے ہوا پر سفر کا کیا کہنا

وہاں کی خاک کے ذرّے بھی ہیں ہمیں تو عزیز
وہاں کے تاروں کا شمس و قمر کا کیا کہنا

سوائے انؐ کے نظر میں کوئی جچا ہی نہیں
ہماری چشمِ حقیقت نگر کا کیا کہنا

بغیر دیکھے، مدینے کی سیر کرتی ہے
رئیس میری نظر، اس نظر کا کیا کہنا!

●

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو تم کو مبارک ہم نفسو! کعبے کا، مدینے کا جانا
جائیں گے وہاں اک دن، ہم بھی قسمت میں اگر ہے لکھا، جانا

ایمان جب انؐ پر لے آئے اور دل سے انھیں سچا جانا
ممکن ہی نہیں کسی اور طرف اب لوٹ کے اِس دل کا جانا

افلاک کے پاک فرشتے بھی آتے ہیں ادب کے ساتھ جہاں
جاتا ہے وہاں پر صرف وہی، جب چاہے خدا، جس کا جانا

'بے عین عرب' جب ان کو کہا، 'بے میم احمد' بھی بتلایا
پوچھے کوئی ان فرزانوں سے، پھر تم نے خدا کو کیا جانا؟

قرآن میں ایسا کچھ بھی نہیں، نہ حدیث میں آیا یہ مضموں
اے نکتہ نوازو! پھر تم نے کیوں سچ 'لولاک لما' جانا

دو اس کو بشارت دوزخ کی، ہو جائے جو آقاؐ سے باغی
اس راہ پر آخر کیوں وہ چلا، جس راہ پر اس کو نہ تھا جانا

جن راہوں سے اس دنیا کو ایمان ملا، آئین ملا
تاریخ بھلائے گی کیسے وہ آپؐ کا ثور و حرا جانا

لمحوں میں دو عالم کو دیکھا، لمحوں میں پلٹ کر آ بھی گئے
تھا قدرتِ رب کا کرشمہ وہ 'بالائے ہفت سما' جانا

قرآن سے آ کے پوچھیں ذرا آقاؐ کے غلاموںؓ کا رتبہ
جو لوگ انھیں کہتے ہیں برا، آقاؐ نے جنھیں اچھا جانا

ایمان کا دعویٰ سچ ہے اگر، یوں انؐ کی بات کرو باور
صدیقؓ نے مانا آقاؐ کا جس طرح شبِ اِسرا جانا

اللہ سے مانگا آقاؐ نے خود ان کو خدمتِ دیں کے لیے
اے خیرہ نگاہو! تم نے ابھی فاروقؓ کا رتبہ کیا جانا

دو بار بنے دامادِ نبیؐ، کیا کم ہے یہ عزت عثمانؓ کی
خود اس کے ایماں میں ہے خلل، جس نے نہ انھیں سچا جانا

ہرگز یہ نہیں ہے مدحِ علیؓ، ہے اس میں سراسر شرکِ جلی
کسی غیر خدا کو جس نے بھی، مشکل میں عقدہ کشا جانا

دکھلا دے رئیسِ حزیں کو بھی یارب! درِ پاک خیر بشر
جبریلِ امیں کا جس در پر، ترے حکم سے تھا آنا، جانا

●

ردیف (ب)

صلی اللہ علیہ وسلم

مرتکز انؐ پہ کیوں نہ ہو میری نگاہِ انتخاب
جن کے ظہور سے ملا، عالمِ پیر کو شباب

آپؐ کے فیض سے ملی، ذہنِ بشر کو روشنی
ہوگئے دور یک بہ یک فکر و نگاہ کے حجاب

ان کی ہی پیروی میں ہے، دونوں جہان کی فلاح
ہٹ کر نبیؐ کی راہ سے کون ہوا ہے کامیاب

ظرف و نظر کی بات ہے، جتنا جو فیض یاب ہو
سیرتِ سید الرسلؐ، سب کے لیے ہے 'الکتاب'

کیسے تھے خوش نصیب، جو دیکھ سکے رُخِ حبیبؐ
سامنے جس کے ماند تھی، تابشِ ماہ و آفتاب

شہرِ رسولِ پاکؐ کے خار بھی گل سرشت ہیں
کیسے لُبھائے گا مجھے ہند کا مزرعِ گلاب

رٹتے ہیں نامِ مصطفیٰؐ، کرتے ہیں پیرویِ غیر
حشر میں ایسے بوالہوس دیں گے خدا کو کیا جواب

جن کی سمجھ سے دور ہے، فرقِ خدا و مصطفیٰؐ
لیں خبر اپنے دین کی، ورنہ ہے عاقبت خراب

دشمنِ دین ہی نہیں، دشمنِ عقل بھی ہے وہ
جس کے لبوں پہ نعت ہو، ہاتھ میں بربط و رباب

'قُرَّۃُ عینی فی الصلوٰۃ'[۵] قولِ رسولِ پاکؐ ہے
خاکِ سجود ہے رئیس، چہرۂ بندگی کی آب

•

ردیف (ت)

صلی اللہ علیہ وسلم

لکھی جو کلکِ محبت نے کائنات کی بات
بہ ہر قلم تھی مکرّم، انھیں کی ذات کی بات

کسی آفتابِ شمائل کا لب پہ ذکر آیا
کہ حرف حرف ہے نور و تجلّیات کی بات

مری نظر ہے، مدینہ ہے، ان کا روضہ ہے
نہ پوچھ عالمِ کیفِ تصوّرات کی بات

انھیں کا فیضِ نظر ہے کہ سطحِ گیتی پر
نہ بڑھ سکی کبھی کعبے سے، سومنات کی بات

وہ دے گئے ہیں مجھے مژدۂ حیاتِ دوام
مجھے سناؤ نہ دنیائے بے ثبات کی بات

ادب! ادب! مری فکرِ سخن طراز کہ ہے
سکوت، بزمِ وفا میں، ہزار بات کی بات

کھلے گا جب وہ نظر آئیں گے سرِ محشر
تخیّلات ہی تک تھی، تخیّلات کی بات

زہے نصیب کہ مجھ ایسے بدعمل کی زباں
اور انؐ کے مرتبہ، جامع الصفات کی بات

گناہگار ہوں، لیکن یقین رکھتا ہوں
کہ انؐ کے حسنِ شفاعت پہ ہے نجات کی بات

رفیقِ ہجرت سرورؐ، خلیفۂ اوّل
عیارِ صدق وصداقت ہے جس کی ذات کی بات

وہ نجمِ ثانیِ چرخِ خلافت کبریٰ[17]
ہے لوحِ دہر پہ تابندہ جس کی بات کی بات

وہ عقدِ پرتوِ رحمت کا گوہرِ ثالث[18]
بلند کر گیا، جاں دے کے جو حیات کی بات

وہ آفتابِ رسالت کا پرتوِ رابع[19]
کتابِ اُنس میں شرحِ تجلّیات کی بات

ہو علم و فضل کہ درویشی و جہاں گیری
ہے بات، بات میں اصحابِ خوش صفات کی بات

نثار انؐ کے لبِ لا الٰہ گو کے رئیس
زمانہ بھول گیا لات اور منات کی بات

●

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر خدا کا لب پر ہو، اور رسولِ انامؐ کی بات
دنیا کی سب باتوں میں صرف یہی ہے کام کی بات
روز و شب کا قصہ ہو، یا ہو صبح و شام کی بات
ذہن میں مستحضر رکھیے انؐ پہ درود و سلام کی بات
آقاؐ نے فرمایا ہے، موت کو اکثر یاد کرو[۲۱]
دانش سے بے بہرہ ہے، سوچے نہ جو انجام کی بات
ایک ایک بات کو پیغمبرؐ کر گئے واضح دنیا پر
حیف ہے پھر بھی لوگ کریں اوہام و احلام[۲۲] کی بات
عقل کے بھی دشمن ہیں وہ، ہوش کے بھی رہزن ہیں وہ
نعتِ نبیؐ میں بھی جو لوگ کرتے ہیں بادہ و جام کی بات
کیوں اس نعت کو، نعت کہوں، جس میں نہ ہو ایمان کی روح
لب پہ نبیؐ کا نام ہو اور عمل میں ہو اصنام کی بات
انؐ کی اطاعت سے ہٹ کر راہِ فوز و فلاح[۲۳] کہاں؟
انؐ کی غلامی سے بڑھ کر کیا عزّ و اکرام کی بات؟
جن کے دلوں میں نفرت ہے محبوبِؐ داور سے رئیس
بس لعنت کے قابل ہے، ان کا فر اقوام[۲۴] کی بات

ردیف (ح)

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ اہلِ فن، نہ کسی صاحبِ ہنر کی طرح
لحد[۲۵] میں جاؤں گا، آقاؐ کے وصف[۲۶] گر کی طرح

نبوت آپؐ کی قرآن سے مبرہن[۲۷] ہے
طلوعِ مہر[۲۸] سے رخشانیِ سحر کی طرح

چلے گا انؐ کی غلامی کا سکہ حشر میں بھی
مرے لیے یہی دولت ہے سیم و زر کی طرح

مثال ہی نہیں جب انؐ کے روئے روشن کی
بتاؤں کیسے میں خورشید یا قمر کی طرح

ہیں انؐ کے ذکر سے آباد منزلیں دل کی
انھیں کی یاد کو رکھتا ہوں ہم سفر کی طرح

درودِ پاک سے، پاکیزگی ملی لب کو
چمک اُٹھے مرے الفاظ سب، گہر کی طرح

صداقتِ شبِ معراج کو وہی سمجھا
نظر ملی جسے صدیقؓ دیدہ ور کی طرح

بہ وقتِ مرگ بھی قرآں ہی پر رہی مرکوز
نگاہ ہو تو بس عثمانِؓ خوش گہر کی طرح

ہیں خوش نصیب وہ آنکھیں، جو دیکھیں دنیا کو
علیؓ کے دیدۂ بیدار و حق نگر کی طرح

رئیس نعتِ نبیؐ لکھ کہ صفحۂ قرطاس
مہکنا چاہتا ہے غنچہ ہائے تر کی طرح

●

ردیف (ر)

ﷺ

میں ہوں انُ کا وصف نگار
مجھ سے لاکھوں جن پہ نثار
وہؐ ہیں خدا کے بندۂ خاص
انؐ کے، فرشتے یا ور و یار
انؐ کی رفعت و عظمت کا
اعداء کو بھی تھا اقرار
انؐ کے صدق و امانت کے
قائل مشرک اور کفّار
کافر ہے، جو کرتا ہے
انؐ کی رسالت کا انکار
دنیا اک ویرانہ تھی
وہ آئے، تو آئی بہار
عدل و صداقت ان کا پیام
امن ہو یا وقتِ پیکار
نورِ ہدایت انؐ کا وجود
سایہ بھی انؐ کا پُر انوار

انؐ کی ذاتِ مقدّس ہے
ایک ہدایت کا مینار
انؐ کے فقرے، دستۂ گل
باتیں انؐ کی ، گوہر بار
نہرِ بلاغت، اک اک لفظ
بحرِ فصاحت، ہر گفتار
انؐ کی رسالت کے اطراف
سارے ادوار و امصار
انؐ کی ثنا ہوگی، جب تک
قائم ہے چرخِ دوّار
رہے گا زندہ انؐ کا دین
باقی ہیں جب تک لیل ونہار
ایک ایک دور ہوا سب کا
اب ہیں سب انؐ کے ادوار
لکھ آقاؐ کی نعت رئیسؔ
زندہ رہیں گے یہ اشعار

○○○

صلی اللہ علیہ وسلم

آ ئے ملک[۲۹] کو رشک ہمارے شعار پر
مٹ جائیں ہم جو شرعِ نبیؐ کے وقار پر

طیبہ کی سمت بھیج رہا ہوں، سلامِ شوق
احسان کر رہا ہوں، نسیمِ بہار پر

جو انؐ کے دیکھنے کو ہے محشر کی منتظر
رحمت خدا کی اس نگہِ انتظار پر

لازم ہے پیکِ[۳۰] شوق وہاں سر کے بل چلے
نقشِ قدم ہیں آپؐ کے، جس رہگذار پر

کھلتے رہیں زبان پہ نعتِ نبیؐ کے پھول
یارب! رہے یہ باغ ہمیشہ بہار پر

قرآن میں کہا گیا: ”رنجیدہ دل نہ ہو“[۳۱]
کیا فضلِ رب تھا آپؐ کے اک یارِ غار پر[۳۲]

اک دلق پوش[۳۳] صاحبِ ایماں کے نام سے
طاری تھا لرزہ سطوتِ روم و تتار پر

تھا کربلا سے بڑھ کے وہ ہنگامہ درد ناک
جب خون گرا، صحیفۂ پروردگار[۳۴] پر

کہہ کر "امیر" جس سے سدا کی گئی دغا
خوں بار چشمِ فکر ہے، اس سادہ کار[۳۵] پر

کاش اس سے درسِ صدق وشہامت[۳۶] بھی لے کوئی
آنسو بہائے جاتے ہیں جس کارزار پر[۳۷]

نامِ نبیؐ لبوں پہ، عمل مشرکوں کے سے
رو چشمِ عقل! ملّتِ باطل شعار پر

کیوں، مومنوں کو دیکھ کے ہنستا ہے بت پرست!
کر غور کچھ، تغیّرِ لیل و نہار[۳۸] پر

محشر میں اتباعِ نبیؐ کام آئے گا
نادان! کر غرور نہ آل و تبار[۳۹] پر

حق پر نگاہ رکھتے ہیں، ہم اہلِ حق رئیس
دشمن کا ڈر، نہ تکیہ کسی غم گسار پر

ردیف (غ)

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں انؐ کے نام سے روشن عقیدتوں کے چراغ
جلا گئے جو جہاں میں ہدایتوں کے چراغ

روایتوں میں تھا کھویا ہوا شعورِ بشر
جلائے آپؐ نے آ کر حقیقتوں کے چراغ

بجھایا ان کو محبت کی سرد پھونکوں سے
جو اہلِ شر نے جلائے تھے نفرتوں کے چراغ

رسولِ پاکؐ کا ہے ایک معجزہ یہ بھی
بجھائے اہلِ عرب کی عداوتوں کے چراغ

نہیں ہے نور کہیں اب، سوائے قرآں کے
کہ جل کے بجھ گئے ساری شریعتوں کے چراغ

وہی تو ان کے رفیقوں کا راستا ہے جہاں
قدم قدم پہ ہیں روشن صداقتوں کے چراغ

ضیاے عدل[٤١] و فروغِ حیا کے پہلو میں[٤٢]
کیے گئے ہیں فروزاں، شجاعتوں کے چراغ[٤٣]

نبیؐ کے چاہنے والوں نے حق کی راہوں میں
جلائے خون سے اپنے شہادتوں کے چراغ

حُنین و بدر[٤٤] ہوں یا معرکہ ہو خندق کا
تھے سب میں نورفشاں حق کی نصرتوں کے چراغ

دلوں میں جن کے ہیں ایماں کی مشعلیں روشن
ملیں گے حشر میں ان کو شفاعتوں کے چراغ

خدا کا خوف ہے ان کو، نہ کچھ رسولؐ کی شرم
جو راہِ دیں میں جلاتے ہیں بدعتوں کے چراغ

تمام اہلِ نظر میرے ساتھ ساتھ چلیں
کہ میرے ساتھ ہیں حق کی امانتوں کے چراغ

نبیؐ کی نعت کا حق مجھ سے کیا ادا ہو رئیس
جلائے جن کے لیے رب نے رفعتوں کے چراغ

●

ردیف (ل)

ﷺ

تذکرۂ کمال ہو، یا ہو تصوّرِ جمال
دونوں جہان میں نہیں اپنے حبیبؐ کی مثال
آپؐ کا ذکر لب پہ ہے، آپ کا دل میں ہے خیال
اب مجھے اس کی فکر کیا، کٹتے ہیں کیسے ماہ و سال
آپؐ کی مدح کر سکے، آپؐ کا وصف لکھ سکے
یارا ہے کس زبان میں، کس کے قلم کی ہے مجال
آپؐ سے درس لے لیا، وحدتِ رب کا، جس نے بھی
غیرِ خدا کے سامنے کرتا نہیں وہ عرضِ حال
الفتِ شاہ انبیاؐ کرتی ہے رفعتیں عطا
شانِ بلال دیکھیے، اب ہیں وہ حضرتِ بلالؓ
دنیا کے سارے فلسفی مل کر نہ کر سکے جو حل
حل کیا اک اشارے میں آپؐ نے ایسا ہر سوال
حق ہے وہی جو آپؐ نے اپنی زباں سے کہہ دیا
اس کے سوا فضول ہے سارے جہاں کی قیل و قال
حسنِ حیات کے لیے، حسنِ نجات کے لیے
اُسوۂ کاملہ ہیں بس آپؐ کی سیرت و خصال
میرے تصوّرات میں انؐ کی ہی روشنی رئیس
یادوں سے انؐ کی عطر بیز ہے مری محفلِ خیال

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کس لیے ہوں مرے جان و دل فدائے رسولؐ
کہ میری زیست کا ساماں ہے بس ولائے رسولؐ

مری زباں پہ چمن کھل رہے ہیں مدحت کے
چنیں گے اہلِ عقیدت، گُل ثنائے رسولؐ

کبھی خیال میں غارِ حرا کی باتیں ہیں
میں سن رہا ہوں کبھی خطبۂ صفائے رسولؐ

ہوائیں کلمۂ توحید گنگناتی ہیں
فضا میں گونج رہی ہے ابھی صدائے رسولؐ

کتاب و نور خدا کی طرف سے آئے ہیں
تبھی تو پھیلی آفاق میں ضیائے رسولؐ

ہماری جان، ہمارا تو آپؐ ایماں ہیں
ادب سے کرتے ہیں اغیار بھی ثنائے رسولؐ

وہی تو خاکِ شفا ہے، وہی تو ہے اکسیر
جو خاک پاک ہوئی، آکے زیرِ پائے رسولؐ

کریں گی ناز مقدر پہ میری آنکھیں بھی
نصیب خواب ہی میں ہو اگر لقائے رسولؐ

اب انؐ کے بعد نہ آئے گا کوئی اور نبی
خدا کا آخری پیغام لے کے آئے رسولؐ

بلا دلیل کے، تصدیقِ قولِ پیغمبرؐ
زہے فراستِ صدّیقِؓ باصفائے رسولؐ

عمرؓ کی شان نہ عالم میں کس لیے ہو بلند
گئی تھی انؐ کے لیے عرش پر دعائے رسولؐ

فرشتے کس لیے عثمانؓ سے نہ کرتے حیا
ملی تھی حضرتِ عثمانؓ کو حیائے رسولؐ

علیؓ سے کیوں نہ ہو الفت ہمیں کہ مدّتِ عمر
علیؓ کے سر پہ رہا، دامنِ حمائے[۴۶] رسولؐ

رئیس کیوں مرے اشعار عطربیز نہ ہو
کہ لفظ لفظ میں ہے نکہتِ ولائے رسولؐ

●

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کی بخشی ہوئی ہیں سبھی صفاتِ رسولؐ
خدا کی ذات کا حصہ نہیں ہے ذاتِ رسولؐ

نوازنا تھا انھیں منصبِ نبوت سے
تھیں پیش دیدِ نبوّت، مبشّراتِ رسولؐ

تمام معجزوں کا معجزہ ہے اک، ''قرآن''
عیاں ہیں جس سے صفات اور بیّناتِ رسولؐ

اگر ہو ذوقِ قرائت، پڑھو انھیںؐ کی کتاب
معاملت ہو، تو دیکھو تعاملاتِ رسولؐ

خدا نے سب سے زیادہ دیا تھا علم انھیںؐ
فرازِ چرخ تلک تھے مشاہداتِ رسولؐ

کسی بھی مرحلۂ زیست پر نہ ہو گم راہ
ہو جس کے سامنے، آئینۂ حیاتِ رسولؐ

عیارِ دیدہ وری ہے مورّخوں کے لیے
بیانِ سیرتِ اصحابؓ و واقعاتِ رسولؐ

عیاں ہے آج تلک اس سے دانشِ صدّیقؓ
دیا انھوںؓ نے جو خطبہ دمِ وفاتِ رسولؐ

عمرؓ کو آپؐ نے مانگا خدا سے دیں کے لیے
یہ مانگنا بھی تھا از قسمِ معجزاتِ رسولؐ

اسی لیے تو وہ نورینؓ سے نوازے گئے
غنیؓ تھے ایک امینِ تجلّیاتِ رسولؐ

فصیحِ وقت تھے، اقضاے عصر تھے حیدرؓ
کہ ان کے ذہن میں محفوظ تھے نکاتِ رسولؐ

وہ اور کیا ہے، اگر دشمنِ رسولؐ نہیں
ہوا جو دشمنِ ازدواجِ طاہراتِ رسولؐ

جنوں زدہ ہیں، جو بس اک کی، مدح کرتے ہیں
مری نظر میں مطہّر ہیں سب بناتِ رسولؐ

قدم ہٹے نہ کبھی حق کے راستے سے رئیس
رہیں نظر میں ہمیشہ مجاہداتِ رسولؐ

●

صلی اللہ علیہ وسلم

سمائے لفظوں میں کیا مدحتِ جمالِ رسولؐ
کہ حرف[۴۸] حرف نہیں ہے کہیں مثالِ رسولؐ

پڑھا نہ جن و بشر ہی نے صرف کلمۂ حق
زبانِ سنگ ہوئی، قائلِ مقالِ رسولؐ

مثال آپؐ کی نایاب ہے دو عالم میں
مثال اپنی ہے خود ذاتِ بے مثالِ رسولؐ

غلط نہیں جو ستاروں سے دوں انھیں تشبیہ
ہوئے تھے خاک کے ذرّے جو پائمالِ رسولؐ

اُنھیں کے ساتھ ہوئی دفن شانِ قیصر و جم[۴۹]
دلوں میں آج بھی ہے، عزّتِ بلالِؓ رسولؐ

سمجھ کے پڑھیے ذرا والضّحیٰ[۵۰] الم نشرح
خدا کی کیا کیا عنایت ہوئی بہ حالِ رسولؐ

تو کیا جواز ہے پھر، خانداں پرستی کا؟
ہر ایک صاحبِ تقویٰ ہے جب کہ آلِ[۵۱] رسولؐ

عمل، حضورؐ کی تعلیم پر نہیں ہے اگر
نہ دے گا فائدہ ہرگز، فقط خیالِ رسولؐ

رضائے حق کے لیے عمر بھر رہے کوشاں
یہی متاعِ نبیؐ تھی، یہی تھا مالِ رسولؐ

رہوں جہان میں جب تک میں اے خدائے جہاں
مری زباں پہ رہے، ذکرِ ماہ و سالِ رسولؐ

بہشت میں ملے جو بھی، جسے مقام ملے
رئیس کے لیے بس ہے صفِ نعالِ رسولؐ

●

صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھے درود لکھے جس جگہ بھی نامِ رسولؐ
زبانِ خامہ[52] پہ لازم ہے احترامِ رسولؐ

نہ دے گا فائدہ کچھ صرف وردِ نامِ رسولؐ
عمل میں اپنے اگر ہم نہیں غلامِ رسولؐ

ہیں عقل و فہم و تصوّر کی سرحدوں سے پرے
جو منزلیں شبِ اسرا[53] تھیں زیرِ گامِ رسولؐ

اذانیں ہوتی ہیں دنیا کے گوشے گوشے میں
نشاطِ گوش ہے آفاق میں کلامِ رسولؐ

مقامِ حق کو سمجھنے کا ادّعا ہے جنھیں[54]
سمجھ سکے نہیں وہ آج تک مقامِ رسولؐ

بشر کے سارے مسائل کا حل یہی ہے فقط
کہ آدمی رہے پابستۂ پیامِ رسولؐ

فساد و شر سے مبرا[55] نہیں کوئی قانون
جہاں کے امن کا ضامن ہے بس نظامِ رسولؐ

کریں گے رشک دمِ نزع مجھ پہ لوگ رئیس
کہ لب پہ ذکرِ خدا ہوگا اور نامِ رسولؐ

●

ردیف (م)

ﷺ

سارے جہاں کے سرور و آقا صلی اللہ علیہ وسلم
بندۂ خاصِ خدائے تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایسی صورت، ایسا سراپا صلی اللہ علیہ وسلم
ایسا کوئی سنا، نہ دیکھا صلی اللہ علیہ وسلم

ابراہیم نبیؑ نے جن کو اپنے رب سے دعا میں مانگا
لائے بشارت جن کی عیسیٰؑ صلی اللہ علیہ وسلم

لہرایا توحید کا پرچم اللہ کے ہر ایک نبیؑ نے
آپؐ نے سب سے اونچا اُٹھایا صلی اللہ علیہ وسلم

شرک مٹایا، کفر مٹایا، ظلم مٹایا، جہل مٹایا
بدل دیا دنیا کا نقشہ صلی اللہ علیہ وسلم

آئے یوں تو ہزاروں رہبر، لیکن اب تا روزِ محشر
چلے گا بس سرکارؐ کا سکّہ صلی اللہ علیہ وسلم

صدیاں بیتیں لیکن اب تک انؐ کے پسینے کی خوشبو سے
مہک رہی ہے وادی بطحا صلی اللہ علیہ وسلم

جو توحید میں پکاّ ہوگا، جو قرآں پہ عمل کرے گا
مانیں گے وہؐ اسی کو اپنا صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں بھی انؐ کا ذکر ہوا ہے جہاں بھی انؐ کا نام سنا ہے
مرے لبوں پر فوراً آیا صلی اللہ علیہ وسلم

بدلیں گے دنیا کے طریقے، بدلے گا سو بار زمانہ
مگر نہ بدلے انؐ کا شیدا صلی اللہ علیہ وسلم

انؐ سے ہے گر اُلفت کا دعویٰ ڈھونڈتے ہو کیوں عیشِ دنیا
سادگی ہے آقا اسوہ صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ دیکھ کے جاؤں مدینے اور وہاں جا کر دم نکلے
سامنے ہو جب ان کا روضہ صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ رئیسِ زار نہ ہٹنا جیتے جی انؐ کے رستے سے
رہنا ہمیشہ تابع آقا صلی اللہ علیہ وسلم

●

ردیف (ن)

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے حرف و صوت کی آبرو، ہے انھیںؐ کے وصف جمال میں
ہے اسی چراغ سے روشنی مری بزمِ فکر و خیال میں

کوئی ایسا کلمۂ جاں فزا کہ ہے جیسا کلمۂ مصطفیٰؐ
نہ صحیفۂ شب و روز میں، نہ کتیبۂ مہ و سال میں

بس انھیںؐ کا پاک نظام ہے، جو پیامِ رحمتِ عام ہے
کہ وہؐ رحم و عدل سکھا گئے ہمیں عینِ جنگ و قتال میں

ہیں حدیثِ بدر و حنین میں جو صداقتیں، جو شہامتیں
کہاں ایسی پاک روایتیں، کہیں ذکرِ رستم و زال میں

رہے روبہ روے دل و نگہ اگر انؐ کے اسوہ کا آئنہ
تو یہ اُمّتِ الم آشنا، نہ پھنسے کسی بھی وبال میں

ہے نتیجہ ترکِ قرآن کا جو ہجومِ آفت و ابتلا
وہ نہ لشکروں کی شکست میں، نہ حکومتوں کے زوال میں

وہ ہمیں ہیں؟ جن کی نمود پر، سرِ حشر آقاؐ اٹھائیں سر
سمجھ اس کو اے مرے ہم نظر! جو ہے کرب میرے سوال میں

یہ رئیسِ عاجز و بے نوا کہ ہے انؐ کی مدح میں لب کشا
رہے کاش حشر میں اے خدا! یہ انھیںؐ کی صفِ نعال میں

●

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں عجیب جلوہ طرازیاں مرے ذہنِ منظرہ ساز میں
میں جہاں میں، چاہے جہاں رہوں، ہے نگاہ بزمِ حجاز میں

مری چشمِ شوق سے پوچھیے، نہیں کیوں سوائے حجاز کے
کوئی دل کشی، کوئی دل بری، دو جہاں کے پست و فراز میں

وہؐ خدا کے سچے رسولؐ ہیں، وہؐ خدا کے بندۂ خاص ہیں
ہے گواہی انؐ کی اذان میں، ہے درود انؐ پہ نماز میں

کوئی حرف گیر نہ ہوسکا، کبھی انؐ کی سیرتِ پاک پر
کہ نہ تھا کتابِ حیات کا کوئی باب صیغۂ راز میں

کوئی صاحبِ زر و مال ہے، کوئی مفتخر بہ کمال ہے
مجھے نعت گوئی عطا ہوئی، کروں کیوں نہ بخت پہ ناز میں

کہیں بھی جہاں میں وطن رہے، مری زندگی کہیں بھی کٹے
مری التجا ہے یہ اے خدا! مجھے موت آئے حجاز میں

یہ رئیس محفلِ نعت ہے، یہ رسولِ پاکؐ کی بات ہے
رہے لفظ، لفظ میں راستی، نہ الجھنا اصل و مجاز میں

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جنھیں انؐ کے رخ سے مثال دوں، کہیں ایسے شمس وقمر نہیں
جنھیں لمحہ لمحہ اُجال دوں، وہ جہاں کی شام وسحر نہیں

رہے مشکلوں میں نبیؐ، مگر، جو مقام پایا بلند تر
وہاں کیا پہنچتا کوئی بشر، کہ ملائکہ کا گزر نہیں

جو یہ کہتا ہے وہ نہیں بشر، اسے شک ہے نصِ قرآن پر
وہؐ بشر ہیں، اس میں نہیں ہے شک، مگر انؐ سا کوئی بشر نہیں

جسے حق سے الفت و ربط ہے، وہ مطیعِ شافعِ حشر ہے
وہؐ خدا کے خاص حبیب ہیں، جو اِدھر نہیں، وہ اُدھر نہیں

ہے جب انؐ کی یاد رفیقِ جاں، تو ہے سہل ہر رہِ امتحاں
کوئی غم نہیں، مرے پاس اگر، کوئی اور زادِ سفر نہیں

مرے ناقدو، مرے حاسدو! یہاں ہوش وحواس بجا رکھو
کہ یہ قصرِ نعتِ رسولؐ ہے، یہ خیال وخواب کا گھر نہیں

رئیس انؐ کی مدح کا سلسلہ، مجھے کس مقام پہ لے گیا
مرے دشمنوں کو پتا ہو گیا، مرے دوستوں کو خبر نہیں

●

صلی اللہ علیہ وسلم

سننے کو تو سنی ہیں ہم نے بھی سب کی باتیں
پر اپنے دل کو بھائیں ماہِ عربؐ کی باتیں

واقف نہ تھا جہاں میں کوئی بھی ان سے پہلے
جو آپؐ نے بتائیں علم و ادب کی باتیں

انعامِ حق بھی لائے، پیغامِ حق بھی لائے
پہنچائیں شاہِ دیںؐ نے بندوں کو رب کی باتیں

قرآں نہیں سمجھتے جو کافر اور مشرک
تاریخ ہی سے پوچھیں کچھ بولہب[۵۸] کی باتیں

امید بھی نہ رکھے اپنی نجات کی وہ
جو مانتا نہیں ہے میرِ عربؐ کی باتیں

ہے آبرو کا تمغا بس آپؐ کی غلامی
بے سود اور ساری نام و نسب کی باتیں

دنیا کے فلسفوں سے، سب حکمتوں سے اعلیٰ
سادہ سی اک رسولِ امّی لقبؐ کی باتیں

بے معنی ہیں، نہ ہو گر، آقاؐ کا ذکر شامل
شام و سحر کے قصے اور روز و شب کی باتیں

معبود و عبد کا جو کرتے ہیں ذکر یکساں
ہیں ان کی ساری باتیں، سوءِ ادب کی باتیں

سردارِؐ انبیاؑ کا ہے ذکر میرے لب پر
اور دل کی زندگی ہیں، انؐ کی طلب کی باتیں

بہتا ہے جس نگر میں اک رحمتوں کا دریا
جا کہنا اے صبا تو، مجھ تشنہ لب کی باتیں

جن سے رئیس آقا ناخوش رہے ہمیشہ
میں کیوں کروں وہ عیش و ساز و طرب[۵۹] کی باتیں

●

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ مرنے کی باتیں، نہ جینے کی باتیں
سکوں بخشِ جاں ہیں مدینے کی باتیں

خدا کی محبت، نبیؐ کی اطاعت
یہی ہیں مسلماں کے جینے کی باتیں

مرا مال و دولت ہے انؐ کی غلامی
نہ کر مجھ سے ہمدم، خزینے کی باتیں

ادب ناخدا ہے، عقیدت ہے لنگر
یہ ہیں میرے دل کے سفینے کی باتیں

گل و بوستاں بلبلوں کو مبارک
مجھے بس ہیں، انؐ کے پسینے کی باتیں

جو ہیں فیض یابِ ادب گاہِ طیبہ
وہی کرتے ہیں بس قرینے کی باتیں

کیے جا رئیس انؐ کی باتیں کیے جا
انھیںؐ کی تو باتیں ہیں جینے کی باتیں

●

صلی اللہ علیہ وسلم

فرش سے لے کے ہے تا بامِ ثریّا روشن
ہر جگہ آپؐ کے ہیں نقشِ کفِ پا روشن
دل و جاں، لفظ و بیاں، دانش و افکار و خیال
مدحِ آقاؐ کی تجلّی سے ہے کیا کیا روشن
دیکھنے والوں نے دیکھا ہے، گواہی دی ہے
چاند سے بڑھ کے تھا سرکارؐ کا چہرہ روشن
کون کہتا ہے، نہ تھا آپؐ کے قد کا سایہ
تھا قدِ پاک کی مانند ہی سایہ روشن
جس کے پرتو سے ہدایت کے دیے روشن ہیں
سارے انسانوں میں کردار تھا انؐ کا روشن
چشمِ افلاک نے دیکھا ہی نہیں انؐ کے سوا
زندگی جس کی ہو اس طرح سراپا روشن
روشنی حرف و قلم تک ہی نہیں صرف رئیس
نعت کے نور سے ہیں مطلب و معنیٰ روشن

●

صلی اللہ علیہ وسلم

بلند تر ہے زمانے سے انؐ کی بات میاں
کہ آبروے زمانہ ہے انؐ کی ذات میاں
مثال آپؐ کی دنیا میں مل نہیں سکتی
خدا نے بخشی ہیں وہ آپؐ کو صفات میاں
وہ آفتابِ ہدایت ہے آپؐ کی ہستی
کہ جس کے فیض سے روشن ہیں شش جہات میاں
بتایا آپؐ نے جو کچھ وہی حقیقت ہے
فریب اس کے سوا، سب تخیّلات میاں
نبیؐ کی الفت و طاعت سے جو رہے محروم
اس آدمی کی ہے دنیا میں کیا حیات میاں
جو انؐ کا ہوگیا، اس سے خدا بھی ہے راضی
کرو نہ، اوروں کی جانب، کچھ التفات میاں
ہر ایک مسئلۂ زیست کا ملے گا جواب
پڑھو تو غور سے سیرت کے واقعات میاں
زمانے والوں کے سب فلسفے غلط ہیں رئیس
فقط انھیںؐ کی اطاعت میں ہے نجات میاں

●

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ ان سے اپنی نسبت پر ہمیں ہم ناز کرتے ہیں
یہ وہ نسبت ہے جس پر دونوں عالم ناز کرتے ہیں
حضوری آستانِ پاک کی، جن کو میسّر ہے
وہ اپنی خوبی قسمت پہ ہردم ناز کرتے ہیں
غلامی سیدالکونین کے در کی، تعالیٰ اللہ!
کہ جس کو پا کے سلطانانِ عالم ناز کرتے ہیں
کوئی عزت پہ نازاں ہے، کوئی دولت پہ نازاں ہے
نبیؐ کی الفت و طاعت پہ بس ہم ناز کرتے ہیں
صداقت، عدل و بذل و جُرأت و پُردلی، آقا کے یاروں میں
سب اوصافِ حمیدہ مل کے باہم ناز کرتے ہیں
غلامِ سیدالعالم کی ٹھوکر پر ہے، جس شے پر
سکندر اور دارا، اور کی وجم ناز کرتے ہیں
نہ پیغمبرؐ سے الفت ہے، نہ حیدرؓ سے انھیں نسبت
تو پھر کس بات پر یہ اہلِ ماتم ناز کرتے ہیں
رئیس اہلِ ہوس کیا پی کے خوش ہوتے ہیں، وہ جانیں
نبیؐ کی یاد میں ہم پی کے زم زم ناز کرتے ہیں

●

ردیف (و)

صلی اللہ علیہ وسلم

اک نئی روشنی ملی آپؐ سے شش جہات کو
صدیوں سے انتظار تھا آپؐ کا، کائنات کو

عبد و رسولِ حق ہیں آپؐ، اس پر یقین فرض ہے
گن نہیں سکتے ورنہ ہم، آپؐ کی سب صفات کو

انؐ کو رسولِ آخری ماننا بھی ہے لازمی
صرف خدا کو جاننا، کافی نہیں نجات کو

انؐ کے وجودِ پاک کی کوئی مثال ہی نہیں
غور سے دیکھ لو تمام عالمِ ممکنات کو

دل کے ہر ایک گوشے میں روشنی آئے گی نظر
دیکھو مری نگاہ سے انؐ کی تجلیات کو

کر کے بلند نامِ حق، انؐ کے غلام صف بہ صف
رونقِ تازہ دے گئے معرکۂ[۶۳] حیات کو

انؐ کو نبیؐ نہ ماننا ایسا ہے، جس طرح رئیس
دن کو نہ دن کہے کوئی، رات کہے نہ رات کو

●

صلی اللہ علیہ وسلم

حاصل کوئی خوشی نہ ہو یا کوئی غم نہ ہو
دل سے ولائے سیّدِ ابرارؐ کم نہ ہو
وہ سب صحیفے اور کتابیں ہیں ناتمام
جن میں رسولِ پاکؐ کی مدحت رقم نہ ہو
سلطانِؐ انبیاؑ کا جو مدحت نگار ہے
کیوں نازشِ زبان و بیاں، وہ قلم نہ ہو
میرِ عربؐ کے چاہنے والو! رہے خیال
حاوی تمہارے ذہن پہ فکرِ عجم نہ ہو
دونوں جہاں کا سب سے بڑا بدنصیب ہے
جو تابعِ شریعتِ شاہِ اممؐ نہ ہو
مفہوم یہ بھی ''انتم الاعلون'' کا ہے ایک
مومن نہیں، جہان میں جو محترم نہ ہو
قدموں میں جس نے آپؐ کے خود کو مٹا دیا
خلدِ بریں میں کیسے پھر اس کا قدم نہ ہو
یارب چلا طریقۂ اصحابؓ پر ہمیں
غیرِ خدا کے سامنے سر اپنا خم نہ ہو
جی ایسے، جیسے جیتے تھے سرکارؐ کے غلام
ہاں! اے رئیس، مجمعِ دنیا میں ضم نہ ہو

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جس دل میں احترامِ خدا و نبیؐ نہ ہو
یارب! اسے نصیب کوئی بھی خوشی نہ ہو

حیوان ہی رہے گا وہ انساں کی شکل میں
سرکارؐ کی قبول جسے رہبری نہ ہو

طاعت نہ ہو، تو الفتِ آقاؐ ہے بس یونہی
جس طرح شمع جلتی رہے، روشنی نہ ہو

اللہ اور رسولؐ کو ہے بس وہی عزیز
غیرِ خدا کے در پہ جو گردن جھکی نہ ہو

ہٹ کر پڑیں قدم مرے، آقاؐ کی راہ سے
ایسا نہ ہو، خدائے دو عالم! کبھی نہ ہو!

یارب نہ دیکھوں کعبہ وطیبہ میں جب تلک
کوئی نفس مرا، نفسِ آخری نہ ہو

محبوبِؐ کبریا کا ثناگو ہوں میں رئیس
مقبول کیوں جہاں میں مری شاعری نہ ہو

●

صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے حمد اللہ کی، پھر لب پہ انؐ کا نام ہو
کاش اس عالم میں صبحِ زندگی کی شام ہو!
کتنے دل کش پھول ہیں گلدستۂ الفاظ میں
سب مہک اٹھیں، جو شامل آپؐ کا بھی نام ہو
انؐ کی تعلیمات کو جو اپنا رہبر مان لے
دور اس کے دل سے ہر فکرو خیالِ خام ہو
ہوں رفیقِ راہ جس کے، انؐ کے قدموں کے نشاں
اس کو کیا، پھر کچھ بھی، رنگِ گردشِ ایام ہو
جو چلے انؐ کے طریقے پر، خلوصِ دل کے ساتھ
کیوں نہ پھر کونین میں وہ شخص خوش انجام ہو
یہ جہاں گہوارۂ امن و اماں بن جائے پھر
آج بھی دنیا میں گر انؐ کی اطاعت عام ہو
اے مسلماں، اپنے فکر و فعل پر پھر غور کر
ان کا پیرو، اور جہاں میں اس طرح ناکام ہو!
زیست کا آئین کامل دے دیا جب آپؐ نے
حیف ہے پھر بھی گر انساں قیدیِ اوہام ہو
ناز کے قابل ہے یہ اعزاز بے شک اے رئیس
حشر کے دن انؐ کے مدّاحوں میں میرا نام ہو

●

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کا سفر ہو اور لبوں پر نعتِ سرورؐ ہو
کبھی تو راہ پر اے کاش اپنا بھی مقدر ہو
کوئی تم سا زمانے کی نگاہوں نے نہیں دیکھا
خدا کے بعد، اے ختم الرسل تم سب سے برتر ہو
غلاموں نے تمہارے روند ڈالا جس کو قدموں سے
تمہارے نقشِ پا کے تاجِ کسریٰ کیوں برابر ہو
جو ہوتا سجدہ غیر اللہ کو جائز، شریعت میں
دعا میری بھی ہوتی، 'آپ کا در ہو، مرا سر[۶۵] ہو'
یہ ایماں کا تقاضا ہے، یہی غیرت کا منشا ہے
زباں پر حرفِ حق ہو، گو گلے پر نوکِ خنجر ہو
نہ چھوڑیں اسوۂ آقاؐ اگر ہم اُمّتی انؐ کے
ہمارا حال کیوں دنیا میں سب قوموں سے بدتر ہو
رئیس اک آرزو ہے خلد میں، ایسی جگہ پاؤں
ہمیشہ سامنے آنکھوں کے ان کا روئے انور ہو

●

صلی اللہ علیہ وسلم

روا نہیں کہ جہاں بان[٦٦]، جہاں پناہ کہو
رسولِ حقؐ کو، فرستادۂ[٦٧] الٰہ کہو

یہ عزّ و جاہِ زمانہ ہے سب فریبِ نگاہ
بس انؐ کے در کی غلامی کو عزّ و جاہ کہو

بہشتِ اہلِ تمنا رہِ دیارِ حبیبؐ
درِ حبیبؐ کو دل کی قرارگاہ کہو

ہے انؐ کے نورِ ہدایت سے اک جہاں روشن
اگر کہو تو انھیںؐ مرکزِ نگاہ کہو

جو ذرّے انؐ کی توجہ سے سرفراز ہوئے
غلط نہیں، جو انھیں، رشکِ مہر و ماہ کہو

مری نگاہ سے دیکھو جمالِ روئے حبیبؐ
مری نگاہ کو، کونین در نگاہ کہو

بہ فیضِ پیرویِ شاہِ دیں، بجا ہے رئیس
کہ میرے نقشِ قدم کو چراغِ راہ کہو

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ تخت وتاج کی خواہش، نہ دولت پر نظر رکھو
نظر کے سامنے بس اسوۂ خیر البشرؐ رکھو

یہی معراج ہے انسانیت کی، راہِ ہستی میں
رسولِ پاکؐ کے نقشِ قدم، پیشِ نظر رکھو

سرِ محشر یہی بس سرفرازی کی ضمانت ہے
غلامی سے شہِ بطحاؐ کی خود کو مفتخر رکھو

کسی بھی خطۂ ارضی پہ حاصل ہو تمہیں مسکن
تعلق اپنا، انؐ سے، استوار و معتبر رکھو

زمانہ تم کو راہِ راست سے بھٹکا نہیں سکتا
عمل، احکام قرآنی پہ تم اپنا اگر رکھو

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ دوست تھے چاروں
سلیقہ دوستوں کا، دوستو! پیشِ نظر رکھو

ملی تہذیب دنیا کو، ہمارے ہی بزرگوں سے
عزیزو! اس حقیقت سے بھی خود کو باخبر رکھو

رئیس اللہ نے تم دیا ہے دل بھی، دانش بھی
قدم جس راہ پر بھی اپنا رکھو، سوچ کر رکھو

●

ردیف (ہ)

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں کے فلسفے پادر[68] ہوا، لرزندہ لرزندہ
نبوّت آپؐ کی محشر تلک پایندہ پایندہ

زمینِ کعبہ وطیبہ سے لے کر چرخِ[69] ہفتم تک
مرے آقاؐ کے ہیں نقشِ قدم تابندہ تابندہ

بس انؐ کا نام لینا کہ شمعیں جل اٹھیں دل میں
ہوا ہر گوشۂ فکر و نظر رخشندہ رخشندہ

انھیں کا راستا، بس راستا ہے ہر سعادت کا
غلامی انؐ کی سلطانی سے بھی ارزندہ ارزندہ[70]

ابھی اے منکرو! آجاؤ نیچے انؐ کے پرچم کے
نہ دے گا کچھ، ندامت کے سوا، آیندہ آیندہ

ہوئی ہیں عمر بھر کوتاہیاں، ان کی اطاعت میں
مدینے جاؤں گا میں کس قدر شرمندہ شرمندہ

بتاؤں کس طرح، کیا حال ہوگا قلبِ مضطر کا
بڑھیں گے سوئے طیبہ جب قدم لرزندہ لرزندہ

زیارت حشر میں ہوگی رئیس ان کی مگر پھر بھی
نگاہیں رہتی ہیں میری سدا، جویندہ جویندہ [اے]

●

ردیف (ھ)

صلی اللہ علیہ وسلم

مال و دولت، نہ کوئی ملک و حکومت سب کچھ
ہے مرے واسطے، آقاؐ کی محبت سب کچھ

عیش و عشرت میں ہیں کفار، تو کیا غم ہے، کہ ہے
مومنوں کے لیے ایمان کی دولت سب کچھ

ہر نمونہ ہے غلط، آپؐ کی سیرت کے سوا
پیروی کے لیے ہے آپؐ کی سیرت سب کچھ

انؐ کی عظمت میں جسے آج تردد ہے کوئی
آنکھ سے دیکھے گا وہ روزِ قیامت سب کچھ

گھر میں جو کچھ تھا، کیا آپؐ کے قدموں پہ نثار
بہرِ صدیقؓ تھی بس آپؐ کی قربت سب کچھ

کیا فراست تھی، دیا مشورہ فاروقؓ نے جو
حکم لائی وہی قرآن کی آیت سب کچھ

آپؐ کے خلق کا پرتو تھیں، صفاتِ عثمانؓ
رأفت و حلم و حیا، جود و سخاوت سب کچھ

میری نظروں میں بہت کچھ ہیں کمالاتِ علیؓ
کور چشموں کے لیے، صرف قرابت، سب کچھ

پاسِ آدابِ شریعت بھی ضروری ہے رئیس
نعت گوئی میں نہیں زورِ طبیعت سب کچھ

ردیف (ی)

صلی اللہ علیہ وسلم

اہلِ حق منزلوں پر پہنچ بھی گئے، آپؐ کے نقشِ پا دیکھتے دیکھتے
اہلِ باطل بھٹکتے رہے عمر بھر، راہ میں جانے کیا دیکھتے دیکھتے

دھول قدموں کی انؐ کے جسے مل گئی، اس کونین میں سربلندی ملی
مل گئے خاک میں کتنے ہی ذی حشم[2] عکسِ بالِ[3] ہما دیکھتے دیکھتے

کتنے بدبخت تھے، کیسے بے عقل تھے، جو نہیں لائے ایمان سرکارؐ پر
ہو گئے دفن تاریکیوں میں وہ، نورِ حق کی ضیا دیکھتے دیکھتے

انؐ کی الفت کا پتوار تھامے ہوئے، بے خطر پار اُترا سفینہ مرا
سب مخالف مرے، غرقِ دریا ہوئے، رنگ وسمتِ ہوا دیکھتے دیکھتے

ارضِ[4] گفتار میں، کشتِ[5] اشعار میں، نعت کے چند پودے لگاتا ہوں میں
اے خدا! جس سے سرسبز ہو اک چمن، چل پڑے وہ ہوا دیکھتے دیکھتے

حسرتِ دید کعبہ وطیبہ لیے، کیا یوں ہی میں جہاں سے چلا جاؤں گا
کیا یونہی ختم ہو جائے گی زندگی، اے خدا! آسرا دیکھتے دیکھتے

اے خدا! کاش تیرے کرم سے کبھی، خواب ہی میں زیارت ہو سرکار کی
اور میں سو جاؤں پھر حشر تک کے لیے، ان کو جلوہ نما دیکھتے دیکھتے

اس کی باتوں میں جو صدق وایقان ہے، سب انھیں کی محبت کا فیضان ہے
بس رئیس اب پہنچ جائے گا خلد میں، انؐ کے آثارِ[6] پا دیکھتے دیکھتے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

سر پہ تاجِ شفاعت رکھے حشر میں، جب بھی وہ فخرِ کونین مل جائیں گے
دیکھتے ہی امیدوں کے کتنے کنول، اہلِ ایماں کے سینوں میں کھل جائیں گے
مومنو! انؐ کے نقشِ قدم پر چلو، تم ذرا انؐ کی سیرت کو اپنا تو لو
پوری دنیا کا نقشہ بدل جائے گا، کفر کے سارے ایوان ہل جائیں گے
پھیر کر چاروں جانب سے اپنی نظر، انؐ کی طاعت پہ ہم متحد ہوں اگر
ان ہنود و یہود و نصاریٰ کے سب، خاک میں دل کے ارمان مل جائیں گے
کاش آجائے وہ روز بھی جیتے جی، دیکھ لیں ہم بھی آرام گاہِ نبیؐ
اور تو کوئی شے انؐ کے قابل نہیں، تحفتہً لے کے بس جان و دل جائیں گے
اے خدا! کر شفاعت نصیب آپ کی، حشر کے دشتِ پر ہول[۷] میں جس گھڑی
دست و پا اپنے ہوں گے گواہِ عمل، بند ہوگی زباں، ہونٹ سل جائیں گے
کیا بتائیں، ہے کیا حالِ جانِ حزیں، اس سے زائد مجالِ سخن[۸] ہی نہیں
جائیں گے ہم بھی سوئے دیارِ نبیؐ، جس طرح دوسرے اہلِ دل جائیں گے
ہوگی لب پر رئیس اپنے حمد خدا، اور نعتِ نبیؐ جانِ حرف و نوا
انشاءاللہ، قرآن پڑھتے ہوئے، ہو کے دنیا سے ہم منفعل[۹] جائیں گے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جب ان کا ہو تذکرہ کہیں پر، جب ان کا ہونٹوں پہ نام آئے
زباں پہ فوراً مرے عزیزو! درود آئے، سلام آئے

سوا خدا کے کسے خبر ہے، زمیں سے تا عرش ایک شب میں
وہ کیسے کیسے مقام ہوں گے، جو آپؐ کے زیرِ گام[٨٠] آئے

زمانہ بدلے، فسانہ بدلے؟ مرے نبیؐ کا کہا نہ بدلے
رہے گا محشر تلک جو قائم، وہؐ لے کے ایسا نظام آئے

وہ شہرِ طیبہ کے بام و برزن[٨١] وہ آستانِ رسولِ اکرمؐ
فرشتے پڑھتے ہوئے ہمیشہ جہاں درود و سلام آئے

کسی کے قدموں میں تختِ قیصر، کسی کی ٹھوکر پہ تاجِ کسریٰ
عجیب جاہ و جلال لے کر، جہاں میں انؐ کے غلام آئے

نبیؐ کی سیرت کی روشنی میں، چلے گا جو راہِ زندگی میں
گزر ہی جائے گا بے خطر وہ، کوئی بھی مشکل مقام آئے

رئیس بھیجے گئے تھے بے شک، وہؐ رحمتِ عالمیں بنا کر
وہؐ دوستوں کے بھی کام آئے، وہ دشمنوں کے بھی کام آئے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں میں تئیس برس مسلسل جنھیںؐ خدا کے پیام پہنچے
زہے مقدّر کہ انؐ کے روضے پہ میرے نعت وسلام پہنچے

کیے انھیںؐ نے نکاتِ توحید، اہلِ عالم پر آشکارا
خدا کے بندوں تلک وہی تو، خدا کا لے کر کلام پہنچے

ہے مہر ومہ[٨٢] سے بلند رتبہ، زمینِ طیبہ کا ذرّہ ذرّہ
تو کیسے پھر انؐ کے حسنِ رخ تک، فلک کا ماہ تمام پہنچے

سمجھ سکے گا کوئی بھلا کیا، خدا کے نزدیک انؐ کا رتبہ
جہاں پہ جبریل بھی نہ پہنچے، وہاں وہ عالی مقامؐ پہنچے

انھیں کو جینے کا تھا سلیقہ، جو انؐ کی سیرت کا آئینہ تھے
سجی وہیں رحمتوں کی محفل، جہاں بھی انؐ کے غلام پہنچے

الٰہی! ایسا کوئی سبب ہو، کہ اس سے پہلے کہ جاں بہ لب ہو
نبیؐ کے روضے پر ایک دن یہ نبیؐ کا ادنیٰ غلام پہنچے

دکھادے یارب، دکھادے یارب! رئیس کو بھی وہ سبز گنبد
ہمیشہ جس کے مکیں پہ تیرے درود پہنچے، سلام پہنچے

●

DARUL MUSANNEFIN SHIBLI ACADEMY
دار المصنفین شبلی اکیڈمی
اعظم گڈھ یوپی
AZAMGARH U.P.

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ وہ وصف، وصفِ حبیبؐ ہے، نہ وہ نعت، نعتِ رسولؐ ہے
کہ بہ نامِ عظمتِ مصطفیٰؐ، جسے شرک تک بھی قبول ہے

نہ ملا کسی کو وہ مرتبہ، جو مرے نبیؐ کو عطا ہوا
جسے لوگ کہتے ہیں کہکشاں، وہ تو انؐ کے قدموں کی دھول ہے

جو کچھ آپ کر کے دکھا گئے، جو زمانے بھر کو بتا گئے
وہی عقل و ہوش کی انتہا، وہی زندگی کا اصول ہے

وہ حبیبؐ خالقِ دو جہاں، وہی دو جہاں کے حبیب ہیں
جہاں انؐ پہ بھیجیں درود ہم، وہیں رحمتوں کا نزول ہے

کرو اے رئیس ثنائے رب، لکھو نعتِ شاہنشہِ عربؐ
کہ سوائے ان کے جو کچھ لکھا، وہ تمام حرفِ فضول ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

دو جہان میں یہی ہے بے گماں، فقط اعتبار کی بات ہے
ہوں ثنا گرِ شہِؐ انبیاؑ، یہ مرے وقار کی بات ہے

مرے حرف و صوت میں بس رہی ہیں خیالِ طیبہ کی نکہتیں
کسی بوستاں کی ہے داستاں، نہ کسی بہار کی بات ہے

کبھی کعبہ جاؤں میں اے خدا، کبھی دیکھوں روضۂ مصطفیؐ
ہے ترے کرم پہ ہی منحصر، ترے اختیار کی بات ہے

مری التجا کو قبول کر، مجھے اس طرح نہ ملول کر
کہ مری زبان پہ اے خدا! دلِ بے قرار کی بات ہے

جو زبان و لب پہ تو رات دن، رکھے نعرۂ الفتِ مصطفیؐ
کرے پیروی کسی اور کی، کوئی کم یہ عار کی بات ہے؟

جو مرے نبیؐ کے قریبؓ تھے، جو مرے نبیؐ کے حبیبؐ تھے
کوئی کیوں جلے، مرے لب پہ گر انھیں چار یارؓ کی بات ہے

جہاں آپؐ ساکنِ خلد ہیں، جہاں روضۂ پاک ہے آپؐ کا
ہے رئیس وجہِ نشاطِ جاں، تو اسی دیار کی بات ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ کسی حکیم کا مشورہ، نہ کسی طبیب کی بات ہے
دلِ غم زدہ کی دوا ہے گر، تو مرے حبیبؐ کی بات ہے

وہی بس خدا کے حبیبؐ ہیں، وہی ماسوا کے حبیب ہیں
نہ یہاں جنوں کا کہیں گزر، نہ کسی رقیب کی بات ہے

جو ہے عرش پر وہ ہے عرش پر، جو زمیں پر وہ زمین پر
نہ ہو فہم و فکر میں کچھ کجی، تو بہت قریب کی بات ہے

ہے دلوں میں الفتِ حق اگر، تو چلو رسولؐ کی راہ پر
یہ مرے حبیب کی بات ہے، یہ مرے ادیبؐ کی بات ہے

رہے دل میں عظمتِ مصطفیٰؐ، کرو سنّتوں پہ عمل سدا
ہو اگر نصیب یہ مرتبہ، تو بڑے نصیب کی بات ہے

دلِ بے نوا کی مرے نوا، ہے رئیس مدحتِ مصطفیٰؐ
نہ یہ شعر ہے، نہ بیان ہے، نہ کسی خطیب کی بات ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک نمونہ آپؐ کی سیرت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
دنیا کو آقاؐ کی ضرورت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
معیارِ حق انؐ کی سنّت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
انؐ کی نبوّت ایک حقیقت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
دل میں ہمارے آپؐ کی الفت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
راحتِ جاں، سرکارؐ کی مدحت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
ربِّ جہاں نے جو فرمایا، وہی تو آقا نے بتلایا
ہم پر لازم آپؐ کی طاعت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
آقاؐ کی باتوں کو سمجھنا اور عمل کی کوشش بھی
اپنی قسمت میں یہ سعادت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
انؐ کی غلامی، انؐ کی اطاعت، ان کا طریقہ، ان کی روش
امنِ جہاں کی پختہ ضمانت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
سچ ہی سنا اور سچ ہی بولا، سچ کی خاطر جان بھی دی
انؐ کے غلاموں کی یہ طینت کل بھی تھی اور آج بھی ہے
مرتے دم تک لب پہ رہے گا انؐ کا ذکرِ خیر رئیس
نعتِ نبیؐ سے دل کو نسبت کل بھی تھی اور آج بھی ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

نظر اہلِ جہاں کی بس زمیں سے آسماں تک ہے
رسائی آپؐ کی سمجھے گا کیا کوئی، کہاں تک ہے

محبت کے لیے لازم ہے آقاؐ کی اطاعت بھی
نتیجہ کیا؟ اگر دعویٰ فقط حسنِ بیاں تک ہے

مری منزل مدینہ اور کعبہ ہے مرا مقصد
اب اس سے مجھ کو کیا مطلب، نظر کس کی کہاں تک ہے

رسول اللہ کی ہر بات، آئینہ حقیقت کا
جہاں والوں کا سارا فلسفہ وہم و گماں تک ہے

غلامِ سیدالکونینؐ ہیں ہم، اے ستم کارو!
تمہاری داستاں بھی بس ہماری داستاں تک ہے

نظر، نقشِ کفِ پا پر رہے سرکارؐ کے، اور پھر
بلا کھٹکے چلا جائے، جسے جانا جہاں تک ہے

شرف پایا زباں نے اور قلم نے انؐ کی مدحت کا
بلندی دیکھیے میرے مقدّر کی کہاں تک ہے

رئیس آقاؐ کی الفت ہے، مرا سرمایۂ ایماں
اسی کی تزکیہ کاری [۸۳] مرے دل سے زباں تک ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ انؐ کا روئے انور، وہ فلک پر ماہِ تاباں ہے
مقامِ امتحاں، بہرِ نگاہِ خوش نگاہاں[۸۴] ہے
نہیں آیا، نہیں آیا نظر انؐ سا کہیں، کوئی
نظر، تاریخِ عالم پر مری تاحدِ امکاں ہے
اطاعت فرض ہے سرکارؐ کی، اہلِ محبت پر
یہی تو زندگی کی زندگی ہے، جانِ ایماں ہے
تمنا ہے مری آنکھوں کو، طیبہ کی زیارت کی
ہر ایک ذرّہ جہاں کی خاک کا جنت بہ داماں ہے
بنایا آپؐ کو دنیا کا رہبر، حشر کے دن تک
بشر کے حال پر سب سے بڑا یہ رب کا احساں ہے
عمل کر کے تو دیکھے آپؐ کی تعلیم پر انساں
یہ طرزِ زندگی، دنیا کے سب طرزوں سے آساں ہے
رئیسِ خوش نوا سے نعت کی باریکیاں پوچھو
سنا ہے ہم نے بھی لوگوں سے وہ اچھا سخن داں ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا مہر کی پرتو افشانی، کیا تابش ماہ و اختر کی
تھی شان الگ ہی ان سب سے، آقاؐ کے روئے منوّر کی
ہیں روح و دماغ و دل روشن، چہرے کی شعاعوں سے اب تک
آفاق میں اب تک عطر فشاں، یادیں ہیں موئے مطہّر کی
کس طرح بیاں ہو شانِ نبیؐ، کس چیز سے دوں تشبیہ انھیںؐ
کونین میں کوئی چیز نہیں، رتبے میں انؐ کے برابر کی
توحید، نبیؐ کی دعوت ہے، ایمان کلیدِ عزّت ہے
جو دل سے ان کا ہوتا ہے، کھاتا نہیں ٹھوکر در در کی
اللہ کے مخلص بندوں کو، آقاؐ کے سچے غلاموں کو
اللہ کی رحمت دے گی اماں، سختی سے روزِ محشر کی
قرآں کے سوا، اب دنیا میں، سچ ڈھونڈنے والے ناداں ہیں
سچی ہے خدا کی بات فقط، اور اس کے پاک پیمبرؐ کی
توہینِ رسالت کرتے ہو، دیتے ہو ہمیں ذہنی ایذا
محشر میں دیکھنا بدذاتو! تم، شانِ حبیبؐ داور کی
ہوتا ہے رئیسؔ اس وقت ہی بس دعوائے محبت بامعنیٰ
ہر قول و عمل سے جب ثابت تقلید ہو اسوۂ سرورؐ کی

●

صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں مری نظر میں افزوں نہ ہو قدر زندگی کی
کہ عطا ہوئی سعادت، مجھے مدحتِ نبیؐ کی
ہوئے امّیوں میں پیدا، پلے امّیوں کے گھر میں
وہؐ، ہر ایک بات جنؐ کی تھی کلید آگہی کی
وہ نبیؐ کی ذاتِ عالی، وہ مقامِ قاب قوسین
یہی انتہائے آخر، ہے عروجِ آدمی کی
فقط آپؐ کی اطاعت، ہے نجات کی ضمانت
یہی امن کا طریقہ، یہی راہ آشتی کی
ہٹا راہ سے جو ان کی، رہا دو جہاں میں خاسر [۸۵]
ہوا کامگار جس نے فقط انؐ کی پیروی کی
بسی جس کے دل کے اندر، شہِ انبیاؐ کی الفت
دو جہاں میں زندگی ہے، تو ہے زندگی اسی کی
کبھی زندگی میں یارب! یہ مراد بھی بر آئے
کہ نصیب ہو زیارت مجھے روضۂ نبیؐ کی
رئیس ان کی راہ چھوڑی، ہوئے کیا سے کیا مسلماں
یہ زمانے بھر میں ذلّت، یہ سزا ہے خودسری کی

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جو چاہے، دو جہاں میں اس کا بیڑا پار ہو جائے
دل و جاں سے غلامِ سیّدِ ابرارؐ ہو جائے
جہنّم کا نمونہ بن چکی ہے آج جو دنیا
چلے انؐ کی ہدایت پر، تو پھر گلزار ہو جائے
تعجب ہے، قدم اس کا ہٹے، راہِ شریعت سے
محبت سے نبیؐ کی جس کا دل سرشار ہو جائے
نہ بھیجا مجھ کو دنیا میں، گر، آقاؐ کے زمانے میں
خدایا! خواب ہی آپؐ کا دیدار ہو جائے
رسولؐ اللہ کی الفت، نہ نکلے گی مرے دل سے
بلا سے، مجھ سے یہ سارا جہاں بیزار ہو جائے
نمونہ تھے صحابہؓ سرورِ عالمؐ کی سیرت کا
جو جنّت چاہتا ہو، انؓ کا ہم رفتار ہو جائے
رئیس انؐ کے طریقے پر جو ہو جائے عمل پیرا
سلماں، پھر جہاں کا قافلہ سالار ہو جائے

•

صلی اللہ علیہ وسلم

شگفتہ کاش مرے دل کی بھی کلی ہوجائے
درِ رسولؐ پہ میری بھی حاضری ہوجائے

جو عام، سرورِعالمؐ کی پیروی ہوجائے
تو پھر جہان کا نقشہ کچھ اور ہی ہوجائے

جہنّم ان کے لیے کیوں نہ دائمی ہوجائے
جنھیں حضورؐ کے یاروںؓ سے دشمنی ہوجائے

جسے بھی دعویٰ ہے اللہ سے محبّت کا
تو اس کو چاہیے، وہ تابعِ نبیؐ ہوجائے

یہ شان صرف خداوندِ ذوالجلال کی ہے
کہ کائنات میں جو چاہے بس وہی ہوجائے

کسی کا قدرتِ باری میں اشتراک[۵۶] نہیں
نبیؐ، شہید ہو یا آدمی ولی ہوجائے

الٰہی! کلمۂ ایماں ہو لب پر اور درود
مری حیات کا جب وقت آخری ہوجائے

عمل ہو اپنا، اگر اسوۂ نبیؐ پہ رئیس
تو پھر یہ زندگی، سچ مچ کی زندگی ہوجائے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

لازم ہے بڑھے فکر نہ آداب کی حد سے
افزوں ہیں کمالاتِ نبیؐ حدِ خرد سے
کرتی ہے بیاں، انؐ کے شہیدوں کی فضیلت
آتی ہے ہوا، جب طرفِ بدر واحد[۵۷] سے
محشر میں نہ کام آئے گا ہرگز کوئی طومار
بنتی ہے وہاں بات، فقط انؐ کی سند سے
توحید و رسالت ہیں مسلماں کی وراثت
کچھ فائدہ ہرگز نہیں مدحِ اب وجد[۵۸] سے
آقاؐ کی ہدایت پہ عمل جو نہیں کرتے
ممکن نہیں بچ جائیں وہ شیطان کی زد سے
ہیں حد سے فزوں، آپؐ کے اوصاف وکمالات
اے شاعرو! آگے تو بڑھو گیسو وخد[۵۹] سے
ہے ان کی غلامی سے، جہاں میں مری عزّت
جلتے رہیں بدبخت، جو جلتے ہیں حسد سے
میں کیا ہوں رئیس، اور مرے فکر وقلم کیا
نعتِ نبیؐ لکھتا ہوں، خدا ہی کی مدد سے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

مجالِ نطق [٩٠] ہے جب تک مری زباں کے لیے
زباں ہے مدحتِ [٩١] سرتاجِ انس وجاں کے لیے

خدا کا ذکر، نبیؐ پر درود، رحمت ہیں
ہمارے دل کے لیے اور ہماری جاں کے لیے

جو انؐ کی راہ سے ہٹ کر نجات ڈھونڈتے ہیں
وہ مر رہے ہیں بس اک سعیِ رائگاں کے لیے

انھیں کو زندگیِ جاوداں ہوئی حاصل
جو مٹ گئے شہؐ بطحا کی عزّ و شاں کے لیے

نبیؐ کے چاہنے والو! نہیں یہ منزلِ عیش
جہاں میں آئے ہو تم صرف امتحاں کے لیے

بہت بلند ہے مقصد، نبیؐ کی مدحت کا
میں نعت لکھتا نہیں نام اور نشاں کے لیے

رئیس غیر کے در پر کبھی جھکا، نہ جھکے
کہ اپنا سر ہے فقط رب کے آستاں کے لیے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جنھیں نسبت ہے انؐ کے آستاں سے
ہیں برتر ان کے رتبے، آسماں سے
نہ کیوں مدحِ نبیؐ وردِ زباں ہو
خدا جب خوش ہے انؐ کے مدح خواں سے
ہوا جب کوئی انؐ سا اور نہ ہوگا
مثال انؐ کی کوئی لائے کہاں سے
غلامِ سیّدِ ابرار ہوں میں
غرض کیا مجھ کو شاہانِ جہاں سے
رسالت کی منادی ہورہی ہے
عیاں ہے آپؐ کی رفعت، اذاں سے
ہوئے باتوں سے انؐ کی حل وہ عقدے
نہ حل ہوپائے جو تیغ و سناں سے
جو کامل پیروی کرتے تھے انؐ کی
وہ جیتے تھے جہاں میں عزّ وشاں سے
نہ مانی جس نے دل سے بات انؐ کی
ہوا محروم وہ نام و نشاں سے
رئیس آقاؐ کے اوصاف مبارک
فزوں تر ہیں مری حدِّ بیاں سے

صلی اللہ علیہ وسلم

تطہیرِ دل، آرائشِ جاں کرتے رہیں گے
ہم مدحتِ ممدوحِ جہاںؐ کرتے رہیں گے

پہنچائیں گے آفاق میں سرکارؐ کا پیغام
توحید و رسالت کا بیاں کرتے رہیں گے

توحید و رسالت پہ یقیں جن کا نہیں ہے
دوزخ میں ہی وہ آہ وفغاں کرتے رہیں گے

ہوسکتے نہیں ہم کبھی باطل کے ہم آواز
جو دل میں ہے وہ زیبِ زباں کرتے رہیں گے

سرکارؐ کا اسوہ نہیں دل سے جنھیں مرغوب
وہ بس ہوسِ نام ونشاں کرتے رہیں گے

اپنائیں گے جو آپؐ کے رستے سے الگ راہ
تا عمر وہ اپنا ہی زیاں کرتے رہیں گے

جنت کی ضمانت ہے رئیس انؐ کی محبّت
ہم انؐ پہ نچھاور دل و جاں کرتے رہیں گے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

کانٹے ملیں جو شہرِ نبیؐ کے ببول کے
ارماں کسے ہوں پھر کسی گلشن کے پھول کے

دیکھو مری نظر سے تو تاروں کو بھول جاؤ
ذرّوں میں وہ چمک ہے، مدینے کی دھول کے

جو وہؐ بتائیں، اس کے سوا، کچھ بھی حق نہیں
مرکز ہیں وہ کلامِ خدا کے نزول کے

دانشورانِ دہر! پڑھو تو کتابِ حق
کھل جائیں گے تمام دریچے عقول کے

دنیا کے ہر نزاع کا حل، انؐ کے پاس ہے
عارف ہیں وہؐ تمام فروع و اصول کے

مغرب پرست! تو نے کبھی غور بھی کیا؟
کیا کھو دیا، حضورؐ کی سنّت کو بھول کے

قول و عمل میں انؐ کی اطاعت کا دیں ثبوت
جویا ہیں جو رضائے خدا کے حصول کے

آقاؐ کے مدح خوانوں میں شامل کیا مجھے
یارب! نثار میں، ترے حسنِ قبول کے

ہوتے رئیس زندہ گر اقبال اور رضا
آداب مجھ سے سیکھتے نعتِ رسولؐ کے

صلی اللہ علیہ وسلم

نبیؐ کے ذکر سے رفعت مرے بیان میں ہے
کہ رفعِ ذکر کی آیت[92] انھیںؐ کی شان میں ہے
سکونِ دل ہے تو بس کعبہ و مدینہ میں
نہ ہند میں ہے، نہ بغداد و اصفہان میں ہے
ہو انؐ کی خاکِ قدم میری آنکھ کا سرمہ
یہ آرزو، دلِ رنجور و ناتوان میں ہے
حضورؐ، قصرِ نبوت کی خشتِ[93] آخر ہیں
دلیل اس کی بھی قرآنِ حق بیان[94] میں ہے
اب اس سے بڑھ کے کوئی خوش نصیب کیا ہوگا
جو انؐ کی رحمت و رأفت کے سائبان میں ہے
وبال ہے یہ، انھیںؐ کی ڈگر سے ہٹنے کا
یہ سب فساد، جو چاروں طرف جہان میں ہے
رئیس پہنچے گا اک روز انؐ کے روضے پر
ابھی تو قافلۂ شوق، امتحان میں ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ خرد کی جاں پناہی، نہ جنوں کی کج کلاہی
مرے دل کی سلطنت میں، ہے انھیں کی بادشاہی

ہے مری نظر کا مرکز، رُخِ شاہِ خوش جمالاںؐ
نہ لبھا سکے گا مجھ کو یہ فروغِ مہر و ماہی

شبِ سیرِ آسماں میں، وہؐ امامِ انبیاؑ، تھے
سرِ حشر بھی مقرّر، ہے انھیںؐ کی سربراہی

فقط آپؐ کی اطاعت، ہے نجات کی ضمانت
نہ زوالِ ناگہانی، نہ عروجِ دیرگاہی [95]

وہ ردائے پاک آقاؐ، زہے کعبؓ کا نصیبہ [96]
اے خوشا وہ جاں نوازی، اے خوشا وہ عذر خواہی

ہیں، انھیںؐ کے نام لیوا، یہ زمانے بھر کے رسوا
شب و روز جن کا شیوہ، ہیں ملاہی و مناہی [97]

جو ہٹے رہِ ہدیٰ سے، کٹے دینِ مصطفیٰ سے
دو جہاں میں کچھ ملا تو، انھیں بس ملی تباہی

میں مدینے جب بھی جاؤں، تو پلٹ کے پھر نہ آؤں
مری زیست کا سفر بھی وہیں ختم ہو الٰہی!

ہو وہیں پہ سب نچھاور، ہو نثار سب وہیں پر
مری صبح کا اجالا، مری شام کی سیاہی

ہے رئیس ان کی الفت، مجھے دو جہاں سے بڑھ کر
مرے دل کی کیفیت پر مرے شعر ہیں گواہی

صلی اللہ علیہ وسلم

دے کے دنیا کو وہ کردار، وہ قرآن گئے
دوست تو دوست تھے، دشمن بھی انھیں مان گئے

سیکڑوں سال سے محرومِ ہدایت تھے جو لوگ
آپؐ کے فیض سے تا منزلِ ایمان گئے

آپؐ کی شان رہی مخفی، ابوجہلوں سے
دیدہ ور جو بھی تھے، سب آپ کو پہچان گئے

پوری دنیا کے لیے آپؐ ہوئے تھے مبعوث
پوری دنیا میں فقط آپؐ کے فرمان گئے

اللہ اللہ! یہ شان اور یہ آقاؐ کا مقام
عرش پر، بن کے وہؐ اللہ کے مہمان گئے

انؐ کے رتبوں کا کرے گا کوئی کیا اندازہ
کتنے خوش بخت تھے جو آپؐ پہ قربان گئے

آئے تھے سرورِ دیںؐ، رحمتِ عالم بن کر
کر کے اعداء کو بھی شرمندۂ احسان گئے

دیکھ کر جن کو پڑھا کرتے تھے کلمہ کفّار
حیف، دنیا سے وہ سب صاحبِ ایمان گئے

نعت گوئی کی کرامت ہے کہ جنت میں رئیس
تحفۂ لے کے فرشتے، مرا دیوان گئے

صلی اللہ علیہ وسلم

بجا ہے اپنے مقدر پہ گروہ ناز کرے
خدائے پاک جسے ساکنِ حجاز کرے

ہے انؐ کے روضے کا دیدار بھی بڑی نعمت
مجھے بھی کاش، خدا اس سے سرفراز کرے

خدا کا خوف، رسولِ کریمؐ کی الفت
وہ چیز ہے کہ ممولے کو شاہباز کرے

وہ کوئی بھی ہو، مسلماں تو ہو نہیں سکتا
جو[98] شاتمینِ صحابہؓ سے ساز باز کرے

رسولِ پاکؐ سے کچھ بھی جسے تعلق ہو
ہمیشہ شرک سے، بدعت سے احتراز کرے

وہ نعت، شرک کی تبلیغ ہے، اگر شاعر
خدا میں اور نبیؐ میں نہ امتیاز کرے

رئیس نعت نگاری ہے مشغلہ اس کا
مرے قلم کی خدا، زندگی دراز کرے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

زیرِ علم جو سرورِ عالمؐ کے آگئے
تاریخ کہہ رہی ہے، زمانے پہ چھا گئے

باغِ جہاں کو تازہ بہاریں ہوئیں نصیب
دنیا میں جب قدم، مرے آقاؐ کے آگئے

آپؐ آئے، بزمِ دہر کا نقشہ بدل گیا
رحمت کے ابر، وسعتِ عالم پہ چھا گئے

صدیوں سے انتظار میں تھی جس کے زندگی
دنیا میں آکے آپؐ وہ منظر دکھا گئے

جن سے خدا بھی راضی ہو، دنیا بھی پُرسکوں
جینے کے آپؐ ایسے قرینے سکھا گئے

توحید کا پڑھا کے سبق، اہل دہر کو
دنیا میں آپؐ، اک نئی دنیا بسا گئے

کام آئے جو بشر کے، قیامت کے روز تک
اہلِ جہاں کو آپؐ وہ سب کچھ بتا گئے

فہمِ بشر پہنچ نہ سکی جس مقام پر
پیارے رسولؐ اس جگہ جا کر بھی آگئے

ان کو ہوئی رئیس، رضائے خدا نصیب
جو لوگ انؐ سے عہدِ غلامی نبھا گئے

ﷺ

بے شک خدا نے اس کو رتبہ بڑا دیا ہے
اپنے نبیؐ کا جس کو پیرو بنا دیا ہے
کیا کچھ نہیں دیا ہے، دے کر نبیؐ کی الفت
کیا پوچھتے ہو، مجھ کو خالق نے کیا دیا ہے؟
راہیں ہوئی ہیں روشن، کوچے مہک اٹھے ہیں
وہؐ جس جگہ سے گزرے، گلشن بنا دیا ہے
جب تک رہے یہ دنیا، کیسے جیے یہ انساں
سرتاجِ انبیاؑ نے سب کچھ بتا دیا ہے
اپنی طرف سے آقاؐ کہتے نہیں تھے کچھ بھی
جو حکمِ رب ملا، وہ سب کو سنا دیا ہے
آقاؐ نے تو دیا ہے، پیغامِ امن و الفت
آقاؐ کے دشمنوں نے دنیا کو کیا دیا ہے؟
اعداء کو بھی دعائیں دے کر مرے نبیؐ نے
دنیا میں رحمتوں کا دریا بہا دیا ہے
سیکھے جنھوںؓ نے انؐ سے آداب بندگی کے
دنیا کو بس انھیںؓ نے درسِ وفا دیا ہے
احسان ہے خدا کا یہ بھی رئیس مجھ کو
نعتِ رسولِ اکرمؐ لکھنا سکھا دیا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر پیکرِ الفاظ و صفات اپنی جگہ ہے
ثانی نہیں آقاؐ کا، یہ بات اپنی جگہ ہے
ہے انؐ کے تصوّر سے دو عالم میں اجالا
دھندلی سی مری شمعِ حیات اپنی جگہ ہے
بدلے گئے سو بار زمانے کے نوشتے
آقاؐ نے جو فرمائی وہ بات، اپنی جگہ ہے
صدیوں سے یونہی ان کی حکومت ہے دلوں پر
دن اپنی جگہ جیسے ہے، رات اپنی جگہ ہے
یورش ہو مصائب کی، کہ طوفانِ حوادث
آقاؐ کے غلاموں کا ثبات اپنی جگہ ہے
تعمیلِ فرامینِ نبیؐ فرض ہے ہم پر
گو ان کی شفاعت سے نجات، اپنی جگہ ہے
ہوں کان، تو سن غور سے، اے دشمنِ اسلام
مسلم ہوں، مرا طرزِ حیات، اپنی جگہ ہے
بدلے ہیں رئیس، اہلِ زمانہ نے بہت رنگ
لیکن مرا آئینۂ ذات، اپنی جگہ ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ دنیا، اس کا کیا ہے؟ ہے! نہیں ہے!
بشر کی دولتِ جاوید[99] ''دیں'' ہے

اگر انؐ کے طریقے پر نہیں ہے
نہ دنیا آدمی کی ہے، نہ دیں ہے

اگر انؐ کی اطاعت، میرا دیں ہے
تو دنیا کس لیے چیں برجبیں[100] ہے

جہاں کی رونقوں کی جان ہیں وہؐ
انھیںؐ کے فیض سے دنیا حسیں ہے

جہاں میں منفرد جنؐ کے شمائل[101]
وہ جنؐ کا خلق قرآنِ مبیں ہے

وہ دل جس میں نہ ہو انؐ کی محبت
اسے تم کچھ بھی کہہ لو، دل نہیں ہے

پرستارانِ حق! انؐ کی اطاعت
خداخواہی[۲] کی شرطِ اوّلیں ہے

خدا خلوت میں، محفل اہرمن[۳] کی
یہ طرز، انؐ کے غلاموں کا نہیں ہے

سنے دل سے کوئی تو، انؐ کی ہر بات
کلیدِ بابِ ایمان و یقیں ہے

ہٹی ہے، انؐ کے نقشِ پا سے، پھر کیا؟
اگر انسانیت خوار و حزیں ہے

فلاح و امن کی خواہاں ہے دنیا؟
تو اس کا راستہ، بس انؐ کا دیں ہے

وہؐ جن کا نامِ نامی سب سے افضل
وہؐ جن کا مرتبہ بھی برتریں ہے

وہ صورت ہو، کہ انؐ کی سیرتِ پاک
رئیس، اک، اک سے بڑھ کر دل نشیں ہے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

کاش! دل کی یہ دعا بابِ اثر تک پہنچے
یہ سیہ نامہ بھی، سرکارؐ کے در تک پہنچے

خاکِ طیبہ، ترے ذرّوں سے عقیدت ہے مجھے
کس لیے میری نظر، لعل و گہر تک پہنچے

انؐ کے قدموں کے نشاں اس سے بہت آگے ہیں
اہلِ سائنس تو بس سطحِ قمر تک پہنچے

مونسِ جاں ہوں مری حمدِ خدا، نعتِ رسولؐ
پھر کبھی رات کا دامن نہ سحر تک پہنچے

اے ہوا، یاد رہے تجھ کو وصیت میری
خاک اڑ کر مری، آقاؐ کے نگر تک پہنچے

کنہِ ﷻ خالق کا سمجھنا تو کہاں ممکن تھا
کیا جہاں والے، ابھی کنہِ بشر تک پہنچے؟

فقر ہی، فخر ہے جب انؐ کے غلاموں کا رئیس
کیوں مرا ہاتھ کسی مخزنِ زر تک پہنچے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

وہؐ نہیں ہیں آج، لیکن انؐ کی سیرت دیکھیے
چشمِ بینا ہو تو انوارِ نبوّت دیکھیے

ایک ایک آیت کلام اللہ کی ہے معجزہ
اس طرح ہوتا ہے اثباتِ رسالت دیکھیے

آپؐ کی آمد سے پہلے، دیکھیے دنیا کا حال
انقلابِ بزمِ گیتی بعدِ بعثت دیکھیے

اوّلین و آخریں کی خوبیاں، اک ذاتؐ میں
دل کا آئینہ، اگر ہو بے کدورت، دیکھیے

"اذھما فی الغار" اب تک ثبت ہے قرآن میں
حضرتِ صدیقؓ کی شانِ رفاقت دیکھیے

فتحِ مصر و شام و ایران کا تصور کیجیے
اور پھر فاروقؓ کا رعبِ خلافت دیکھیے

زیب دیتا ہے لقب جس کو کہ ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا
اس کی پیغمبر ﷺ سے قربت اور قرابت دیکھیے

ہاں، وہی کہیے مکرر جس کو دامادِ رسول ﷺ
کس قدر مظلوم تھا، وقتِ شہادت دیکھیے

دوسرے دامادِ پیغمبر، علیِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
ان کے دورِ پرفتن میں، حالِ امت دیکھیے

کیں روافض نے جوان کے ساتھ میں غدّاریاں
ان کے پس منظر میں، تاریخِ امامت دیکھیے

دیکھیے حسنین رضی اللہ عنہما کے کردار کی جانب رئیس
پھر انھیں کے مرثیہ خوانوں کی طینت دیکھیے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

انؐ کا جمال، دیدۂ بینا کی روشنی
انؐ کا خیال، قلبِ مصفّا کی روشنی

انسانیت کے درجۂ اعلیٰ کی روشنی
ہے جس جگہ بھی، ہے مرے آقاؐ کی روشنی

خالق کی حمد، نعت رسولِ کریمؐ کی
ہیں بس یہ قلبِ اہلِ[۱۰۶] تولّا کی روشنی

اللہ اور رسولؐ کی الفت اور اتباع
دنیا کی روشنی، مری عقبیٰ کی روشنی

ظلمت گہِ جہاں میں ہے کافی مجھے رئیس
بس آپؐ ہی کے نقشِ کفِ پا کی روشنی

●

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا یادِ نبیؐ سے ہم دل شاد نہیں کرتے؟
ہاں، غیرِ خدا سے ہم فریاد نہیں کرتے

پڑھتے ہیں درود انؐ پر ہم خلوت و جلوت میں
جلسوں میں مگر کارِ شیادؔ نہیں کرتے

ایمان کی دعوت بھی، جنت کی بشارت بھی
کفار کو بھی آقاؐ ناشاد نہیں کرتے

جو آپؐ کے پیرو ہیں، جو آپؐ کے شیدا ہیں
دشمن پہ بھی وہ اپنے بیداد نہیں کرتے

مومن ہیں جو کرتے ہیں سنت پہ عمل ان کی
اور دیں میں کوئی بدعت ایجاد نہیں کرتے

کرتے ہیں عقیدت میں جو شرک، وہ آقا کو
ناشاد ہی کرتے ہیں، دلشاد نہیں کرتے

جائیں گے کہاں بچ کر دوزخ سے وہ محشر میں
عزت سے صحابہؓ کو جو یاد نہیں کرتے

ازواجؓ کی عزت بھی، سرکارؐ کی عزت ہے
بددین ہیں وہ، اس پر جو صاد نہیں کرتے

برباد ہیں سب ان کے اعمال، دلوں کو جو
آقاؐ کی محبت سے آباد نہیں کرتے

سچے ہیں رئیس ان کی طاعت میں جو اہلِ دیں
بس دیں کو وہی اپنے برباد نہیں کرتے

●

ﷺ

جس نے اطاعت کی سرورؐ کی
فکر اسے کیا پھر محشر کی

مکّہ میں چمکا، مہرِ نبوّت
چمکی قسمت شام و سحر کی

انؐ کے رخ کے آئیں مقابل
تاب کہاں تھی شمس و قمر کی

آتے فرشتے، لے کے اجازت
شان تھی یہ سرکارؐ کے در کی

اس سے بھی آگے آپؐ گئے ہیں
حد ہے جہاں انسان کی نظر کی

اک امّی کی بات سے ٹوٹیں
جتنی حدیں تھیں علم و خبر کی

انؐ کی اطاعت، انؐ سے بغاوت
ہے یہ حقیقت خیر اور شر کی

انؐ کی غلامی، انؐ کی اطاعت
شاہی سے بہتر بحر و بر کی
منھ پہ ملوں، آنکھوں میں لگاؤں
خاک ملے گر انؐ کے در کی
ان کے لیے قربان نہ ہو جو
کیا قیمت اس جان اور سر کی
آقاؐ کے اصحابؓ کی الفت
مشعل ہے، جنّت کے سفر کی
کافر ہے، جو کرے نہ عزّت
حضرتِ صدیقؓ اور عمرؓ کی
تمغائے ایماں ہے، محبت
حضرتِ عثمانؓ اور حیدرؓ کی
جیتے جی ہوجائے زیارت
کاش رئیس آقاؐ کے در کی

●

صلی اللہ علیہ وسلم

حق ساگر میں جب بھی اٹکی
پھوٹ گئی باطل کی مٹکی

اونچا ہوا، جب دین کا پرچم
اہلِ زمانہ نے کھٹ پٹ کی

مانیں جس نے نبیؐ کی باتیں
کہیں بھی اس کی بات نہ اٹکی

مہکی اس سے ساری دنیا
جو بھی کلی طیبہ میں چٹکی

حق ہی حق تھا انؐ کی زباں پر
ہر ہر بات تھی چھانی پھٹکی

دیتے تھے جبریل سلامی
شان تھی یہ انؐ کی چوکھٹ کی

ہٹ کے رئیس آقاؐ کی ڈگر سے
ہر راہی کی قسمت بھٹکی

●

صلی اللہ علیہ وسلم

مالک الملک نے دیا ہے کسے
آپؐ سا مرتبہ ملا ہے کسے

طنز کفار پر، خطابِ خدا
زیرِ عنوان والضحیٰ[108] ہے کسے

خالقِ عالمیں نے انؐ کے سوا
رحمتِ عالمیں کہا ہے کسے

کوئی انؐ سا ہوا، نہ ہوگا، نہ ہے
لکھنے والوں نے یوں لکھا ہے کسے

آپؐ کا ذکر جس طرح ہے بلند
یاد دینا نے یوں کیا ہے کسے

خالقِ دوجہاں کے خاص حبیب
بجز انؐ کے کہا گیا ہے کسے

بس یہ توفیقِ ایزدی ہے رئیس
نعت کہنے کا حوصلہ ہے کسے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کی ذاتِ واحد کا دیا ہم کو پتا تمؐ نے
کیا توحیدِ خالص سے بشر کو آشنا تمؐ نے
کیا قول و عمل سے اپنے ثابت اس طرح حق کو
کہ باطل کر دیا، باطل کا ہر اک مدعا تمؐ نے
دلوں کے زاویے روشن ہوئے انوارِ ایماں سے
سنائیں اس طرح بندوں کو، آیاتِ خدا تمؐ نے
بتایا، فرق کیا ہے فلسفے میں اور نبوّت میں
عمل کر کے دکھایا اس پہ جو کچھ بھی کہا تمؐ نے
حقیقت جس میں آتی ہے نظر حق اور ناحق کی
دیا اہلِ نظر کے ہاتھ میں وہ آئینہ تمؐ نے
اجالا علم و حکمت کا زمانے بھر میں پھیلایا
مرے شمس الضحیٰ تمؐ نے، مرے بدر الدجیٰ تمؐ نے
تمہارا مرتبہ ہے ماورا، حدِّ تصور سے
ہمارا علم بس اُتنا ہے، جو بتلا دیا تمؐ نے
رئیسِ زار پر، محشر میں ہو سایہ شفاعت کا
کہ سن کر نعت، دی تھی کعبؓ کو آقا ردا تمؐ نے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

دریا دریا، خشکی خشکی
ہوتی ہے مدحت میرے نبیؐ کی

آپؐ آئے، تو رونق آئی
دنیا تو پہلے بھی بسی تھی

دیکھی ہو تو، کوئی بتائے
صورت ایسی! سیرت ایسی!

آپؐ کی رحمت! آپؐ کی رافت!
جس نے ستایا، اس کو دعا دی

بھٹکا ہوا تھا سارا عالم
آپؐ نے سیدھی راہ دکھائی

کفر و شرک کے سب بت توڑے
پھیلائی توحید خدا کی

انؓ کے غلاموں کا کیا کہنا
جن کی ٹھوکر میں دنیا تھی

صدیقؓ ادراک و بصیرت!
مرتدوں کی بیخ کنی[10] کی

قیصر و کسریٰ[11] جس سے لرزاں
وہ کیا تھا؟ فقرِ فاروقؓ!

آقاؐ کے دامادِ[12] مکرّر
خاص ہے یہ عزّت عثمانؓ کی

حیدرؓ تھے سنّت کے محافظ
ابنِ سبا[13] نے جن سے دغا کی

طیبہ میں مرنے کا ارماں ہے
آگے رئیس اللہ کی مرضی

●

صلی اللہ علیہ وسلم

جب بھی مدینہ یاد آجائے
دل تڑپے اور آنکھ بھر آئے
دنیا ہاتھ آئے کہ نہ آئے
انؐ کی محبت دل سے نہ جائے
قابلِ دید ہیں ان کی آنکھیں
جو دربارِ نبیؐ دیکھ آئے
کعبہ اور مدینہ دونوں
مجھ کو بھی اللہ دکھائے
آپؐ کے پیرو، اپنی جگہ ہیں
دھوپ تپے یا بادل چھائے
امن و سکوں گر چاہے دنیا
آپؐ کا طرزِ حیات اپنائے
بیت رہی جو کچھ دل پر
کیسے وہ لفظوں میں سمائے
میں ہوں رئیس، اور ہند کا زنداں
دنیا مدینے جائے، آئے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

مدحِ شہِ بطحاؐ کو جو ''حمد'' بنائیں گے
پھر ''شرک'' سے وہ کیسے ذہنوں کو بچائیں گے

تقدیر سے ہوتی ہے، طیبہ کی زیارت بھی
ناداں ہیں، جو کہتے ہیں سرکارؐ بلائیں گے

بنتی ہے ہر اک بگڑی، اللہ کی قدرت سے
انسان کسی کی کیا تقدیر بنائیں گے

جو چھوڑ کے سنّت کو، بدعات پہ شیدا ہیں
آقاؐ کو قیامت میں، کیا منہ وہ دکھائیں گے

دنیا میں تقیّہ کو جو ''دین'' بتاتے ہیں
اس جرم کو محشر میں وہ کیسے چھپائیں گے

اعمال تلیں گے جب، میدانِ قیامت میں
یہ فلسفے، یہ فرقے کچھ کام نہ آئیں گے

ہو جائیں عمل پیرا، گر طرزِ صحابہؓ پر
اک روز یقیناً ہم آفاق پہ چھائیں گے

ہے جسم میں جاں جب تک اور منہ میں زباں جب تک
دنیا کو رئیس انؐ کا پیغام سنائیں گے

●

صلی اللہ علیہ وسلم

مرادِ ہر دو جہاں کا حصول ہو جائے
یقیں ہے ہر عمل اس کا قبول ہو جائے
جو جان و دل سے غلامِ رسولؐ ہو جائے

ہیں مومنوں کے لیے سر بلندیاں ساری
مگر ہے شرط کہ آقاؐ کی حکم برداری
ہماری زیست کا اصل الاصول ہو جائے

سنے ہیں ہم نے فسانے تمام دنیا کے
کوئی جگہ نہیں ایسی سوائے طیبہ کے
جہاں نگاہ میں کانٹا بھی پھول ہو جائے

مرے لیے ابھی طیبہ ہے صرف نقشِ خیال
نصیب والے وہاں جا رہے ہیں سال بہ سال
تو کس لیے نہ مرا دل ملول ہو جائے

وہی ہے علم، جو حاصل ہو ان کی نسبت سے
عمل، وہ ہے، مماثل ہو ان کی سیرت سے
ہے قول وہ، جو ثنائے رسولؐ ہو جائے

کئی برس سے ہوں مشغول ان کی مدحت میں
خدا کرے کہ حبیبِ خدا کی خدمت میں
مرا کلامِ عقیدت قبول ہو جائے
ہو اس طریقے سے طے منزلِ نمود و شہود
یہ آرزو ہے کہ اک روز میری خاکِ وجود
رئیس کوچۂ طیبہ کی دھول ہو جائے

●

قصیدہ

کیجیے کیا شرحِ جذبات — ابتر ہیں دل کے حالات
نالہ ہے، توہینِ وفا — اور گراں دل پر نغمات
شب کا عالم، آہ نہ پوچھ! — دن ہے اپنا، جیسے رات
ڈھونڈ رہی ہے اس کو نگاہ — جس کو نہ پائے چشمِ حیات

......

اللہ اللہ! حسنِ خیال — اللہ اللہ! احساسات
سامنے ہے بے پردہ کوئی — اور زباں پر، دل کی بات
عمرِ ابد[113] بدلے میں نہ لوں — دے کر یہ فانی لمحات
ایما ہے، اشعار کہوں — یعنی نظم کروں جذبات
سچ تو یہ ہے، میں منظوم — کر سکتا ہوں ہر اک بات
لیکن اے جانِ افکار! — کون سنے گا وہ نغمات
جن میں نہ ہو کچھ ذکرِ شراب — اور نہ زلف و لب کی بات
دل کی شکستوں کا احوال — نازِ نگاراں کے حالات
یہ سب افسانے ہیں دوست! — ڈھونڈ نہ ان میں صدق و ثبات
سننا ہے، تو مجھ سے سن! — قرآں کی سچی آیات

......

سچ سے ہے توقیرِ حیات — سچ میں ہے انساں کی نجات
جان سے بڑھ کر ہے ایمان — رب سے سچی کس کی بات؟

ناممکن ہے، حمدِ خدا — لاکھ ہو، ذکرِ ذات وصفات
نعتِ نبیؐ ہے، دل کا سکوں — گو ہے یہ بھی مشکل بات
مخلوقات میں بے ہمتا — ہے کوئی، تو آپؐ کی ذات

......

ظلم و ستم اور گم راہی — دن میں تھی، ہر جانب رات
آپؐ نے آکر دنیا کو — سکھلائے آدابِ حیات
وحدتِ انساں، وحدتِ رب — ہستی کی اطراف و جہات
کردیے باطل، قرآں نے — سب انسانی نظریات
لوگ خدا کو مان گئے — بھول گئے سب لات ومنات
شایستہ افکار ہوئے — ہوگئے پاکیزہ جذبات
بن گئے، سب مردم آزار[۱۱۵] — جاں بازِ اقدارِ حیات
چمکے، جیسے ماہ و نجوم — انسانی اخلاق و صفات
اپنے ہوں یا بیگانے — سب پر آپؐ کے احسانات
ہر ہر طور سے دنیا نے — دیکھی، پرکھی اک اک بات
تفسیرِ قرآنِ مبین — آپؐ کے اقوال و عادات
جینے کی ہر نیک روش — ہے سرکارؐ ہی کی سوغات
روحِ نظامِ فکر و عمل — آپؐ کی سیرت، آپؐ کی ذات
دنیا کی سب خیر و فلاح — آپؐ کی طاعت کی برکات

القصہ، انساں کے لیے
اسوۂ کامل، آپؐ کی ذات

●

سلام

طیبہ کی سمت بھیج رہا ہوں سلامِ شوق
احسان کر رہا ہوں نسیمِ بہار پر

السّلام اے سبز گنبد کے مکینؐ

ماہ شوال ۱۴۲۴ھ (دسمبر ۲۰۰۳ء) میں خدائے بزرگ و برتر نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گنہ گار ترین اُمتی کو یہ سعادت نصیب فرمائی کہ اپنے برگزیدہ ترین نبیؐ کے روضۂ مقدسہ پر پیش کرنے کے لیے ایک منظوم سلام لکھے۔ یہ سلام متعدد دینی وادبی رسائل میں شائع ہونے کے علاوہ چار پانچ بار مستقلاً کتابی صورت میں (ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں) اشاعت پذیر ہو چکا ہے، جو بظاہر عنداللہ اس کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ اللہ کا یہ حقیر ترین بندہ اس کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے کہ مسلسل گیارہ سال سے یہ سلام زائرین حرمِ رسولؐ کے توسط سے آقاؐ کے دربار پرانوار میں قرأت کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ آئندہ بھی جب تک خدا چاہے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔)

السلام اے سبز گنبد کے مکیں — السلام اے نازشِ چرخ و زمین
السلام اے رہنمائے عالمین — السلام اے تاجدارِ مُرسلین

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے قدرتِ حق کی دلیل — زندہ تصویرِ تمنائے خلیلؑ
السلام اے میزبانِ جبرئیلؑ — اے امینِ وحیِ خلاّقِ جلیل

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے رونقِ بزمِ[117] شہود — آفتابِ آسمانِ ہست و بود
السلام اے فخرِ انواعِ وجود[118] — صنعتِ باری کی بے ہمتا نمود

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے عابدِ غارِ حرا — اے خطیبِ ممبرِ کوہِ صفا
السلام اے رہبرِ راہِ ہدیٰ — اے امامِ[119] اجتماعِ انبیاء

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے قائمِ حینَ یراک[120] — زینت افزائے جہانِ آب وخاک
السلام اے مہبطِ[121] قرآنِ پاک — اے انیسِ رستخیز[122] ہولناک

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے نورِ یزداں[123] السلام — اے ضیائے بزمِ امکاں السلام
السلام اے جانِ ایماں السلام — اے غمِ عالم کے درماں السلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے خاتمِ پیغمبراں — اے امیرِ حلقۂ قدوسیاں[124]
السلام اے پیشوائے انس وجاں — اے سفیرِ خاصِ معبودِ جہاں

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

داعیِ توحید و وحدت السلام ماحیِ[125] شرک و ضلالت السلام
قالعِ وہم و خرافت السلام آئینہ دارِ حقیقت السلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے صاحبِ خلقِ عظیم اے طبیبِ علّتِ[126] ہر خوف و بیم
السلام اے مالکِ لطفِ عمیم[127] اے[128] رحیم، اے بندۂ ربِّ رحیم

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے افصحِ عالم خطیب[129] اے ادیبانِ زمانہ کے ادیب
السلام اے عزِّ انساں کے نقیب[130] خالق و مخلوق کے واحد حبیب

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے قائدِ بدر و حنین اے شجاعانِ جہاں کے نورِ عین[131]
السلام اے حق شعارِ دائبین[132] ہادیِ راہِ نجاتِ نشأتین[133]

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے سایۂ[134] ہفت آسمان باشعور[135] و باعروجِ جسم و جان
السلام اے ہم نشینِ قدسیان عرشِ اعظم کے معزز میہمان

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے[136] صاحبِ ذکرِ رفیع — اے ولیدِ[137] اکرمِ ماہِ ربیع
السلام اے ہادیٔ دینِ منیع[138] — اے گنہگارانِ اُمت کے شفیع

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے قاریٔ آیاتِ حمد — واقفِ اسرارِ کُل غایاتِ حمد[139]
السلام اے حاملِ[140] رایاتِ حمد — رہ نوردِ[141] راہِ اقصایاتِ حمد[142]

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے مقتدائے بحر و بر — منتہائے عظمتِ جن و بشر
السلام اے جس کے اذنِ پاک پر — شق ہوا مہ اور چلے بے پا شجر

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے جس کے تھے بے اشتباہ — سنگ ریزے تک نبوت کے گواہ
السلام اے وہ کہ جس کے قتل خواہ — بن گئے بس اک نظر میں دیں پناہ

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے سرِّ قدرت کے امین — مدعائے اوّلین و آخرین
السلام اے بہترینِ شارعین[143] — جس کی ہستی پر ہوئی تکمیلِ دین

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے جس کی چوکھٹ کے غلام دونوں عالم میں ہوئے ذوالاحترام
السلام اے نزدِ حق جس کا مقام فہمِ انساں سے پرے ہے لاکلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

السلام اے بندۂ حق آشنا حق نگر حق سنج، حق گو، حق نما
السلام اے محترم بعد از خدا اے نبیِ پاک معصوم[144] الخطا

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

لیجیے ہم نابکاروں کا سلام بے وفا، بے اعتباروں کا سلام
بے عمل، غفلت شعاروں کا سلام شش جہت کے بے وقاروں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

راہِ حق سے ہٹنے والوں کا سلام انبیاؑ سے کٹنے والوں کا سلام
طاغیوں[145] سے سٹنے والوں کا سلام باغیوں میں بٹنے والوں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

لیجیے ملّت فروشوں کا سلام بے حسوں، گم گشتہ ہوشوں کا سلام
تن پرستوں، عیش کوشوں کا سلام تیرہ[146] دل آئینہ پوشوں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

روزہ چوروں، بے نمازوں کا سلام　　آخرت سے بے نیازوں کا سلام
بندگی میں حیلہ سازوں کا سلام　　زندگی میں فتنہ بازوں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

مکر کے ساغر بدستوں کا سلام　　نشۂ نخوت کے مستوں کا سلام
راستی سے دور بستوں[147] کا سلام　　کلچر اور فیشن پرستوں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

بے طہارت رہنے والوں کا سلام　　اپنی رو میں بہنے والوں کا سلام
خوف ونکبت[148] سہنے والوں کا سلام　　حرفِ باطل کہنے والوں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

راحت وعشرت پسندوں کا سلام　　مصلحت کے حلقہ بندوں[149] کا سلام
بیخودوں، ناہوشمندوں کا سلام　　در بہ در کے سرفگندوں[150] کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

مجرمانِ ترکِ قرآں کا سلام　　خوگرانِ فسق و عصیاں کا سلام
خادمانِ نفس و شیطاں کا سلام　　تاجرانِ دین و ایماں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

فرقہ بندوں کے اماموں کا سلام　　اور تعصب کے غلاموں کا سلام
خود فریب آشفتہ کاموں کا سلام　　گمرہی[151] میں تیز گاموں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

رکھیں جو باہم عناد ان کا سلام　　جو ہیں خصمِ[152] اتحاد ان کا سلام
جن کا پیشہ ہے فساد، ان کا سلام　　جو کریں ذمِ جہاد[153] ان کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

طالبانِ حسنِ عریاں کا سلام　　تاجرانِ ننگِ نسواں کا سلام
ماہرانِ کذب و بہتاں کا سلام　　دشمنانِ صدق و ایقاں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

سود خواروں، مے گساروں[154] کا سلام　　قاتلوں کا، راہ ماروں کا سلام
اہلِ بت خانہ کے یاروں کا سلام　　شرک کے خدمت گزاروں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

جسم و ظاہر کے امیروں کا سلام　　روح و باطن کے فقیروں کا سلام
پارسا صورت شریروں کا سلام　　مغربیّت کے اسیروں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

حدِ طاعت سے گزرتوں[۱۵۵] کا سلام عہدِ ایماں سے مکرتوں[۱۵۶] کا سلام
اپنے اوپر ظلم کرتوں[۱۵۷] کا سلام جورِ اعداسہہ کے مرتوں[۱۵۸] کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

لیجیے ہم بے پناہوں کا سلام دل فروشوں جاں تباہوں کا سلام
دہر کے گم کردہ راہوں کا سلام عاقبت کے عذر خواہوں کا سلام

السلام اے رحمۃ للعالمین
اے حبیبِ حق، شفیع المذنبین

●

اے مدینے کے شہریار سلام

یہ سلام بھی روضۂ مقدسۂ رحمۃ للعالمین و شفیع المذنبین ﷺ پر پیش کرنے کے لیے ایک محبِّ رسول زائرِ حرمین شریفین کی فرمائش پر ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں لکھا گیا اور پہلے سلام کے ساتھ کتابی شکل میں شائع ہوا اور روضۂ رسول پر پہنچا۔

اے مدینے کے شہریارؐ سلام — اے نبوّت کے تاجدارؐ سلام
ارض[۱۵۹] کے مایۂ وقارؐ سلام — آسمانوں کے شہ سوارؐ سلام

بندۂ خاصِ کردگار، سلام
آپؐ پر صد ہزار بار سلام
بے حد و بے شمار بار سلام

اے حبیبِ خدا، امامِ رسلؐ — رحمتوں کے محبّتوں کے نقیبؐ
آخریں حلقۂ نظامِ رسلؐ[۱۶۰] — نوعِ انساں کی راحتوں کے نقیبؐ

عظمت افزاے روزگار، سلام
آپؐ پر صد ہزار بار سلام
بے حد و بے شمار بار سلام

انبیاؑ دے گئے تھے جس کی خبر — تھا صحائف میں جس کا ذکر و بیاں
جس کے مشتاق تھے سب اہلِ نظر — جس کی آمد کا منتظر تھا جہاں

جانِ امّید و انتظارؐ، سلام
آپؐ پر صد ہزار بار سلام
بے حد و بے شمار بار سلام

ہر طرف تھی جہاں میں تاریکی غرق انسانیت تھی پستی میں
آپؐ آئے تو روشنی آئی آپؐ آئے تو باغِ ہستی میں

چھا گئی ہر طرف بہار، سلام
آپؐ پر صد ہزار بار سلام
بے حد و بے شمار بار سلام

اے غریبوں کے حامی و ہمدمؐ اے ضعیفوں کے غم گسار و رفیق
غم زدوں کے شریکِ رنج و الم ہر ستم کش[۱۶۱] کے دردمند و شفیق

دشمنِ[۱۶۲] ہر ستم شعارؐ، سلام
آپؐ پر صد ہزار بار سلام
بے حد و بے شمار بار سلام

رہبرِ شاہراہِ منزلِ زیست[۱۶۳] آپؐ کی سیرت، آپؐ کے فرمان
آپؐ کی یاد شمعِ محفلِ زیست آپؐ کا شوق راحتِ دل و جان

جان و دل آپؐ پر نثار، سلام
آپؐ پر صد ہزار بار سلام
بے حد و بے شمار بار سلام

ہے یہ تعمیلِ حکمِ قرآنی اہلِ ایمان کا ثبوتِ وفا
بھیجتا ہے رئیسِ عاصی بھی آپؐ کی ذاتِ پاک پر آقا

حسبِ فرمانِ کردگار، سلام
آپؐ پر صد ہزار بار سلام
بے حد و بے شمار بار سلام

●

حواشی

۱۔ علامہ سر محمد اقبال کا کچھ ذکر ''فروغِ نوا'' کے ص: ۱۷۱ تا ص: ۲۱۱ پر آچکا ہے۔ یہاں کٹک کے سید شکیل دسنوی صاحب کے قلم سے ماہنامہ ''سب رس'' حیدر آباد میں شائع شدہ ایک طویل مراسلے کے کچھ اقتباسات قارئین کو دعوتِ فکر و نظر دینے کے لیے نقل کیے جارہے ہیں:

''...خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہر صاحبِ ایمان کا خواب ہوتا ہے۔ اقبال اس جذبے سے عملی طور پر عاری نظر آتے ہیں۔ مغربی ممالک کی سیاحت تو وہ بڑے طمطراق سے کرتے ہیں، مگر قبلۂ عالم کی جانب رُخ نہیں کرتے...''

''...اقبال کا مطالعہ کرتے وقت اس ناگوار حقیقت سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی کہ مختلف ادوار میں وہ طرح طرح کی نظریاتی قلابازیاں کھاتے رہے ہیں۔ رومؔی سے متاثر ہوئے تو شمس تبریز کی شاہد طلبی کو بھی جذب کرلیا اور لوط علیہ السلام کی لعنت زدہ قوم کی یاد تازہ کردی:

نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی، نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

بت پرستی کے آبائی جذبے نے جب انگڑائی لی تو اپنے احساسات کا اعتراف یوں کیا:

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں، مری جبینِ نیاز میں
میں جو سر بہ سجدہ ہوا کبھی، تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے کیا ملے گا نماز میں

''...اس بسیار گو شاعر نے صحابۂ کرامؓ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت بلالؓ پر تو مکمل نظمیں بڑے اہتمام سے لکھیں، مگر فخر بشرؐ پر کوئی شاہکار نعت نہ سہی ایک روایتی نعت لکھنے میں کون سا جذبہ مانع تھا؟... جہاں تک متفرق اشعار میں حضورؐ سے عقیدت اور والہانہ وابستگی کا سوال ہے، تو اس کا اظہار تو نعت میں غیر مسلم شعرا بھی بڑے موثر انداز میں کرتے ہیں...''

''...اقبال ایک زمانے میں غلام احمد قادیانی سے کافی متاثر تھے..... ختم نبوت پر اگر اقبال اپنے ایقان کے غیر متزلزل ہونے کے اظہار سے گریز کرتے تو عین ممکن تھا کہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر غلام احمد قادیانی کے حلقۂ بہ گوشوں کی رونق بڑھا رہے ہوتے۔''

''...اقبال نے اپنی خودنوشت ڈائری میں اعتراف کیا ہے کہ ورڈ زورتھ نے انھیں دہری ہونے سے بچالیا۔ اقبال اسلام کے حلقہ بہ گوش ہونے کے باوجود اپنے اندر دہریت کو پنپنے کا موقع دیتے رہے...''

''۱۹۱۷ء کے روسی انقلاب اور کارمارکس کے دہریہ نظریات نے اقبال کی دہریت کو بیدار کر دیا اور حسبِ معمول انھوں نے نظریاتی قلابازی کھاتے ہوئے کارمارکس کے دہریہ فلسفے کی بڑے جوش وخروش کے ساتھ ہم نوائی کی۔ فرماتے ہیں:

یہ وحی، دہریتِ روس پر ہوئی نازل
کہ توڑ ڈال کلیسائیوں کے لات ومنات

کیا عاشقِ ختم المرسلین کو یہ پتا نہیں تھا کہ وحی کا سلسلہ بند ہوئے چودہ سوسال کے قریب ہو چکے ہیں اور اب حضرت جبرئیلؑ کوئی وحی لے کر روے زمین پر اُترنے والے نہیں؟ علاوہ ازیں مفہوم و مطالب کشکول لیے شاعر سے سوال کر رہے ہیں کہ انھوں نے مکہ کے لات و منات کو ظالم و جابر عیسائی بادشاہ زار کے کلیساؤں تک کیسے پہنچا دیا؟ جہاں حضرت عیسیٰؑ اور مریم کے مجسمے نصب ہوا کرتے تھے.... چند اشعار ملاحظہ فرمایئے جن میں اقبال کے مردِ مومن کا گلا گھونٹ کر کارمارکس کی روح کس طرح بول رہی ہے:

اُٹھو، مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ امرا کے در و دیوار ہلا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

اسلام میں کسی بھی طرح کے تشدد کے لیے، خواہ وہ معاشی ہی کیوں نہ ہو، کوئی گنجائش نہیں ہے۔''

''...حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ حرم کی بجاے اپنے لیے الگ سے ایک مٹی کے حرم کی خواہش (غیروں کے) فکر و رجحان کی عقیدت مندانہ تقلید اور کاسہ لیسی کے سوا کیا ہے؟

میں ناخوش و بیزار ہوں، مرمر کی سلوں سے
میرے لیے مٹی کا حرم اور بنا دو

''...حکومت انگلشیہ ''سر'' کے خطاب سے صرف اپنے وفاداروں اور حاشیہ برداروں کو ہی نوازتی تھی۔ علامہ شبلی نعمانی اور علامہ سید سلیمان ندوی جیسے ''کھرے'' لوگوں کو نہیں، جن کے آگے اقبال زانوے ادب تہہ کرتے تھے۔ اقبال ''سر محمد اقبال'' کہلانا تو پسند کرتے تھے، مگر ''الحاج محمد اقبال'' کہلانے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔''

’’برگساں اور الگزینڈر کی تقلید میں سریانی عقیدے کا پردہ پوشِ نظر پیش کر کے اقبال نے الٰہیات اسلامیہ کی تشکیل جدید نہیں کی، بلکہ گمراہ کن پیچیدہ نظریات کا ایک اور پٹارہ کھول دیا۔‘‘

’’اقبال کا شعری سرمایہ اٹھارہ (۱۸) ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ وہ ’کم گوئی‘ اور ’درست گوئی‘ کے زیادہ قائل نہیں تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ’بسیار گوئی‘ اور ’بے راہ شدی‘ کا شکار ہوگئے اور شدید نظریاتی تضاد میں اُلجھ کر رہ گئے۔ کارل مارکس کی وحیوں سے ذہنی طور پر متاثر ہو کر کس قدر سرخا سرخ ہو رہے تھے، اس کا اندازہ ان کی مختصر سی نظم ’’فرمانِ خدا‘‘ سے لگایا جاسکتا ہے جس میں سرمایہ دارانہ نظام کو انسانیت سوز قرار دیا گیا ہے اور کھلے عام اشتراکیت کی تبلیغ کی گئی ہے۔ کیا اشتراکیت، اسلامی فلسفۂ حیات کی نفی نہیں ہے؟‘‘

’’....اقبال کا ایک خوب صورت شعر:

چھپایا حسن کو اپنے، کلیم اللہ سے، جس نے
وہی ناز آفریں، ہے جلوہ فرما، نازنینوں میں

پتا نہیں، عطیہ فیضی کی آنکھوں میں وہ کس کا حسن تلاش کر رہے تھے؟...‘‘

(ماہنامہ ’’سب رس‘‘ حیدر آباد، اکتوبر ۲۰۱۱ء، ص: ۷۴، ۷۵، ۷۶)

۲؎ اس موضوع پر علامہ یوسف القرضاوی کا مندرجہ ذیل فتویٰ بھی اگر ملاحظہ فرمالیا جائے تو مفید مطلب ہوگا:

سوال: کیا یہ صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی مخلوق ہیں؟ اور یہ کہ وہ نور سے پیدا کیے گئے ہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں تسلی بخش جواب دیجیے۔

جواب: علمائے حدیث (کی تحقیق) کے مطابق، وہ ساری احادیث جن میں اللہ کی پہلی مخلوق کا تذکرہ ہے، ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں ہے، جسے صحیح قرار دیا جاسکے۔ یہی وجہ

ہے کہ ان میں آپس میں کافی تضاد پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض حدیثوں میں یہ کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور بعض میں ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ اللہ نے اپنے نور سے ایک حصہ لیا اور اسے حکم دیا کہ ''محمدؐ ہو جا'' اور اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کی اوّلین مخلوق ہیں۔ یہ دعویٰ نہ روایت کے اعتبار سے درست ہے، نہ عقل ہی اسے تسلیم کرتی ہے اور نہ اس بات میں کوئی دینی فائدہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اوّلین مخلوق ہونا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے، اور اگر ثابت ہو بھی جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل البشر والخلائق ہونے پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جس حقیقی وصف کے ذریعے آپ کو افضل البشر قرار دیا ہے، وہ یہ ہے:

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡم (القلم، آیت:۴)

(اور بے شک آپؐ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں)

جو بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ حضورؐ عبداللہ بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں، انؐ کی ماں آمنہ بنت وہب ہیں۔ ان دونوں کے رشتۂ ازدواج میں آنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اور اسی طرح ہوئی جس طرح تمام انسانوں کی ہوتی ہے۔ اسی طرح پلے، بڑھے اور پروان چڑھے، جس طرح دوسرے تمام بچے پلتے، بڑھتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ انھیں بھی رسالت کی ذمہ داری اسی طرح سونپی گئی جس طرح تمام انبیا و رسل کو سونپی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئے (طرز کے) رسول نہیں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فطری انداز میں انسانوں جیسی زندگی گزاری اور جب آپؐ کا وقت پورا ہو گیا تو آپ کو بھی اسی طرح موت آئی، جس طرح تمام دوسرے انسانوں کو آتی ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّھُم مَیِّتُون (الزمر، آیت:۳۰)

(آپؐ کو بھی مرنا ہے اور ان لوگوں کو بھی مرنا ہے)

قرآن میں متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ''بشر'' ہونے کا بیان ہے:

قل انما انا بشر مثلکم، یوحیٰ الیّ (الکہف، آیت:۱۱۰)

(اے نبی کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی آتی ہے)

قل سبحان ربی ان کنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل، آیت:۹۳)

(اے نبی کہو کہ پاک ہے میرا پرودگار۔ کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور بھی کچھ ہوں؟)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اُمت کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ آپ کی تقدیس و تعظیم میں اتنا غلو نہ کریں۔ جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کیا اور انھیں خدا بنا ڈالا۔

پس یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر حضورؐ بشر ہیں تو وہ نور سے پیدا نہیں ہوئے اور نہ سونے چاندی سے، بلکہ اسی مادہ منویہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تخلیق ہوئی جس سے تمام انسانوں کی ہوتی ہے۔ البتہ اپنی رسالت و نبوت اور فریضۂ ہدایت کے اعتبار سے آپؐ بے شبہ اللہ کے نور ہیں۔ نور کی طرف ہدایت دینے والے ہیں، گمراہوں اور راہ سے بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے آپ کی ذات روشنی اور مشعلِ راہ ہے۔ اسی لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قد جائکم من اللہ نور و کتاب مبین (المائدہ، آیت:۱۵)

(تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آگئی اور ایک واضح کتاب)

فتاویٰ یوسف القرضاوی، ترجمہ: سید زاہد اصغر فلاحی، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی ۱۹۹۹ء، ص:۹۲، ۹۳، ۹۴

۳۔ نبی اکرم فخرِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارک میں ضمائر کے استعمال کے حوالے سے ابوالخیر کشفی، رشید وارثی اور حضرت ناوک حمزہ پوری وغیرہ وغیرہ نے اپنے مختلف مضامین کے اندر بہت تفصیل کے ساتھ موضوع کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ انشاء اللہ راقم بھی ایک مفصل مضمون اس موضوع پر لکھے گا۔ یہاں چند اشاروں پر اکتفا کیا جا رہا ہے:

(الف) رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ومقام کی بلندی کے احترام کے پیش نظر ضمیر واحد (وہ، اس، اس کا، اس کو، اس نے، تو، تیرا، تجھ کو، تو نے وغیرہ) کا استعمال قطعاً مناسب نہیں ہے۔

(ب) ''وہ'' اردو زبان میں واحد اور جمع دونوں طرح مستعمل ہے۔ اس لیے جب اس کے ساتھ صفت اور فعل کو بہ صورت جمع لایا جا رہا ہے تو بے تکلف استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (وہ تشریف لائے، وہ نبی بنائے گئے، وہ جامعِ صفاتِ حسنہ ہیں اور...)

(ج) ان کا، ان کو، انھیں، انھوں نے وغیرہ کے استعمال میں بھی کسی ہچکچاہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

(د) ''آپ'' کو غایب اور مخاطب دونوں طرح کے صیغوں اور صفتوں کے طور پر استعمال کرنا بلا اختلافِ علما و ادبا درست ہے۔

(ہ) تم، تمہارا، تم کو، تمھیں، تم نے کے استعمال پر استنکاف کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے۔

(و) ''تم'' کا استعمال، ایک طرح سے ''آپ'' سے درست تر ہے، کیوں کہ ''آپ'' اور ''تم'' دونوں جمع کے طور پر مستعمل ہیں، لیکن ''آپ'' کے اندر ''ایہام'' کا ایک پہلو بھی نکلتا ہے جو ''تم'' میں محتمل نہیں ہے۔ گویا ''تم'' کی صراحت وفصاحت ''آپ'' کی بلاغت وملاحت پر غالب ہے۔

(ز) لہجے کے فرق سے: واحد، جمع، غائب، حاضر، متکلم، ہر ضمیر اور فعل کا مفہوم متاثر اور متغیر ہو جاتا ہے اور یہ ایسا نکتہ ہے جس پر بڑے بڑے دراز نفس لوگ (ادبا و ناقدین) بھی دھوکا کھا گئے ہیں۔ (ایک ہی صیغے یا ضمیر سے بچے اور بڑے دونوں سے تخاطب میں بھی یہی باریک فرق موجود ہوتا ہے)۔

(ح) ابوالخیر کشفی جیسے حضرات اور ان کے مقلدوں نے نعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو، تیرے، تو نے، تجھ کو وغیرہ کے استعمال کو جائز و درست قرار دینے کے لیے عشق و عاشقی اور جذب و مستی کے حوالے سے جو حیلہ تراشی کی ہے، اس کو صحیح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسلام میں کسی عشق پشق اور مستی پستی کی گنجائش نہیں ہے۔ قرآن جگہ جگہ عقل،

شعور، ادراک اور تدبر کو اپیل کرتا ہے، اور اسلام وقرآن کی حقانیت پر یقین محکم اور شریعت کے احکام پر عمل پیہم سے بے نیاز ہو کر محبت اور تعظیم رسولؐ کا ہر دعویٰ مردود اور باطل ہے۔ عشق و مستی کے کلچر میں ادب واحترام جیسے سب الفاظ بے معنی ہوجاتے ہیں۔

۴؎ راہنموں: راہ نما، راہبر

۵؎ اس شعر میں ابوجہل اور ابوطالب کا ذکر اتفاقاً ایک ساتھ آ گیا ہے۔ اگر یہ قصداً بھی ہوتا، تب بھی شاعر کے لیے اظہار معذرت کی کوئی ضرورت نہیں تھی، لیکن جیسے ہی یہ نعت ایک موقر علمی وادبی ماہنامے میں شائع ہوئی، ایک کرم فرمانے فوراً فون پر جناب ابوطالب کی شان میں نثری قصیدہ خوانی سے ہماری سامعہ نوازی فرمائی۔ موصوف کی تقریر سننے کے بعد اس شعر کو پھر غور سے دیکھا گیا، مگر کوئی قابلِ اعتراض یا ترمیم طلب بات نظر نہیں آئی۔ شعر میں ابوجہل اور ابوطالب کے صرف ایمان نہ لانے اور بہ حالت کفر دونوں کے دنیا سے رخصت ہوجانے کا ذکر ہے اور یہ کسی تحقیقی شعور رکھنے والے ذی علم آدمی کے لیے نکتۂ اختلاف بننے والی بات نہیں ہے۔ کچھ لوگوں نے خواہ مخواہ جناب ابوطالب کے ساتھ ایسے فضائل چسپاں کردیے ہیں جو تاریخی و تحقیقی طور پر درست نہیں ہیں۔ ان شاء اللہ اس موضوع پر کسی آئندہ فرصت میں ایک مفصل مضمون لکھا جائے گا۔ یہاں پر صرف ابوطالب کے ''محروم الایمان'' ہونے کی حالت میں دنیا سے کوچ کرجانے کے متعلق، سیرت رسولؐ کے موضوع پر دنیا کی سب سے پہلی باقاعدہ کتاب ''المبعث والمغازی'' (تالیف محمد بن اسحاق بن یسار مطلبی، متوفی ۱۵۱ھ) سے بعض اقتباسات ہدیۂ قارئین کیے جاتے ہیں:

پیرا (۳۲۵) احمد نے یونس کی وساطت سے ابن اسحاق کی یہ روایت نقل کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف سے حق کی تکذیب دیکھی تو فرمایا کہ: ''میں نے اپنی قوم کو ایک بات کی دعوت دی اور میں نے بات کرنے میں حد سے تجاوز نہیں کیا۔'' آپؐ کے چچا (ابوطالب) نے کہا: ''ہاں، ''آپؐ نے زیادتی نہیں کی۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا کی بات بھلی معلوم ہوئی اور آپؐ نے

فرمایا: ''چچا جان! آپ نے مجھ پر احسان کیے ہیں اور آپ میرے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک سے پیش آتے رہے ہیں، آج میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں آپ کے احسانات کا بدلہ چکا سکوں۔ سوائے اس بات کے کہ میں آپ سے ایک کلمے کا طالب ہوں جس کے ذریعے سے مجھے اپنے رب کے ہاں آپ کی شفاعت کرنے کا جواز حاصل ہو جائے گا۔ وہ کلمہ یہ ہے کہ آپ اس بات کا اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے آپ کو مرتے وقت بزرگی حاصل ہو جائے گی۔ اب آپ دنیا سے رحلت فرما رہے ہیں، اس کلمے کی برکت سے آپ کو آخرت میں اعلیٰ مقام حاصل ہوگا۔'' آپؐ کے چچا نے کہا: ''اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ مجھ پر موت نے گھبراہٹ طاری کر دی تھی اور وہ آپؐ پر اور آپؐ کے بھائیوں پر ذلت آمیز طعنہ زنی کریں گے، تو میں وہ کلمہ ضرور کہہ دیتا جس کی تلقین آپؐ مجھے کر رہے ہیں، اور اس طرح میں آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈک مہیا کرتا۔ کیوں کہ میں آپ کی طرف سے خیر خواہی اور محبت بھرے جذبات کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔''

......اللہ تعالیٰ نے اسی ضمن میں یہ آیت نازل فرمائی:

انک لاتهدی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء و هو اعلم بالمهتدین ۝ (القصص:۵۶)

''(اے نبیؐ!) تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں۔''

پیرا (۳۲۶) یونس نے یحییٰ بن ابی انیسہ کے حوالے سے اور اس نے سعید بن مسیب کی وساطت سے اس کے باپ کی یہ روایت بیان کی کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی وہاں موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابوطالب سے فرمایا: ''پچا جان! کہو: لا الہ الا اللہ، میں اللہ کے ہاں اس کلمے کے بارے میں آپ کے حق میں گواہی دوں گا۔'' ابوجہل نے کہا: ''بخدا، اے ابوطالب! کیا آپ عبدالمطلب کے طریقے سے انحراف کریں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار باراس کلمے کو دہراتے رہے اور ابوجہل اپنی بات کو دہراتا رہا، یہاں تک کہ آخری بات جو ابوطالب نے کہی وہ یہ تھی: ''علی ملۃ عبدالمطلب'' یعنی عبدالمطلب کے طریقے پر اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخدا میں آپ کے لیے معافی ضرور چاہوں گا جب تک مجھے ایسی دعا کرنے سے روک نہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:

''ماکان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ماتبین لھم انھم اصحاب الجحیم ٥ (التوبہ۔ آیت:۱۱۳)

(نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں، زیبا نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ جہنم کے مستحق ہیں۔)

اور اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی:

انک لاتھدی من احببت و لکن اللہ یھدی من یشاء و ھو اعلم بالمھتدین ٥ (القصص:۵۶)

''(اے نبیؐ!) تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے، مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو ہدایت قبول کرنے والے ہیں۔''

پیرا (۳۲۷) یونس نے قیس بن ربیع کے حوالے سے حبیب بن ابی ثابت کی روایت نقل کی۔ حبیب نے کہا، مجھ سے اس شخص نے یہ روایت بیان کی جس نے اسے ابن عباسؓ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے قول:

"وهم ینھون عنه و ینئون عنه" (الانعام۔آیت:۲۶)

(وہ اس سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں۔)

کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ یہ ابوطالب کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ ابوطالب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذارسانی سے لوگوں کو روکتے تھے، مگر خود بھی اس ہدایت سے دور بھاگتے تھے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس لے کر آئے تھے۔"

پیرا (۳۲۸) احمد نے یونس کی وساطت سے ابن اسحاق کی روایت نقل کی۔ ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے عباس بن عبداللہ بن معید نے اپنے کسی اہل خانہ کے حوالے سے ابن عباسؓ کی یہ روایت بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی آخری بیماری میں ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: چچا جان کہو "لا الہ الا اللہ" اس طرح مجھے قیامت کے دن آپ کی شفاعت کرنے کا جواز مل جائے گا۔ ابوطالب نے کہا: "بخدا، اے بھتیجے! اگر تم پر اور تمہارے اہل خانہ پر قریش کی طعنہ زنی اور اس زبان درازی کا خوف نہ ہوتا کہ میں نے موت سے گھبرا کر یہ کلمہ پڑھا ہے، تو میں اس کلمے کا ضرور اقرار کرتا اور میں تم سے یہ بات بھی صرف تمہاری خوش نودی کے لیے کہہ رہا ہوں..."

پیرا (۳۲۹) یونس نے سنان بن اسماعیل حنفی کے حوالے سے یزید آماشی کی روایت نقل کی۔ یزید آماشی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! آپؐ کے چچا آپؐ پر مہربان تھے اور دشمنوں کے مقابلے میں آپ کی حمایت وحفاظت کرتے تھے، آخرت میں ان کا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ دوزخ کے پایاب حصے میں ہوں گے۔" آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا دوزخ میں پایاب اور گہرے ہر طرح کے درجات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں، دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا

جائے گا، اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے، لیکن یہ آگ اس قدر بھڑکے گی کہ اس کا دماغ کھولنے لگے گا اور پگھل کر بازوؤں اور ٹانگوں تک بہنے لگے گا...."

پیرا (۳۳۰) یونس بن بکیر نے یونس بن عمرو کے حوالے سے اپنے باپ سے اور اس نے ناجیہ بن کعب کی وساطت سے، حضرت علیؓ بن ابی طالب کی روایت نقل کی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: "جب ابو طالب فوت ہوگئے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "بے شک آپؐ کے کافر چچا فوت ہو چکے ہیں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم جاؤ اور انھیں دفن کرو۔" میں نے کہا: "بخدا، میں انھیں دفن نہیں کروں گا۔" آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم یہ کام نہیں کروگے، تو کون کرے گا؟ جاؤ انھیں دفن کرو اور میرے پاس واپس آنے تک کوئی بات نہ کرو۔" چنانچہ میں چلا گیا اور انھیں دفن کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس گیا...." [سیرت ابن اسحاق (محمد بن اسحاق بن یسار مطلبی، متوفی ۱۵۱ھ)، تحقیق و تعلیق: ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ترجمہ: نور الٰہی ایڈووکیٹ، شائع کردہ: ملّی پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۰۰ء، ص: ۳۳۲ تا ۳۳۶]

روایات بالا سے مندرجہ ذیل حقائق منکشف ہوتے ہیں:

(۱) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اپنے چچا ابو طالب بن عبد المطلب سے کہا: کہ چچا جان کلمہ "لا الہ الا اللہ" پڑھ لو، تاکہ میں قیامت کے روز تمہاری سفارش (شفاعت) کرسکوں، مگر ابو طالب نے کلمہ نہیں پڑھا اور بہ حالت کفر ہی وفات پائی۔

(۲) کلمہ نہ پڑھنے اور ایمان نہ لانے کی وجہ خود جناب ابو طالب نے یہ بتائی کہ قریش یہ طعنہ دیں گے کہ ابو طالب نے موت کے ڈر سے گھبرا کر کلمہ پڑھا تھا۔

(۳) مرتے وقت آخری بات جو ابو طالب کی زبان سے ادا ہوئی وہ یہ تھی کہ "علیٰ ملة عبد المطلب" (عبد المطلب کے طریقے پر مر رہا ہوں)، یعنی ابو طالب نے مومن ہونے کی بجائے عبد المطلب اور قریش کے کافرانہ و مشرکانہ عقیدے کے ساتھ مرنے کو ترجیح دی اور اس کا اعلان بھی کر دیا۔

(۴) اگر ابوطالب کی وفات بہ حالت کفر نہ ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہرگز ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ کہتے کہ: ''آپؐ کے کافر چچا فوت ہو چکے ہیں۔''

(۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کفر اور کافروں سے ایسی نفرت تھی کہ اپنے حقیقی باپ کے بھی بہ حالت کفر مر جانے پر، ان کے کفن دفن میں شامل ہونے کو تیار نہ تھے۔

(۶) قرآن پاک کی سورۃ الانعام کی آیت: ۲۶، سورۃ التوبہ کی آیت: ۱۱۳ اور سورۃ القصص کی آیت: ۵۶ بھی یہ سند پیش کر رہی ہیں کہ ابوطالب مرتے وقت بھی ایمان نہیں لائے اور بہ حالت کفر ہی وفات پائی۔

(۷) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کے لیے دعائے مغفرت سے روک دیا جانا بھی اس کی دلیل ہے کہ ان کی موت بہ حالت کفر ہی واقع ہوئی۔

(۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ابوطالب کا ٹھکانا دوزخ کا وہ پایاب حصہ ہوگا جس میں آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور ان جوتوں کی گرمی سے دماغ کھولنے لگے گا اور پگھل کر بازوؤں اور ٹانگوں تک بہنے لگے گا۔

(اعاذنا اللہ منھا)

۶۔ امروہا (ضلع مرادآباد) میں ایک مشہور نعت گو شاعر رؤف امروہوی گزرے ہیں، ان کے مکان پر ہر جمعے کو بعد نماز جمعہ، نعت خوانی کی محفل بھی ہوا کرتی تھی۔ ایک دوبار راقم الحروف کا بھی اس میں شرکت کا اتفاق ہوا۔ اس ہفتگی محفل میں بیدم وارثی کی ایک نعت سنی تھی جس کا ایک شعر یہ تھا:

ہم سب کا رخ سوئے کعبہ سوئے محمدؐ روئے کعبہ
کعبے کا کعبہ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس وقت راقم کی عمر صرف سننے کی تھی، سمجھنے کی نہیں تھی، یا پھر نعت خوانوں کے ترنم کے زیر و بم کی دیوار سدِ راہِ فہم ہوگئی تھی۔ کچھ برسوں کے بعد رضا بریلوی کا دیوان نظر سے گزرا تو اس میں ایسا ہی ایک شعر نظر آیا:

حاجیو! آؤ، چلو شاہ کا روضہ دیکھیں

کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھیں

ان دونوں شعروں میں شعوری یا غیر شعوری طور پر رسولؐ کے مقام کو خدا سے بھی بلند تر بتانے کی کوشش کی گئی ہے جو اسلامی عقیدے کے منافی ہے۔ اسی گمراہی سے بچانے کے لیے یہ شعر کہا گیا ہے:

۷۔ غالب نے اپنے آپ کو بہادر شاہ ظفر کا بندہ کہا تھا:

آپ کا بندہ اور پھروں ننگا

آپ کا نوکر اور کھاؤں ادھار

(دیوانِ غالب۔ مطبع آفتاب، برلن، ۱۳۴۵ھ، ص: ۲۶۷)

ہمارے زمانے کے کچھ توحید خالص کے شعور سے محروم نعت گو بھی خود کو حضورؐ کا بندہ (عبدالمصطفیٰ) لکھتے ہیں جو عقلاً و شرعاً کسی طرح درست نہیں۔

۸۔ بعض خود کو مسلمان کہلانے والے (یا کہلائے جانے والے) دانش ور اور پروفیسر (اور رٹائرڈ پروفیسر بھی) یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام مکمل دین حق اور ''آخری سچ'' نہیں ہے اور موجودہ دور کے دوسرے ادیان میں بھی حق پایا جاتا ہے۔ یہ خیال قرآن پاک کی آیات:

''ان الدین عنداللہ الاسلام'' (آل عمران۔ آیت:۱۹)

''و من یبتغ غیر الاسلام دنیا فلن یقبل منه و هو فی الآخرة من الخاسرین'' (آل عمران۔ آیت ۸۵)

''الیوم الملکت لکم دینکم و ائممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دنیا'' (المائدہ، آیت:۳)

کے خلاف ہے، ان تمام حضرات کو اپنے نظریے پر نظر ثانی اور اس سے رجوع کرنا واجب ہے۔

۹۔ ان الانسان لفی خسر ہ الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر ہ (سورۃ العصر۔ آیت: ۲۔۳)

بے شک انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور صبر کی تلقین کی۔)

۱۰ فائز: کامیاب، بامراد

۱۱ یہاں ''گفتگو'' سے مراد وہ تمام موضوع روایات و احادیث ہیں، جو عاقبت نااندیش فرقوں یا افراد نے اپنی ذہنی ٹکسال میں ڈھال ڈھال کر قرآن پاک کی مختلف تفاسیر، احادیث کے مجموعوں اور صوفیانہ لٹریچر میں شامل کر دی ہیں اور جو ہمارے مذہبی ادب اور واعظوں کی تقریروں کے توسط سے بے علم یا کم علم ہی نہیں، بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے مسلمانوں میں بھی مروّج و متداول ہیں۔

۱۲ ذرا سی ڈبیا: موبائل فون

۱۳ **و لا تھنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۝**

(سورۃ آلِ عمران۔ آیت: ۱۳۹)

(نہ سست رہو نہ رنجیدہ رہو، تمہیں سربلند ہوگے، بشرطیکہ (واقعاً) مومن ہو۔)

۱۴ شرک جلی: واضح شرک، کھلا ہوا شرک

۱۵ **و جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ۝** (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے)

(مفتاح کنوز السنۃ۔ ص: ۲۶۸، سنن نسائی، مسند احمد بن حنبل)

۱۶ مومن کی اصل زندگی وہ ہوگی جو وہ جنت میں جیے گا اور وہ حیاتِ دوام (دائمی زندگی) ہوگی۔ اس پر قرآن کی متعدد آیات شاہد ہیں۔

۱۷ نجم ثانی چرخ خلافت کبریٰ: خلافت عظمیٰ کے آسمان کا دوسرا ستارہ (حضرت عمرؓ)

۱۸ عقد پرتو رحمت کا گوہر ثالث: رحمت عالمؐ کے حلقۂ نور کا تیسرا موتی (حضرت عثمانؓ)

۱۹ آفتاب رسالت کا پرتو رابع: رسالت کے سورج کی چوتھی کرن (حضرت علیؓ)

۲۰ مستحضر: یاد رکھا ہوا، وہ بات جو یاد ہو، جو ذہن میں تازہ رہے۔

۲۱ **اکثر و اذکر ھادم اللذات الموت** (لذتوں کو شکستہ کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو) (معارف الحدیث، ج: ۲، ص: ۳۰ نقلاً عن ترمذی)

۲۲۔ اوہام واحلام: واہمے اور خواب

۲۳۔ راہِ فوز وفلاح: کامیابی اور کامرانی کا راستا

۲۴۔ کافر اقوام: تمام غیر مسلم قومیں

۲۵۔ لحد: قبر، گور

۲۶۔ وصف گر: تعریف وتوصیف کرنے والا

۲۷۔ مبرہن: مدلل، ثابت، باثبوت

۲۸۔ طلوعِ مہر: سورج کا طلوع ہونا، سورج کا نکلنا

۲۹۔ ملک: فرشتہ

۳۰۔ پیک: قاصد، ہرکارہ

۳۱۔ رنجیدہ دل نہ ہو: یہ قرآن پاک کی سورۃ التوبہ کی آیت: ۴۰ کے ایک فقرے کا ترجمہ ہے جو سفرِ ہجرت رسولؐ سے متعلق نازل ہوئی تھی جب کہ غارِ ثور کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''لا تحزن ان اللہ معنا'' (رنجیدہ مت ہو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے)

۳۲۔ یارِ غار: حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو سفرِ ہجرت میں مکہ سے مدینہ تک رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غارِ ثور میں بھی انھیں کی معیت میں قیام فرمایا تھا۔

۳۳۔ دلق پوش: گدڑی پہننے والا، موٹا جھوٹا لباس زیبِ تن کرنے والا، یہاں پر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

۳۴۔ صحیفۂ پروردگار: قرآن مجید، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت آپؓ کے خون کے چھینٹے قرآن کے اوراق پر بھی گرے تھے، کیوں کہ بہ وقتِ شہادت بھی وہ تلاوتِ کلام اللہ میں مشغول تھے۔

۳۵۔ سادہ کار: حضرت علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں، جو زندگی بھر سبائیوں کی سازشوں کے جال میں پھنسے رہے اور ان کی سازش کے نتیجے میں ہی آپؓ کی شہادت بھی واقع ہوئی۔

۳۶۔ شہامت: دلیری، بہادری، شجاعت

۳۷۔ کارزار: جنگ، مقابلہ، یہاں سانحہ کربلا مراد ہے، جو ایک معمولی سا واقعہ تھا، مگر سبائی افسانہ طرازوں نے پہاڑ کے برابر بنا دیا۔

۳۸۔ لیل ونہار: رات اور دن

۳۹۔ تبار: نسل، خاندان، خدا جانے یہ خاندان پرستی کا مجوسی و یہودی نظریہ مسلمانوں کے ذہنوں میں کیسے راسخ ہوگیا۔

۴۰۔ صداقتوں کے چراغ: سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سیرت کی طرف اشارہ ہے۔

۴۱۔ ضیاے عدل: سیدنا فاروق اعظمؓ کے دورِ خلافت کا استعارہ ہے۔

۴۲۔ فروغ حیا: سیدنا عثمان ذی النورینؓ کی توصیف ہے۔

۴۳۔ شجاعتوں کے چراغ: سیدنا علیؓ کی مخصوص تعریف ہے۔

۴۴۔ حنین وبدر: دو مقامات اور ان مقامات پر واقع دو غزوات کے نام ہیں۔ حنین مکہ مکرمہ سے شمال مشرقی جانب طایف کے راستے میں ایک میدان ہے جس کو وادی اوطاس بھی کہتے ہیں۔ بدر مدینہ منورہ سے ۱۴۸ کیلومیٹر کے فاصلے پر ایک بستی ہے۔ ان غزوات کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ آل عمران، آیت: ۱۳۲ اور سورۃ توبہ، آیت: ۲۵ میں بھی آیا ہے۔ خندق بھی ایک غزوے کا نام ہے جس میں صحابۂ کرام نے خندق کھود کر جنگ کی تھی۔

۴۵۔ وِلا: محبت، موَدت

۴۶۔ حما: حمایت، حفاظت، دفاع، نگہبانی

۴۷۔ کچھ مولوی اور نعت نگار جن کو توحید و رسالت میں امتیاز کا شعور حاصل نہیں اور وہ عام لوگوں کو بھی اپنے مغالطہ آمیز خیالات سے گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے:

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہوکر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰؐ ہوکر

اور کوئی یوں ہرزہ سرائی کرتا ہے:

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
وہ بزم یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منھ کو چھپا چھپا کر

کچھ لوگ ''نور من نور اللہ'' کے فرضی فارمولے کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ ان کی گمراہی اور گمراہ گری سے موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بچانے کے لیے اس ادب شناس بارگاہِ رسالت نے اس طرح کے اشعار کہے ہیں۔ ان پر معروضی طور پر اور مسلکی تعصب کی عینک کے بغیر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

۴۸ حرف حرف: اطراف و جوانب

۴۹ قیصر و جم: روم و ایران کے بڑے بڑے بادشاہ

۵۰ والضحیٰ، الم نشرح: قرآن کی دو سورتوں کے نام اور ان کے ابتدائی الفاظ

۵۱ مشہور فرمان رسولؐ ہے کہ: ''کل مؤمن تقی فھو آلی'' (ہر صاحب تقویٰ مومن میری آل ہے)

۵۲ خامہ: قلم

۵۳ شب اِسرا: معراج کی رات

۵۴ مثلاً علامہ اقبال نے جرمنی فلسفی نیٹشے کے بارے میں کہا ہے:

اگر ہوتا وہ مجذوب فرنگی اس زمانے میں
تو اقبال اس کو سمجھاتا، مقامِ کبریا کیا ہے

(کلیاتِ اقبال۔ ص: ۳۴۸)

اس شعر میں علامہ نے ''خدا کا مقام'' سمجھانے کا دعویٰ کیا ہے، مگر خود علامہ کا حال یہ ہے کہ رسولؐ کا بھی صحیح مقام نہیں سمجھ پائے، اور ''احمد بے میم'' اور ''عرب بلا عین'' کی جاہلانہ بھول بھلیاں میں الجھے رہے۔ نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کہا ہوا یہ شعر انھیں علامہ کا ہے:

ای کہ ذات تو نہان در پردۂ ''عین عرب''
روی خود را ''در نقاب میم'' پنہان کردہ ای
(کلیاتِ باقیاتِ اقبال۔ص:۹۹)

۵۵۔ مبرا: پاک وصاف

۵۶۔ شہامتیں: ہمتیں، شجاعتیں، بہادریاں

۵۷۔ رستم وزال: رستم ایران کا ایک مشہور داستانی پہلوان (شاہنامۂ فردوسی کا ہیرو) تھا۔
زال اسی رستم کے باپ کا نام ہے وہ بھی فردوسی کی کہانی کا ایک مشہور پہلوان تھا۔

۵۸۔ ابولہب: یہ بد بخت عبدالمطلب کا بیٹا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا، مگر حضورؐ کے اعلان نبوت کے بعد اور تبلیغ دین کا آغاز ہوتے ہی اسلام کا سب سے بڑا دشمن بن گیا تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی لوگوں کو ''لا الہ الا اللہ'' کی دعوت دیتے یہ ظالم ہر جگہ آپ کی تکذیب کیا کرتا تھا اور حضورؐ کو بد دعائیں دیا کرتا تھا جو خدا کو ناپسند ہوئیں اور وہ ایسی بے کسی اور کس مپرسی کی حالت میں مرا کہ تین دن تک اس کی لاش پڑی رہی، جب سڑنے لگی تو کرایے کے مزدوروں نے ایک گڑھا کھود کر ہاتھوں سے چھوئے بغیر ایک لکڑی سے اس گڑھے میں دھکیل کر اوپر سے پتھر بھر دیے۔ (معارف القرآن، تفسیر سورہ لہب)

۵۹۔ سازوطرب: گانا بجانا، راگ راگنی

۶۰۔ بامِ ثریا: آسمان

۶۱۔ عدل و بذل و پُردلی: عدل: انصاف، بذل: سخاوت، بخشش، پردلی: دلیری، بہادری، شجاعت

۶۲۔ سکندر، دارا، جم: یہ سب بڑے بڑے مشہور عجمی بادشاہوں کے نام ہیں۔

۶۳۔ معرکہ: میدان جنگ، مقابلہ، ہنگامہ

۶۴۔ حیف: افسوس، ظلم

۶۵ے حفیظ جالندھری کا مشہور سلام، جو میلاد کی محفلوں میں بھی پڑھا جاتا ہے۔اس کا ایک غیر محتاط مصرع اس طرح ہے: ''ترا در ہو مرا سر ہو، مرا دل ہو ترا گھر ہو''

(شاہنامہ اسلام، ج:۱،ص:۱۳۴)

اس شعر میں حفیظ کے خیال کی غلطی کی طرف اشارہ ہے تاکہ دوسرے شاعر ایسے مضمون نہ باندھیں۔

۶۶ے توحید خالص اور غیرت ایمانی کا مقتضٰی یہ ہے کہ: جہاں بان، جہاندار، جہاں پناہ جیسے الفاظ کا استعمال صرف خدا کے لیے کیا جائے۔ غیر اللہ پر ان کا اطلاق درست نہیں، خواہ وہ بادشاہ ہوں، انبیاءؑ ہوں یا صحابہؓ یا اولیا وغیرہ۔ کیوں کہ اس میں شرک کا شائبہ پایا جاتا ہے اور شرک کا ادنیٰ سا بھی شائبہ خدائے ذوالجلال والاکرام کو گوارا نہیں ہے۔ ''بانگِ درا'' کے صفحہ ۱۸۰ پر صحابہؓ کی توصیف میں اقبال کا یہ مصرع حتماً خلافِ احتیاط ہے: ''جہانگیر و جہاندار و جہانبان و جہاں آرا''

۶۷ے فرستادہ: بھیجا ہوا، رسول

۶۸ے پادرہوا: ناپائدار، بے بنیاد، بے اصل

۶۹ے چرخِ ہفتم: ساتواں آسمان

۷۰ے ارزندہ: اہم، باقدر و قیمت

۷۱ے جویندہ: متلاشی، جستجو کرنے والا

۷۲ے ذی حشم: جاہ وجلال والا، نوکر غلام والا

۷۳ے عکسِ بالِ ہما: ہما کے پروں کا سایہ (ہما ایک فرضی پرندہ، جس کے بارے میں مشہور ہو گیا ہے کہ اس کے پروں کا سایہ جس پر پڑ جائے بادشاہ بن جاتا ہے)

۷۴ے ارضِ گفتار: سرزمین گویائی

۷۵ے کشتِ اشعار: شعروں کی کھیتی

۷۶ے آثارِ پا: قدموں کے نشان

۷۷۔ دشتِ پرہول: صحرائے دہشت ناک

۷۸۔ مجالِ سخن: گنجایش کلام، قوت گویائی

۷۹۔ مرتحل: کوچ کرنے والا، رخصت ہونے والا

۸۰۔ زیرگام: قدم کے نیچے

۸۱۔ بام وبرزن: چھتیں، مکانات اور گلی کوچے

۸۲۔ مہرومہ: سورج اور چاند

۸۳۔ تزکیہ کاری: پاک کرنا، صاف کرنا

۸۴۔ خوش نگاہان: اچھی نظر والے، تیز نظر والے

۸۵۔ خاسر: خسارہ پانے والا، نقصان اٹھانے والا

۸۶۔ اشتراک: ساجھے داری

۸۷۔ بدرواحد: بدر: ایک بستی ہے مدینہ سے ۱۴۸ کیلومیٹر پر، احد: مدینہ سے ڈھائی میل کے فاصلے پر ایک بڑا پہاڑ ہے۔ ان دونوں مقامات پر غزوۂ بدر اور غزوہ احد واقع ہوئے۔

۸۸۔ اب وجد: باپ اور دادا

۸۹۔ گیسووخد: زلف اور رخسار

۹۰۔ مجالِ نطق: قوت گویائی، فرصت گویائی

۹۱۔ سرتاجِ انس وجان: انسانوں اور جنات کے سردار

۹۲۔ رفعِ ذکر کی آیت: "ورفعنا لک ذکرک" (ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا۔ سورۃ انشراح، آیت: ۴)

۹۳۔ خشتِ آخر: آخری اینٹ، تکمیل کی حد

۹۴۔ ما کان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ سورۂ احزاب، آیت: ۴۰)

۹۵ دیر گاہی: طویل المیعاد، زیادہ مدت تک باقی رہنے والا

۹۶ کعبؓ بن زہیر: ایک مشہور صحابی اور شاعر، جن کا لکھا ہوا قصیدہ "بانت سعاد" عربی زبان کا ایک شاہکار قصیدہ ہے۔ حضرت کعبؓ نے یہ قصیدہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اظہار معذرت کے لیے لکھا تھا جس کو سن کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ ان کے عذر کو قبول فرمایا بلکہ اپنی مقدس چادر بھی بطور انعام عطا فرمائی تھی۔ یہ چادر آج بھی ترکی کے کسی میوزیم میں محفوظ بتائی جاتی ہے۔(حضرت کعبؓ اور "بانت سعاد" پر ہماری کتاب "چراغِ نوا" ص:۵۸ تا ۶۰ پر ایک مفصل نوٹ دیا گیا ہے۔)

۹۷ ملاہی و مناہی: کھیل تفریح اور ممنوعاتِ شرعیہ (وہ کام جنھیں شریعت نے ناروا قرار دیا ہے)

۹۸ شاتمینِ صحابہؓ: اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط عقیدہ رکھنے والے اور ان کی شان میں خلاف ادب و احترام باتیں کرنے اور لکھنے والے۔

۹۹ دولتِ جاوید: ہمیشہ رہنے والی دولت۔

۱۰۰ چیں بر جبیں: ماتھے پر شکن ڈالنے والا، ناک بھوں چڑھانے والا، ناراض، برہم

۱۰۱ شمائل: عادات، خصائل، اخلاق

۱۰۲ خدا خواہی: خدا کو چاہنا، خدا سے محبت کرنا

۱۰۳ اہرمن: شیطان

۱۰۴ کنہ: ماہیت، حقیقت، تہہ، باریکی

۱۰۵ "اذ هما فی الغار" قرآن پاک کی سورۂ توبہ کی آیت: ۴۰ کا ایک فقرہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے سفرِ ہجرت مدینہ کے موقع پر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کا ذکر فرمایا ہے اور یاد دلایا ہے کہ جب کفارِ مکہ نے آپ کو بے انتہا پریشان کر کے، ترکِ وطن پر آمادہ کر دیا تھا، تو اس سفر کے دوران دو آدمی تھے جو غار (ثور)

میں موجود تھے (ایک خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)۔

۱۰۶ تولاّ: محبت، دوستی

۱۰۷ شیّاد: مکار، عیّار، فریبی، منافق

۱۰۸ والضحیٰ: قرآن پاک کی سورۃ الضحیٰ کی پہلی آیت، ایک موقع پر چند روز تک جبریل امین کوئی وحی لے کر نہیں آئے تو کفار و مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ کو آپؐ کے خدا نے چھوڑ دیا ہے اور وہ آپؐ سے ناراض ہو گیا ہے۔ تب یہ پوری سورت نازل ہوئی جس میں مختلف اسالیب میں آپؐ کی دل دہی کی گئی ہے اور آپ کو تسلی دی گئی ہے۔ (معارف القرآن، ج:۸، تفسیر سورۂ الضحیٰ)

۱۰۹ حضرت کعبؓ کے بارے میں، حاشیہ ۹۶ میں اشارہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں پر ایک بات کی وضاحت کرنا مناسب ہوگا کہ ہمارے کچھ نعت گو شعرا حضرات، حضرت کعبؓ اور ان کے باپ زہیر بن ابی سلمیٰ کو ایک ہی سمجھتے ہیں، یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ مثلاً کسی خوش فکر شاعر کا یہ شعر مشہور ہے:

مثلِ زہیر نعت کا مجھ کو صلہ ملے
محشر کے روز تیرے کرم کی ردا ملے

یہ قطعاً غلط ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ردائے مبارک زہیر کو نہیں دی تھی، زہیر کا انتقال تو قصیدہ بانت کے لکھے جانے اور حضور کے اس کو سن کر چادر عطا فرمانے سے تقریباً بیس سال پہلے ہو چکا تھا۔ لٰہذا زہیر کو ردائے مبارک کے دیے جانے کی بات کو کسی طرح درست نہیں کہا جا سکتا۔ حضورؐ نے اپنی چادر زہیر کے بیٹے حضرت کعبؓ کو دی تھی، جنھوں نے اپنا مشہورِ آفاق قصیدہ بانت سعاد لکھ کر خدمتِ اقدس میں سنایا تھا۔ (تاریخ ادب عربی)

۱۱۰ بیخ کنی: جڑ سے اکھاڑنا، نابود کر دینا، مٹا دینا

۱۱۱۔ قیصر و کسریٰ: زمانۂ قدیم میں روم و ایران کے بادشاہوں کے لقب ہوا کرتے تھے۔

۱۱۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عقد میں یکے بعد دیگرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آئیں، اسی کو داماد مکرر کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۱۳۔ ابن سبا (یا ابن سودا): یہ وہ بدذات شخص تھا جس نے مجوس کے ساتھ ذہنی و عملی سازش کر کے نہ صرف حضرت عثمانؓ کو بلکہ حضرت علیؓ کو بھی شہید کرایا اور حضرت حسینؓ کے اندوہناک سانحۂ شہادت میں بھی اسی کے چیلے چپاڑے شامل تھے۔ مسلمانوں میں قیامت ختم نہ ہونے والی فرقہ بندی اور گوناگوں مجادلات و مقاتلات کا بانی مبانی یہی مردود تھا جو اصلاً یہودی تھا، مگر تقیہ کر کے مسلمان بنا ہوا تھا۔

۱۱۴۔ عمرِ ابد: ہمیشہ کی زندگی

۱۱۵۔ مردم آزار: لوگوں کو ستانے والا

۱۱۶۔ چرخ: آسمان

۱۱۷۔ بزمِ شہود: نظر آنے والی دنیا

۱۱۸۔ انواعِ وجود: موجوداتِ عالم کی اقسام

۱۱۹۔ سفرِ معراج کی پہلی منزل کی طرف اشارہ ہے، جہاں بیت المقدس میں تمام انبیاء علیہم السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا فرمائی تھی۔

۱۲۰۔ قائمٌ حینَ یَراک (اے اس وقت قیام کرنے یعنی نماز پڑھنے والے جب خدا آپ کو دیکھ رہا تھا) یہ عربی فقرہ، قرآن کی آیت نہیں ہے۔ اگرچہ اس کا مفہوم قرآن پاک کی سورۃ الشعرا کی آیت ۲۱۸ سے مستعار ہے۔

۱۲۱۔ مہبطِ قرآن: قرآنِ پاک کے نازل ہونے کا مرکز

۱۲۲۔ رستخیز: قیامت

۱۲۳۔ نورِ یزداں: خدا کا نور، اس سے خدا کی ذات کا نور مراد نہیں ہے جیسا کہ میلاد خواں حضرات اور دوسرے کم علم لوگ تصور کرتے ہیں، بلکہ اس میں اضافتِ تخلیقی ہے یعنی خدا کا پیدا کیا ہوا نور۔

۱۲۴ حلقۂ قدوسیاں: پاک لوگوں کی جماعت

۱۲۵ ماحی: مٹانے والا

۱۲۶ علت: بیماری، خوف وبیم: ڈر، خوف، دہشت

۱۲۷ لطفِ عمیم: عام مہربانی

۱۲۸ قرآن پاک کی سورۂ توبہ کی آیت: ۱۲۸ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے: ''بالمؤمنین رؤف الرحیم'' (آپؐ ایمان والوں کے ساتھ رؤف و رحیم ہیں)۔ اس آیت کا مفہوم بیان کرنے میں ہمارے واعظ اور مقرر حضرات اشتباہ پیدا کرتے رہتے ہیں، اس لیے یہاں حضورؐ کو ''اے رحیم'' کہہ کر مخاطب کرنے کے ساتھ ہی ''بندۂ ربِ رحیم'' بھی لکھنا ضروری سمجھا گیا تا کہ غلط فہمی کی گنجایش نہ رہے، کیوں کہ حقیقی رؤف و رحیم صرف خدائے قدوس ہے۔

۱۲۹ افصحِ عالم خطیب: دنیا کے سب سے بڑے فصیح البیان مقرر

۱۳۰ عزِ انساں کے نقیب: عظمت انسان کا اعلان کرنے والے، احترام آدمیت کے گواہ، انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی منادی کرنے والے۔

۱۳۱ آپؐ بے انتہا دلیر تھے اور خدا کی طرف سے آپ کو ایک خاص ہیبت عطا فرمائی گئی تھی کہ جو بھی آپ کو دیکھتا تھا مرعوب و مبہوت ہو جاتا تھا۔

۱۳۲ دائبین: رات اور دن

۱۳۳ نشأتین: دنیا و آخرت

۱۳۴ سایرِ ہفت آسمان: سات آسمانوں کی سیر کرنے والا

۱۳۵ باشعور و باعروجِ جسم و جان: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معروف معراج سوتے میں نہیں ہوئی تھی بلکہ آپؐ بہ حالت شعور و بیداری جسم اور روح دونوں کے ساتھ عالم بالا کی سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔

۱۳۶ صاحبِ ذکرِ رفیع: بلند ذکر والا، جس کا ذکر بلند کیا گیا ہو۔

۱۳۷۔ ولیدِ اکرم ماہِ ربیع: ربیع الاوّل کے مہینے میں پیدا ہونے والے سب سے معزز انسان

۱۳۸۔ دینِ منیع: مضبوط و مستحکم دین

۱۳۹۔ غایاتِ حمد: حمد الٰہی کی انتہائیں

۱۴۰۔ حاملِ رایاتِ حمد: حمد الٰہی کے جھنڈے اٹھانے والے، حسب روایات حدیث قیامت میں یہ اعزاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوگا۔

۱۴۱۔ رہ نورد: راستہ طے کرنے والا، مسافر

۱۴۲۔ اقصایاتِ حمد: تحمید و تسبیح و تقدیس کی دور تر منزلیں

۱۴۳۔ شارعین: صاحبان شرع، وہ انبیاء علیہم السلام جن کو اللہ تعالیٰ نے مستقل شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

۱۴۴۔ معصوم الخطا: تمام خطاؤں سے محفوظ، اسلام میں صرف انبیاؑء اور فرشتوں کو معصوم مانا گیا ہے۔ ان کے سوا کوئی معصوم نہیں ہوسکتا۔

۱۴۵۔ طاغی: سرکش، حد سے تجاوز کرنے والا

۱۴۶۔ تیرہ دل آئینہ پوش: صاف شفاف لباس پہن کر سیاہ دل رکھنے والا۔

۱۴۷۔ دور بستوں کا: دور بسنے والوں کا

۱۴۸۔ نکبت: ذلت، مصیبت، رنج، رسوائی

۱۴۹۔ حلقہ بند: زنجیر میں جکڑا ہوا

۱۵۰۔ سرفگندہ: سر جھکائے ہوئے

۱۵۱۔ گمرہی میں تیز گام: تیزی کے ساتھ غلط راستے پر چلنے والا

۱۵۲۔ خصمِ اتحاد: اتحاد و اتفاق کا دشمن، یک جہتی کا مخالف

۱۵۳۔ ذمِّ جہاد: جہاد کو غلط بتانا، مجاہدین کو ملامت کرنا

۱۵۴۔ مے گسار: شرابی، شراب پینے والا

۱۵۵۔ حد سے گزرتوں کا: حد سے گزرنے والوں کا

۱۵۶۔ مکرتوں کا: مکرنے والوں کا، کہہ کر پھر جانے والوں کا

۱۵۷۔ ظلم کرتوں کا: ظلم کرنے والوں کا

۱۵۸۔ مرتوں کا: مرنے والوں کا

۱۵۹۔ ارض: زمین

۱۶۰۔ آخریں حلقہ نظام رسل: سلسلۂ انبیاءؑ کی آخری کڑی (یعنی خاتم النبیینؐ)

۱۶۱۔ ستم کش: مظلوم

۱۶۲۔ ستم شعار: ظالم، ظلم کرنے والا

۱۶۳۔ زیست: زندگانی، زندگی

●●●

مراجع

۱۔ القرآن الکریم — کلام اللہ تعالیٰ

۲۔ تاریخ الادب العربی — احمد حسن الزیات (ترجمہ اردو) الہ آباد، ۱۹۷۹ء

۳۔ جغرافیہ جزیرۃ العرب — مولانا محمد رابع حسن ندوی، لکھنؤ، ۱۹۸۳ء

۴۔ چراغِ نوا (مقدمہ) — رئیس احمد نعمانی، علی گڑھ، ۲۰۰۰ء

۵۔ حدایقِ بخشش — احمد رضا خاں بریلوی، بھیونڈی، ۱۹۸۵ء

۶۔ دیوانِ غالب — برلن ۱۳۴۵ھ

۷۔ سعیدی ڈکشنری — منیر صدیقی لکھنوی، کان پور، ۱۹۴۰ء

۸۔ سیرت ابن اسحاق — تدوین ڈاکٹر محمد حمید اللہ (ترجمہ)، دہلی، ۲۰۰۰ء

۹۔ شاہنامۂ اسلام ج:۱ — حفیظ جالندھری، حیدرآباد، ب ت

۱۰۔ فتاویٰ یوسف القرضاوی ج۱ — دہلی ۱۹۶۹ء،

۱۱۔ فروغ نوا (مقدمہ) — رئیس احمد نعمانی، علی گڑھ، ۲۰۰۹ء

۱۲۔ فرہنگ عمید — حسن عمید، تہران (ایران)، ۱۳۱۹ش

۱۳۔ کلیات اقبال — ڈاکٹر سر محمد اقبال، علی گڑھ، ۱۹۷۵ء

۱۴۔ کلیات باقیاتِ اقبال — مرتبہ: ڈاکٹر صابر کاکوروی، لاہور، ۲۰۰۴ء

۱۵۔ ماہنامہ سب رس — حیدرآباد، اکتوبر ۲۰۱۱ء

۱۶۔ معارف الحدیث — لکھنؤ، ۱۳۷۶ھ

۱۷۔ معارف القرآن ج:۸ — مفتی محمد شفیع، دیوبند، ب ت

۱۸۔ مفتاح کنوز السنۃ — ڈاکٹر فنسنک (عربی ترجمہ فواد عبدالباقی)، نئی دہلی، ب ت

۱۹۔ نوائے فروزاں (مقدمہ) — عارف حسن خاں (مقدمہ رئیس احمد نعمانی)، مرادآباد، ۲۰۱۱ء

●●●

زندگی نامۂ مصنف

نام: رئیس احمد نعمانی (بن محمد شمس الدین مرحوم بن محمد مولا بخشؒ)

تاریخ ولادت: ۱۵ مارچ ۱۹۵۸ء (تعلیمی اسناد اور دستاویزات کے مطابق)

مقام ولادت: قصبہ کانٹھ، ضلع مرادآباد (اتر پردیش، ہند)

تعلیم گاہیں: مدرسہ فیض العلوم، کانٹھ (مرادآباد)

مدرسہ ضیاء العلوم جونیر ہائی اسکول (موجودہ انٹر کالج)، سرائے ترین، سمبھل (مرادآباد)

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی، امروہا (مرادآباد)

مدرسہ فیض م، شاہ جہاں پور (یوپی)

دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ (یوپی)

ممتاز ڈگری کالج لکھنؤ

لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

خاص اساتذہ: استاذ القراء والمقرئین حضرت قاری خدا بخشؒ، کانٹھ (مرادآباد)

استاذ العلماء، حضرت مولانا محمد قاسم علی سہنسپوری مدظلہ، کانٹھ (مرادآباد)

استاذ الاساتذہ حضرت مفتی نسیم احمد فریدیؒ (امروہا)

مفسر قرآن کریم، حضرت مولانا محمد یوسف علیؒ (شاہ جہاں پور)

علامہ عبدالحفیظ بلیاویؒ مولف مصباح اللغات (لکھنؤ)

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اویس نگرامیؒ ندوی (لکھنؤ)

استاذ الادباء حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ (لکھنؤ)

مفخر الفصحا حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مدظلہ (لکھنؤ)

پروفیسر محمد ولی الحق انصاریؒ (لکھنؤ)

آخری استاد: غیر محدود ذاتی مطالعہ

تعلیمی اسناد: منشی، مولوی، کامل (سررشتۂ تعلیم یوپی، الٰہ آباد)

دبیر کامل، عالم، فاضل تفسیر، بی.اے، ایم.اے، پی ایچ.ڈی (لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ)

علمی وادبی سرگرمیاں: ان کا دائرہ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شاعری کے ساتھ تحقیق، تدوین، تنقید، صحافت وغیرہ وغیرہ تک وسیع اور دوسرے ملکوں میں بھی معروف ہے جو بہت سے نام نہاد دانش وروں اور دانش گاہیوں کے لیے باعث حقد وحسد بنا ہوا ہے۔

●●●

مطبوعاتِ نعمانی

(الف) فارسی:

۱۔ براتِ معنی: فارسی غزلوں وغیرہ کا پہلا مجموعہ جو ۱۹۷۸ء میں علمستان، لکھنؤ کی طرف سے شائع ہوا تھا اور اب بالکل نایاب ہے۔

۲۔ حدیث حیات: شگفتہ فارسی نثر میں لکھا ہوا معاصر ہندوستانی فارسی گوشعرا کا مختصر مگر معتبر تذکرہ، جس کو پرشین اکیڈمی لکھنؤ نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا تھا اور اب یہ بھی نایاب ہے۔

۳۔ نصابِ فارسی (بخش پنجم): جدید فارسی نثر کا دلچسپ انتخاب

۴۔ نصابِ فارسی (بخش ششم): معاصر ہند فارسی شاعری کا منتخب مجموعہ۔

یہ دونوں کتابیں جو پروفیسر محمد مبشر جلالی صدر شعبۂ فارسی، روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی (متوفی ۱۹۹۲ء) کے اشتراک سے ۱۹۸۸ء میں مرتب اور شہناز پبلی کیشنز، بریلی سے شائع ہوئی تھیں۔ روہیل کھنڈ یونیورسٹی، مدراس یونیورسٹی اور کرناٹک یونیورسٹی کے بی۔اے سال سوم میں زیرِ تدریس ہیں۔

۵۔ آئینۂ حیرت: منشی احمد حسین سحر کاکوروی (متوفی ۱۲۸۹ھ) کے تذکرۂ شاعرات فارسی کا تنقیدی و تحقیقی متن جس کے مفصل حواشی و تعلیقات میں فارسی ادب کی تاریخ کے محققین کے لیے وافر سامان بصیرت موجود ہے۔

یہ کتاب ۱۹۹۶ء میں خدا بخش لائبریری پٹنا (بہار) کی طرف سے شائع ہوئی تھی اور اب بھی وہاں سے دستیاب ہے۔

۶۔ طورِ معنی: سحر کاکوروی (متوفی ۱۲۸۹ھ) کے تذکرۂ شعرائے فارسی کا تحقیقی و تنقیدی متن، ایک مفصل و بلند پایہ مقدمے اور معیاری حواشی و تعلیقات وغیرہ کے ساتھ جو مرکز تحقیقات فارسی، خانۂ فرہنگ ایران، نئی دہلی نے ۲۰۰۷ء میں اپنے انٹرنیشنل سیریز میں شائع کیا اور ہندو بیرون ہند کے ارباب علم و تحقیق کی نظر میں معتبر و قابلِ ستائش قرار پایا۔ (خانۂ فرہنگ ایران، نئی دہلی کے پتے سے طلب کیا جاسکتا ہے)

۷۔ سرمۂ اعتبار: فارسی کلام کا دوسرا مجموعہ، جو مرکزِ تحقیقات فارسی، خانۂ فرہنگ ایران، نئی دہلی سے مارچ ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا اور اس کے چھ ماہ بعد ہی اس کا دوسرا ایڈیشن ایران میں بھی منصۂ شہود پر جلوہ گر اور مقبول خاطر اربابِ ذوق و نظر ہوا۔ (خانۂ فرہنگ ایران، نئی دہلی سے حاصل کیا جاسکتا ہے)

(ب) اردو:

۸۔ جمالِ مصطفیٰ: احمد حسین درد قریشی (متوفی ۱۹۷۳ء) کی نعتوں اور اسلامی نظموں کا مجموعہ، کامل تصحیح اور ایک لائق مطالعہ مقدمے کے ساتھ، یہ کتاب علمستان لکھنؤ کی طرف سے ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی تھی، اب بالکل نایاب ہے۔

۹۔ ریاضِ عقیدت: شعرائے ہندو پاک کی نعتوں کا ایک معیاری انتخاب، ایک البیلی اور بامعنی ترتیب کے ساتھ علمستان، لکھنؤ نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا، اب بالکل نایاب ہے۔

۱۰۔ **چراغِ نوا:** فکر وخیال کی افراط وتفریط سے پاک اور جذبات سے لبریز نعتوں کا دلکش مجموعہ، جس میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے مشہور آفاق عربی نعتیہ شاہکار ''قصیدہ بردہ'' (معروف بہ قصیدہ بانت سعاد) کا منظوم اردو ترجمہ بھی شامل ہے۔ ۲۰۰۰ء میں مرکز مطالعات فارسی، علی گڑھ سے شائع ہوا اور اب نایاب ہے۔

۱۱۔ **سلام بہ حضور خیر الانام:** وہ معروف ومقبول سلام جو پہلی بار ۲۰۰۲ء میں دانش بک ڈپو، ٹانڈہ، امبیڈکر نگر (فیض آباد) کے اہتمام سے شائع ہوا اور سال بہ سال روضۂ سرورِ کونین ﷺ پر زائرین مدینہ کے توسط سے پڑھا جا رہا ہے۔

۱۲۔ **صلوٰۃ وسلام بہ حضور خیر الانام:** آغاز کتاب میں درود شریف سے متعلق ایک مختصر مقالے اور آخر میں نعتوں کے اضافے کے ساتھ، مذکور الصدر سلام، جو دانش بک ڈپو، ٹانڈہ، امبیڈکر نگر (فیض آباد) سے ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا۔

۱۳۔ **السلام اے سبز گنبد کے مکین:** سلام بہ حضور خیر الانام کا تیسرا اضافہ شدہ ایڈیشن جس کے شروع میں سلام کے موضوع پر ایک مختصر سا فکر انگیز مقدمہ بھی لکھا گیا ہے اور ۲۰۰۷ء مکتبۂ اسلام، نشیمن مارکیٹ، میڈیکل روڈ، علی گڑھ کے توسط سے اشاعت پذیر ہوا۔

۱۴۔ **فروغِ نوا:** ایسی نعتوں کا مجموعہ جو درست اندیشی اور راست گفتاری کا نمونہ ہونے کے ساتھ ساتھ جذبہ وعقیدت کی چاشنی سے بھی لبریز ہیں۔ اس مجموعے میں مشہور مصری نعت نگار، شیخ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے معروف ترین عربی قصیدے موسوم بہ ''الکواکب الدریة فی مدح خیر البریة'' (معروف بہ قصیدۂ بردہ) کا منظوم اردو ترجمہ بھی شامل ہے۔ ۲۰۰۹ء میں مجلس مطالعات فارسی، علی گڑھ کے توسط سے شائع ہوا، اب بالکل نایاب ہے۔

۱۵۔ ہدیۂ سلام بہ حضورِ خیرالانامؐ: مصنف کے مشہور و مقبول سلام کا نظرِ ثانی شدہ چوتھا (ہندوستانی) کتابی ایڈیشن، جون ۲۰۱۱ء میں شائع ہوا۔ (گوشۂ مطالعاتِ فارسی، پوسٹ بکس ۱۱۴ کے پتے سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔)

۱۶۔ براسی ادبیات امروز ایران یا جدید فارسی ادب کا مطالعہ: ممتاز و معتبر ایرانی محقق، مورّخ، ناقد اور ادب شناس، ایران اور کناڈا کی متعدد یونیورسٹیوں کے سابق پروفیسر، ڈاکٹر محمد استعلامی کی کثیرالاشاعت اور مقبول ترین کتاب کا سلیس اور معیاری اردو ترجمہ، جو ۲۰۱۱ء میں گوشۂ مطالعات فارسی، علی گڑھ کے اہتمام سے شائع ہوا۔ ۲۰۱۲ء میں اس کی دوسری اشاعت بھی دانش گاہوں اور دانش گاہوں کے باہر بھی اہلِ علم کی تشنگیِ ذوق کو آسودہ کررہی ہے۔ متعدد کتاب فروشوں کے پاس دستیاب ہے۔

●●●

قطعۂ تاریخ اشاعت اوّل ''شعاعِ نوا''

با احترام و شوق و شعورِ عقیدتش
این بی نوا چو نعتِ حبیبِ خدا بگفت
معبود و عبد را نستوده به یک طراز
حرفی، خلافِ شرع، نه اندر ثنا بگفت
الہا مہا گرفتہ ز قرآن و از حدیث
قولِ درست در صفتِ مصطفیٰؐ بگفت
ہر کس کہ علم داشت ز اصل و فروعِ دین
شعر رئیس خواندہ، بسا مرحبا بگفت
و آنکس کہ بود کور دل و ہم مریضِ حقد
رو ترش کرد و حرفِ حماقت نما بگفت
تاریخ چاپِ این ہمہ اشعارِ نعتِ پاک
گوینده نام آن کہ ''شعاعِ نوا'' بگفت
خارج نمودہ شصت ز مجموع، ہاتفی
سہ رہ بہ ارتجال، ہمین نام را بگفت
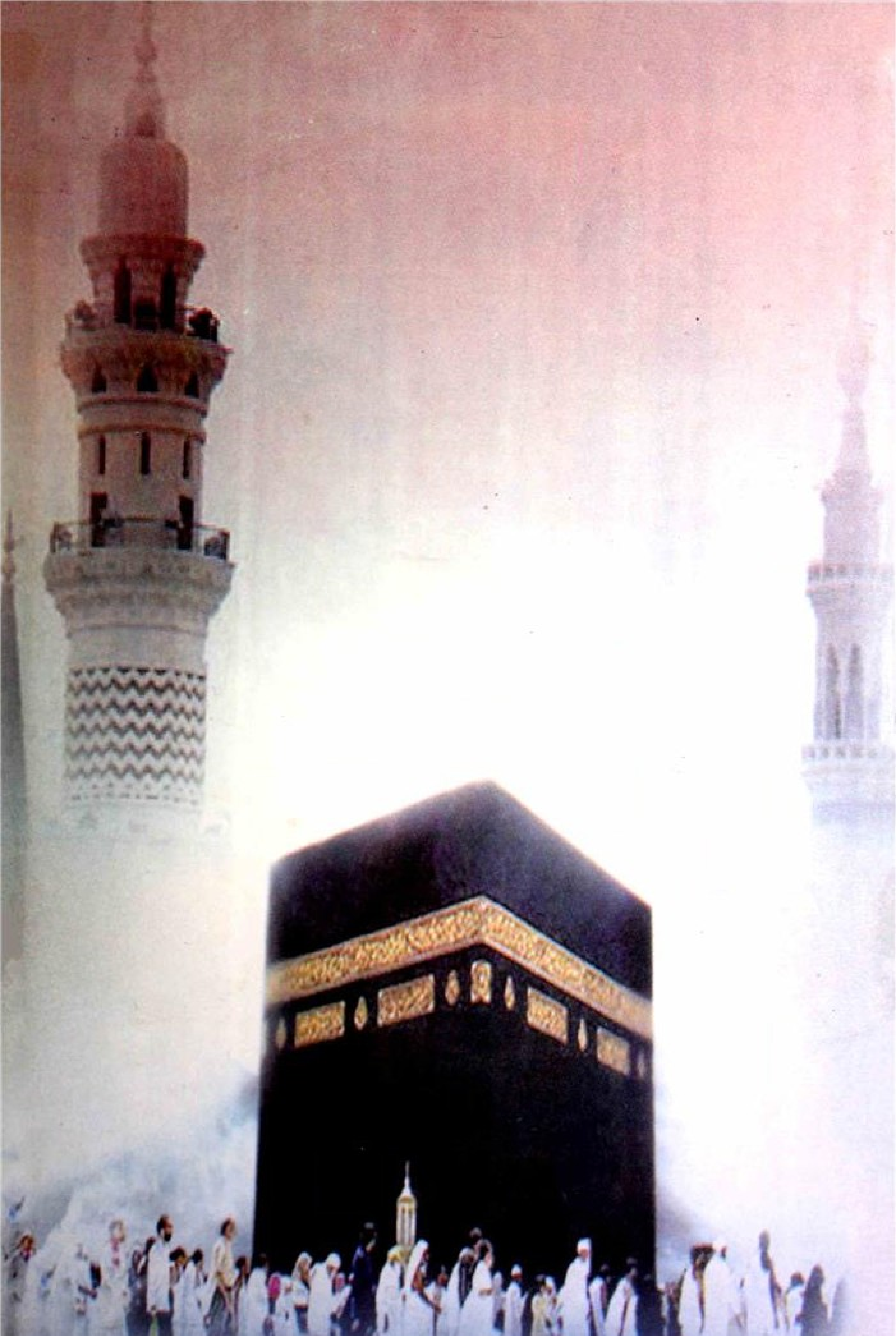
مجموع عدد ''شعاع نوا'' سہ بار ۱۴۹۴
۶۰-
۱۴۳۴ھ